بسم اللہ الرحمن الرحیم

الر كتب انزلنه اليك لتخرج الناس من الظلمت
الى النور باذن ربهم الى صراط العزيز الحميد (ابراہیم)

"یہ کتاب ہے جو ہم نے تمہاری طرف نازل کی ہے کہ تم اپنے زبردست اور قابل تعریف اللہ کی اجازت سے لوگوں کو اندھیروں سے روشنی کی طرف نکال لاؤ۔"

www.KitaboSunnat.com

اندھیروں سے روشنی کی طرف سفر

تحقیق و تالیف
محمود خالد مسلم
بانی و سرپرست
المسلمین و تحریک شریعت محمدیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الر كتب انزلنه اليك لتخرج الناس من الظلمت
الى النور باذن ربهم الى صراط العزيز الحميد (ابراہیم)

"یہ کتاب ہے جو ہم نے تمہاری طرف نازل کی ہے کہ تم اپنے رب کی توفیق سے لوگوں کو اندھیروں سے روشنی کی طرف نکال لاؤ۔"

المسلم

اندھیروں سے روشنی کی طرف سفر

www.KitaboSunnat.com

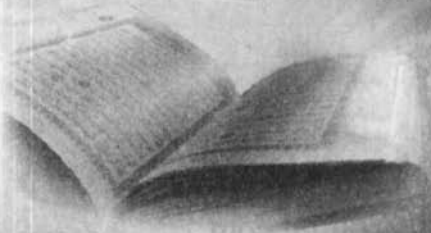

تحقیق و تالیف
محمود خالد مسلم
بانی و سرپرست
المسلمین و تحریک شریعت محمدیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضابطہ

جملہ حقوق بحق المسلمین محفوظ

نام کتاب ..... اندھیروں سے روشنی کی طرف سفر

مصنف وناشر ..... محمود خالد مسلم، بانی وسرپرست ''المسلمین''

اہتمام ..... تحریک المسلمین

مقام اشاعت .....D-36 لوئر مال، لاہور، پاکستان۔

طابع ..... احد پرنٹنگ پریس

سال اشاعت 2008ء

ایڈیشن ..... اوّل

تعداد 1000

قیمت .....

www.KitaboSunnat.com

ناشرین

المسلمین D-36 لوئر مال، لاہور، پاکستان

فون: +92-42-8532367 +92-42-7111873

فیکس: +92-42-7310490

ای میل: almuslimeen@saudia.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

مضامین

- حرف اول 7
- دیباچہ 9
- مقدمہ 16
- ابتدائیہ 18
- المسلمین ایک تعارف 24
  - المسلمین کا نقطۂ نظر 26
  - المسلمین کا لائحہ عمل اور ذیلی تحریکیں 27
  - نظام شریعت میں آئین محمدی کا مقام 28
  - نفاذِ شریعت کا آغاز 30
- ''المسلمین'' کی ذیلی تحریک ''فروغِ قرآنی عربی'' 36
- ظلمات 39
  - شیطانی اعمال 40
  - آغاز جرائم اور قتل انسانی 43
  - شریعت اور حلال وحرام کا انکار 43
  - آباؤاجداد کی تقلید 44
  - امرد پرستی 48
  - شورش نفس وہوس 48
  - تکبر، فرعونیت اور انسانی غلامی 50

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- بنی اسرائیل کی ناشکری اور جہاد سے انکار 54
- علم کے باوجود شیطان کی پیروی 54
- سامریت اور بچھڑے کی پوجا 56
- نعمتوں کی ناقدری 56
- عذاب سبت 57
- بت پرستی 57
- نبی سے بغاوت 58
- پیروں اور قبروں کی پرستش 58
- انبیاء کا قتل 61
- توبہ کا دروازہ 62

اقوام گذشتہ کی تاریخ کا اجمالی جائزہ 63

- دور جہالت 65
- قوم فارس 65
- روم 66
- برصغیر پاک و ہند 67
- قوم عرب اور سرزمین حجاز 69
- امت مسلمہ میں گمراہی اور ظلمت کی ابتدا 71
- عباسی دور اور سانحۂ بغداد 73
- ہسپانیہ 75
- جنوبی ایشیاء 76
- انسانی خون ریزی 81

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- اخلاقی اور روحانی تباہی 87
- شراب نوشی 88
- حرمت نسواں کی پامالی 89
- حرام غذائیں 92
- اسراف 93

● نورعلی نور 94

- ارتقاء تہذیب کی مناسبت سے نورِ شریعت کا نزول 98
- اسوۂ رسل ﷺ ..... شریعت کی عملی تفسیر 99

● روشنی کی طرف سفر 116

● عربی زبان کا تعارف 135

- عربی مبین کے فہم کی اساس 136

● فروغ لسان عربی کی اہمیت و ناگزیریت 139

- تاریخی تناظر 139
- نفاذ شریعت محمدیہ ﷺ کے لیے قدر مشترک 140
- اتحاد بین المسلمین کی بنیاد 140
- نشاۃ ثانیہ 142
- عربی کی امتیازی خصوصیات 144

● فہم و ترجمانی قرآن کا تاریخی پس منظر 149

- مختلف زبانوں میں ترجمۂ آیات کی ابتداء 152
- دورِ رسالت مآب ﷺ سے دورِ حاضر تک کا اجمالی جائزہ 152
- برصغیر پاک و ہند میں سلسلہ ترجمہ قرآن 155

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- برصغیر کی علاقائی اور مقامی زبانوں میں تراجم 156
- باقاعدہ اردو تراجم کا آغاز 156
- فہم قرآن کی اہمیت علامہ اقبال رحمہ اللہ کی نظر میں 158
- فہم قرآن کی فرضیت صاحب علم اور بے علم دونوں کے لیے 166
- آدابِ تلاوتِ قرآن مجید 175
- فہم قرآن کے ساتھ فہم الصلوٰۃ کا التزام 182
- بے سمجھی اور بے شعوری نمازوں کی حقیقت: 182
- فہم خطبہ جمعہ 187
- قرآن پر عمل کی فرضیت 191
- اللہ تعالیٰ کی حاکمیت مطلقہ و دائمی اطاعت 191
- تخلیق کائنات اور اس کے مراحل 193
- مخلوق کی تسبیح اور قوانین فطرت 197
- انسان کے اشرف المخلوقات ہونے کی حکمت 200
- مقصد تخلیق آدم علیہ السلام اور اللہ کی ہدایات پر عمل کی تاکید 205
- انسان کیلئے خلافت ارضی، اُمت واحدہ اور بعثت انبیاء و رسل 209
- اختلاف عمل کی ابتدا 210
- ارتقاء شریعت اور بعثت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم 214
- اللہ کے قرب کا ذریعہ تلاش کرنا 233
- احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن پر عمل کی فرضیت 270

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرف اول

www.KitaboSunnat.com

صحیح ہدایت ہمیشہ سے انسانیت کو دو ہی راستوں سے میسر آئی ہے۔ ایک راستہ تو وحی والہام پر مشتمل ہے جبکہ دوسرا انبیائے کرام علیہم السلام کی پاکیزہ سیرتیں ہیں۔ علم الہدایت کا یہ سلسلہ حضرت ختمی مرتبت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اختتام پذیر ہوگیا۔ عالم انسانیت کے پاس وحی والہام کا محفوظ ترین نوشتہ قرآن مجید کے علاوہ کچھ اور نہیں اور اسی طرح اسوۂ کامل کے بطور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ بھی محفوظ شکل میں محدثین اور سیرت نگاروں کی مخلصانہ کاوشوں سے ہمارے پاس مطالعہ وعمل کے لیے موجود ہے۔

قرآن مجید اپنے متن اور مطالب ہر دور اعتبار سے ایک اعجزا ہے۔ جب تک امت مسلمہ نے اس کی تلاوت وعمل کو حرز جاں بنائے رکھا اسے دنیا میں عظمت وسبقت حاصل رہی اور جیسے ہی اس نے قرآن حکیم سے بے اعتنائی کا رویہ اختیار کیا وہ پستی وپسماندگی کا شکار ہوگئی۔ اب یہ امت مسلمہ اس پستی سے کیسے نجات حاصل کرے؟ اس مقصد وحید کے لیے مختلف سطح پر مختلف گروہوں نے بہت سی کوششیں کیں ان میں سے ایک مؤثر اور مقبول کوشش فہم قرآن مجید کے تجربات کی صورت میں سامنے آئی جو بالآخر پاکستان کے بڑے شہروں میں ایک تحریک کا درجہ اختیار کرگئی۔ اس تجربہ وتحریک کے ایک بڑے سپاہی محترم محمود خالد مسلم صاحب ہیں۔ جن کے اخلاص نیت اور عمل پیہم کے باعث اس فہم قرآن کی تحریک کو بہت مقبولیت اور وسعت نصیب ہوئی۔ پیش نظر کتاب ''اندھیروں سے روشنی کی طرف سفر'' فاضل مصنف کی اسی تڑپ اور سوچ کے مظہر مضامین ہیں جن میں فہم قرآن اور ترجمہ قرآن کی مختلف ضرورتوں پر توجہ دلائی گئی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محترم محمود خالد مسلم نے ''المسلمین'' کے نام سے جو تحریک علم و جہاد برپا کر رکھی ہے، اس کے بہت سے مفید منظر ہمارے سامنے آ چکے ہیں۔ منشور خلافت اسلامیہ کے عنوان سے انھوں نے یونائیٹڈ مسلمز آرگنائزیشن کا جو تصور پیش کیا ہے، ماضی قریب میں سید جمال الدین افغانی، مفتی محمد عبدہ، علامہ رشید رضا، امیر شکیب ارسلان، سعد زغلول پاشا، علامہ محمد اقبال اور سید ابوالاعلیٰ مودودی اسی فکر کے چند متحرک اور فعال ترجمان رہے ہیں۔ خالد مسلم صاحب نے گذشتہ دنوں شریعت اسلامی کے دائمی محاسن کے سلسلے میں ایک مفید و مؤثر کتابچہ ''آفاقی حدود میں قید و بند کا عدم جواز'' کے نام سے لکھا ہے جس کی علمی حلقوں میں بہت پذیرائی ہوئی ہے۔ اسی طرح ''مسلم قومیت اور وطنیت'' کے نام سے ان کی علمی کاوش کو بھی سراہا گیا ہے۔ فاضل مصنف نے اس سلسلے میں اکابرین عالم کے نام خطوط بھی لکھے ہیں۔ وہ اپنی ان علمی و فکری سرگرمیوں کو اخبارات و جرائد کی زینت بھی بناتے رہتے ہیں۔ ان کی موجودہ کوشش تمام مذکورہ علمی جہات کا احاطہ کرتی دکھائی دیتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ان کی اس کتاب میں شامل تمام مضامین جس فکر مندی، جذبے اور اخلاص کے آئینہ دار ہیں، اس کے پیش نظر اس کتاب کا شایان شان استقبال ہوگا اور یہ تعمیر ملت کے لیے سرمایۂ افکار ثابت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ فاضل مصنف کی سعی کو مشکور فرمائے اور عامۃ المسلمین کے لیے نافع بنائے۔ آمین۔

www.KitaboSunnat.com

14۔ اکتوبر

پروفیسر عبدالجبار شاکر
انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی
ڈائریکٹر جنرل الدعوۃ، اسلام آباد، پاکستان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

دیباچہ

فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

جس طرح اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انسان کو احسن تقویم پر پیدا فرمایا اور اسے تکمیل کے مدارج سے گزار کر اپنی جملہ مخلوقات میں افضل واشرف قرار دیا اسی طرح اللہ نے اس انسان کی ہدایت کے لیے شریعت محمدیہ ﷺ کی شکل میں مکمل نظام بھی مرحمت فرمایا۔ بلاشبہ انسان کی حتمی اصلاح اور فلاح اسی میں مضمر ہے کہ شریعت محمدیہ کی لامتناہی برکات سے استفاضہ کرے۔

آج پوری دنیا میں یہ واویلا ہے کہ انسان کے دل کا چین میسر نہیں ہے، معتدل صالح طرز معاشرت اور عالمی امن وسلامتی کا فقدان ہے کیونکہ ہر جانب شیطان کے چرچے ہیں جبکہ اللہ سبحانہ جل جلالہ کا ذکر دلوں میں جاری نہیں۔

ذکر الٰہی کو عام کرنے اور پریشان حال انسانوں کو اللہ کو عطا کردہ نظام حیات کی لامتناہی برکات سے مستفید کرنے کے لیے ضروری تھا کہ اسلامی دنیا سے کوئی بطل جلیل اٹھتا اور شریعت محمدیہ کو عملاً نافذ کرنے کی نتیجہ خیز تحریک کا آغاز کرتا۔

خدا کا شکر ہے کہ اس نے جاں نثاران محمد ﷺ کے قافلے میں سے ایک رجل رشید محترم محمود خالد مسلم کو یہ بارگراں اٹھانے کی توفیق بخشی اور انھوں نے تحریک شریعت محمدیہ کی بنیاد رکھی۔

اس دشوار سفر کو انھوں نے تنہا طے کرنا شروع کیا۔ راہ میں بے شمار رکاوٹیں، مشکلات اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پابندیاں حال ہوئیں لیکن وہ مردِ مومن دین کو نافذ کرنے کی منزل کی طرف آگے بڑھتے رہے۔

جناب محمود خالد مسلم ایک درویش صفت باعمل مسلمان ہیں جن کی زندگی کا ایک ایک لمحہ دین مبین کی اشاعت وترویج کے لیے وقف ہے۔ان کے دل میں اس وقت کڑھن اٹھتی ہے جب وہ یہ دیکھتے ہیں کہ شریعت محمدیہ کا نام اگرچہ جب سے پاکستان کا قیام عمل میں آیا ہے،تب سے بڑے زور وشور سے لیا جارہا ہے لیکن وطن پاک میں ہنوز رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت قانوناً وعملاً نافذ نہیں ہوسکی۔ان کے لیے دکھ کا باعث یہ امر ہے کہ نفاذ شریعت کے علمبرداروں نے جب بھی نعرہ بلند کیا تو باوجودیکہ یہاں کے مسلمانوں نے ان کا بھرپور ساتھ دیا، وائے افسوس کہ رہنما ہی راہزن نکلے اور ہر کوئی اپنے ذاتی وسیاسی مقاصد پورے کر کے گھر کو چلتا بنا۔

محترم محمود خالد مسلم ''المسلمین'' کے پلیٹ فارم سے صدق دل کے ساتھ تمام انسانوں پر شریعت محمدیہ کے نفاذ کے لیے کوشاں ہیں اور اس سفر کا پہلا پڑاؤ اس شریعت کے دلوں پر نفاذ کو قرار دیتے ہیں۔وہ بخوبی سمجھتے ہیں کہ دلوں پر اس نفاذ کا دروازہ قرآن فہمی ہے چنانچہ انھوں نے تیرہ برس قبل اسی مقصد کے لیے ''المسلمین'' کی ذیلی تحریک فروغ قرآنی عربی کے تحت قرآنی تعلیم وتفہیم کے نبوی مشن کی ابتدا کی اور اس کے باوجود کہ اس تصور کو علماء کی طرف سے کوئی قابلِ ذکر پذیرائی حاصل نہ ہوئی،ان کے پائے استقلال میں لغزش نہیں آئی اور انھوں نے اس کونپل کی آبیاری جاری رکھی جو برصغیر میں اس حوالے سے پہلی مثال تھی کہ اس کا ہدف ہر گلی محلے کی سطح پر قرآنی عربی کی فی سبیل اللہ تعلیم وتعلم کا نظم قائم کرنا تھا اور جو بحمد للہ آج ایک تناور درخت کی مانند یوں سایہ فگن ہے کہ سات سمندر پار تک قرآنی عربی کے تدریسی ادارے فعال ہو چکے ہیں اور دیے سے دیا جلنے کا یہ سلسلہ وسیع تر ہوتا جارہا ہے۔بہت سے اہل درد جنھوں نے جناب مسلم کی ''تحریک فروغ قرآنی عربی''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے سلسلۂ فہم قرآن کے تحت قرآنی عربی کے علم کی تحصیل کی، اب اپنی اپنی سطح پر اس نبوی مشن کی ذمہ داری حتی المقدور حد تک سنبھالے ہوئے ہیں اور فہم القرآن کے لا تعداد تدریسی ادارے اور انسٹیٹیوٹ شمع کی مانند نہ صرف فروزاں ہو چکے ہیں بلکہ یہ سلسلہ روز افزوں ہے۔

اب اسی ضمن میں محترم محمود خالد مسلم نے ایک دوسرا شعبہ مجالس قرآن کے عنوان سے قائم کیا ہے۔ اس کا مقصد ناخواندہ، سن رسیدہ یا ایسے معذور خواتین وحضرات کو تعلیمات قرآنیہ سے آشنا کرانا ہے جو کسی مجبوری کے باعث ان آفاقی ہدایات سے از خود آگاہ نہیں ہو سکتے۔ اس مقصد کے لیے ''المسلمین'' کی کوششوں سے پسماندہ علاقوں اور دیہات میں خواتین کے لیے گھروں کے اندر اور مردوں کے لیے مساجد، اداروں وغیرہ میں ایسی مجالس کا باقاعدہ انعقاد زیر عمل ہے۔

بلاشبہ یہ ایک ایسا صدقۂ جاریہ ہے جس کا ثواب قیامت تک ان تمام لوگوں کے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا رہے گا جو اس نبوی مشن کے علمبردار بنیں گے۔

یہاں مناسب ہوگا اگر محترم محمود خالد مسلم کی تحقیقی کاوشوں پر ایک طائرانہ نگاہ ڈال لی جائے۔

''المسلمین'' کی تاسیس سے پیشتر محترم مسلم کی مصروفیات بھی عام انسانوں کی طرح روزگار تک محدود تھیں۔ محکمہ ٹیلیفون میں بحیثیت انجینئر کچھ مدت گزری، پھر سرکاری ملازمت کو خیر باد کہنے کے بعد ذاتی کاروبار میں منہمک ہوئے، بارے یکسوئی حاصل ہوئی تو دین کی طرف رجحان ہوا اور وہ چنگاری جو قیامِ پاکستان کے وقت سے قلب وجگر میں سلگ رہی تھی، دہک اٹھی۔ انھوں نے اپنی آنکھوں سے قیام پاکستان کا تمام منظر دیکھا تھا اور وہ غیر مسلموں بالخصوص ہندوؤں کے تعصب کے عینی شاہد ہیں چنانچہ قدرتی طور پر تحریک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاکستان کی جدوجہد میں کالج کی سطح پر سرگرم عمل بھی رہے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے دل میں قیام پاکستان کے اصل مقاصد اور دوقومی نظریہ کی تقویت کے لیے تڑپ دو چند ہے۔ وہ بخوبی جانتے ہیں کہ پاکستان کی غرض وغایت کا عوامی تصور کیا تھا اور قربانیاں دینے والے مسلمان کس ہدف کو حاصل کرنے کے لیے یہ قربانیاں دیتے رہے تھے۔ اسی تڑپ نے انہیں اس پیرانہ سالی میں مملکتِ خداداد میں نظام شریعت کے نفاذ کی خاطر متحرک کیا۔

محترم محمود خالد مسلم امت کی زبوں حالی اور غیروں کی احتیاج پر فکر مند رہے ہیں اور انہیں پختہ یقین ہے کہ نشاۃ ثانیہ صرف اتحاد امت میں ہی مضمر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ''المسلمین'' کا نصب العین یہ ہے کہ امت واحدہ کے قرآنی تصور کو عملی طور پر متشکل کیا جائے۔ محترم محمود خالد مسلم کی تمام کاوشوں یعنی ''المسلمین'' کی ذیلی تحریکوں کا زاویۂ فکر بے شک الگ الگ ہے لیکن اگر گہرائی میں دیکھا جائے تو ان سب کا منہج بالآخر یہی ہے کہ پوری امت مسلمہ لسانی علاقائی اور نسلی تعصبات سے پاک ہو کر ایک جسم ایک جان کی مانند متحد ہو جائے۔

''المسلمین'' کی تاسیس کے بعد کے ان تیرہ چودہ برسوں کے دوران قیام نفاذ شریعت، عوام الناس کی تربیت اور تزکیہ اور مجموعی معاشرتی اصلاح اور بہبود کے لیے بہت سی کوششیں کی گئیں جن میں سے اکثر ثمر آفریں ثابت ہوئیں۔ ان میں سے نمایاں ترین کاوش مسائل زندگی کے قرآن وسنت کی روشنی میں حل پر مبنی وہ رہنمائی ہے جو ''المسلمین'' کی طرف سے مقتدر حلقوں، دینی جماعتوں اور عوام وخواص کو مطبوعہ لٹریچر، مضامین اور پریس ریلیزوں کی شکل میں دی گئی۔ مثال کے طور پر دینی جماعتوں کے اتحاد کے لیے بنیادی خطوط اور قدر مشترک کے تعین کے ذریعے لائحہ عمل کا راستہ اور حکمت عملی پر مبنی مقالہ لاہور میں منعقدہ کنونشن میں پیش کیا گیا اور بحمد للہ اس کے کچھ ہی عرصہ بعد دینی جماعتوں کا اتحاد ''متحدہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجلس عمل'' وجود میں آ گیا۔

اصلاح معاشرہ کے ضمن میں دی گئی تجاویز بھی اہمیت کی حامل رہیں۔ ولیمہ کے موقع پر سنگل ڈش کھانے کے علاوہ شادی کی دیگر تمام تقاریب کے دوران کھانا کھلانے پر پابندی عائد کرنے کی تجویز بھی تھی جو پریس ریلیز کی صورت میں شائع ہوئی اور اس کے چند روز بعد پنجاب اسمبلی نے اس تجویز کو قانون کی شکل میں ڈھال دیا۔

اس سے پیشتر شرعی سزاؤں کے سرعام نفاذ کے لیے سابقہ حکومت نے بھی ایسی ہی ایک تجویز پر مارچ 2000ء میں قانون سازی کا فیصلہ کرلیا تھا لیکن یہ حکومت اس سے پہلے ہی ختم کردی گئی۔

پارلیمنٹ کی رکنیت کے لیے انتخابی امیدواری کو تعلیمی اہلیت کے معیار سے مشروط کرنے کی تجویز بھی ''المسلمین'' کی طرف سے پیش کی گئی تھی۔ یہ تجویز مؤثر بھی ثابت ہوئی۔ یہ چند مثالیں ہیں جن کے خوشگوار اثرات مرتب ہوئے۔

دیگر اہم حوالوں میں حکومت کو کھلے خط کی شکل میں بھیجی جانے والی ایک یادداشت شامل ہے جو امامت اور قیادت کے لازم وملزوم ہونے کے تصور پر مبنی تھی۔ ایک طویل مکتوب میں قرآن وسنت کی روشنی میں ریاست اسلامی کے خدوخال اور اہلیت کے معیار پر مبنی ایک خاکہ ارسال کیا گیا۔ یہ کھلا خط سربراہ مملکت کے نام تھا۔

اس طرح کے بیسیوں حوالے ہیں جو صدر، وزراء اعظم، گورنرز، عمائدین، دانشور اور مختلف شعبوں کے ماہرین کو مکاتیب کی شکل میں روانہ کیے گئے۔ یہ تمام کھلے خطوط اس پلیٹ فارم کے علمبردار جریدے ''المسلمین'' میں بالترتیب شائع ہو رہے ہیں۔

اب میں محترم محمود خالد مسلم کی ان علمی وتحقیقی تصانیف کا تذکرہ کرنا چاہوں گا جو تیرہ سالہ کاوشوں کے ثمرات کا درجہ رکھتی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

① یو ایم او ''یونائیٹڈ مسلمز آرگنائزیشن'' (منشور خلافت اسلامیہ)

اتحاد عالم اسلام کے خدوخال اور لائحہ عمل کا احاطہ کرتا ہوا یہ خاکہ ایک کتابچے کی صورت میں اردو اور انگلش، دونوں زبانوں میں شائع کیا گیا ہے اور اب عالم اسلام کے سربراہان ریاست اور عمائدین کے علاوہ دانشوروں اور ماہرین کو بھی ارسال کیا جارہا ہے۔

② آفاقی حدود میں قید و بند کا عدم جواز

اللہ کے عطا کیے ہوئے نظام تعزیرات پر مبنی یہ خاکہ جو سرعام شرعی سزاؤں کے نفاذ کی اہمیت، مقاصد، ماہیت اور ثمرات پر محیط ہے اور عدم نفاذ کی صورت میں ممکنہ احتمالات کا عکاس ہے، ایک کتابچے کی صورت میں شائع کیا گیا ہے۔

③ مسلم قومیت اور وطنیت

''مسلم'' اور ''غیر مسلم'' اسلام کی نظر میں دو مختلف اقوام ہیں اور تمام دنیا کے مسلمان جسد واحد اور ایک ہی عظیم امت اور قوم ہیں جبکہ جغرافیائی، نسلی یا لسانی بنیادوں پر قومیت کی نفی کی گئی ہے۔ اس تصور کی منطقی علمی اور فکری بنیادوں پر آئینہ داری کرتا ہوا یہ مختصرہ ایک کتابچے کی صورت میں شائع کیا گیا ہے جو بلا معاوضہ تقسیم کیا جاتا ہے۔

④ مومن کی شرعی شناخت

تمام مخلوقات کو جوڑوں کی شکل میں پیدا کیا گیا ہے۔ اسی تناظر میں مردوں کی شناخت کے لیے قدرت کے فطری تصور پر مبنی اور سنت نبوی کی مقرر کردہ ظاہری پہچان ''داڑھی'' کے وجوب اور کائناتی ومشاہداتی دلائل پر مشتمل یہ کتابچہ بلا معاوضہ تقسیم کرنے کے لیے ہے۔

ان کے علاوہ اللہ کے اتارے ہوئے نظام کے نفاذ، اصلاح معاشرہ اور انسداد جرائم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے حوالے سے سینکڑوں کی تعداد میں ''المسلمین'' کی پریس ریلیز اور جناب مسلم کی طرف سے کھلے خطوط اور آرٹیکلز صف اول کے مختلف اخبارات وجرائد کی زینت بن چکے ہیں۔ جن کے بحمد للہ نہایت مثبت نتائج مرتب ہو رہے ہیں۔

اللہ کی رضا کی خاطر اللہ کے کنبے یعنی انسانیت کی رہنمائی اور فوز وفلاح کا یہ جذبہ اور مساعی بلاشبہ باعث اجر عظیم ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں کو ان کے مقاصد سے ہم کنار کرے۔ آمین

پروفیسر سید اسرار بخاری
گورنمنٹ اسلامیہ کالج،
ریلوے روڈ لاہور

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

مولانا محمود خالد مسلم، صاحب جنون بزرگ ہیں۔ جنون کا مطلب ہوتا ہے کہ انسان دل کی گہرائیوں سے اپنے تمام ذرائع و وسائل سے اور اپنی تمام تر قوتوں اور صلاحیتوں کے ساتھ کسی ایک مقصد کے حصول اور اپنی کسی آرزو اور تمنا کو پورا کرنے میں شب و روز مصروف اور کوشاں رہے۔ علامہ اقبال نے بھی ایک شعر میں اس جنوں کے لیے دعا فرمائی ہے ؎

خرد کی گتھیاں سلجھا چکا یا رب
مرے مولا مجھے صاحب جنوں کر

ہمارے ممدوح بزرگ کا کیا مقصد ہے جس کے حصول کے لیے وہ اپنے وسائل بھی صرف کر رہے ہیں اور اپنا وقت اور توانائیاں بھی.....؟ وہ کیا آرزو اور تمنا ہے جو انہیں ہر وقت مضطرب اور بے قرار رکھتی ہے.....؟ وہ کیا لگن اور جذبہ ہے جو انہیں شب و روز پیہم مصروف رکھتا ہے.....؟

وہ مقصد، لگن اور آرزو یہ ہے کہ مسلمانوں کا تعلق صحیح معنوں میں قرآن کریم کے ساتھ جڑ جائے، وہ اس کلام کو سمجھیں اور اس کو اپنا ضابطۂ حیات بنالیں۔ ان کی سیاست و معیشت، ان کی معاشرت، ان کی تجارت، ان کا باہمی لین دین، ان کی غمی اور خوشی کی تقریبات، غرض مسلمانوں کی زندگی کا ہر شعبہ اور ان کا اخلاق و کردار قرآن کے سانچے میں ڈھل جائے۔

ظاہر بات ہے کہ یہ مقصد اس وقت تک حاصل نہیں ہوسکتا جب تک مسلمان قرآن کے مطالب و معانی کو خود نہ سمجھیں..... اور قرآن کے مطالب و معانی محض قرآن خوانی سے نہیں آتے، قرآن کریم کو ریشمی جزدانوں میں سنبھال کر رکھنے سے نہیں آتے، محض عقیدت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ چوم لینے سے یا قسم کے وقت ہاتھوں میں اٹھا لینے سے نہیں آتے، تراویح یا شبینوں میں قرآن کو سننے سے نہیں آتے، بلکہ اس کے لیے عربی زبان بالخصوص قرآنی عربی میں شد بد ضروری ہے۔ جب تک اس مقصد کے لیے وقت نہ نکالا جائے، اس کے لیے محنت نہ کی جائے اور کسی استاذ کے سامنے زانوئے ادب تہہ نہ کیے جائیں، اُس وقت تک قرآن کے مطالب ومعانی تک رسائی حاصل نہیں کی جاسکتی اور جب تک یہ رسائی حاصل نہ ہو، اصلاح احوال ممکن نہیں۔

محمود خالد مسلم صاحب موصوف نے اسی قرآنی عربی کو فروغ دینے کے لیے کئی سالوں سے ''المسلمین'' کے نام سے ایک تنظیم قائم کر رکھی ہے اور اس کے تحت قرآن فہمی کی کلاسیں بھی متعدد جگہ منعقد ہوتی ہیں۔

اسی کتاب میں بھی اس مقصد کی اہمیت کو واضح کرنے کے لیے انھوں نے مختلف پہلوؤں سے بحث کی ہے۔ تاریخی اعتبار سے بھی کہ جن قوموں نے آسمانی ہدایت اور انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات سے اعراض وگریز کا راستہ اپنایا، ذلت وادبار اور پستی وہلاکت ان کا مقدر بن گئی، اور جن لوگوں نے اس کے برعکس اپنے آپ کو ہدایت الٰہی کا پابند بنا لیا، وہ دین ودنیا کی سعادتوں سے بہرہ مند ہو گئے۔ اس نکتے کو انھوں نے شرعی دلائل سے بھی واضح کیا ہے۔ علاوہ ازیں انھوں نے اپنی تنظیم ''المسلمین'' اور اس کی خدمات کا تعارف بھی کرایا ہے اور لوگوں کو دعوت دی ہے کہ وہ بھی اس میں شریک ہو کر قرآنی عربی کو فروغ دیں اور اپنے اپنے علاقوں اور شہروں میں فہم قرآن کی کلاسیں جاری کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور اس کو زیادہ سے زیادہ ثمر آور بنائے۔ (آمین)

حافظ صلاح الدین یوسف

مدیر شعبہ تحقیق وتالیف وترجمہ دارالسلام،

لاہور، پاکستان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابتدائیہ

تمام تعریفیں اسی رب ذوالجلال کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور جس نے انسان کو دنیا و آخرت میں کامیابی کے لیے قیامت تک قائم رہنے والا مکمل ترین ضابطہ حیات قرآن مجید کی صورت میں اپنے پیغمبر ﷺ کے ذریعے عطا فرمایا اور بے شمار درود وسلام خاتم النبیین محمد الرسول اللہ ﷺ کے لیے ہیں جن پر اللہ رب العزت نے وہ دین اور شریعت نازل فرما کر تکمیل نعمت کر دی جو انسان کو تمام پریشانیوں، فتنہ وفساد اور دکھ درد سے نجات دینے کی ضامن ہے۔

آج مسلمان قوم اسی دین اور شریعت سے دوری کی وجہ سے اپنے اصل عقیدے اور عمل سے ہٹ گئی ہے اور قومیتوں، برادریوں، مسلکوں اور گروہ بندیوں میں بٹ گئی ہے۔ یوں امت نہ صرف انتشار میں مبتلا ہے بلکہ فرقہ وارانہ تشدد کی وجہ سے باہم دست وگریباں بھی ہے جس سے جسد واحد اور ''بنیان مرصوص'' یعنی سیسہ پلائی ہوئی دیوار جیسی اسلامی آئیڈیالوجی ختم ہو کر رہ گئی ہے۔ بے حسی اور نفسانفسی اس انتہا تک پہنچ گئی ہے کہ خون کے رشتے بھی اپنا تقدس اور مقام واحترام کھو چکے ہیں اور اخلاقی اقدار اس قدر انحطاط کی شکار ہیں کہ معاشرے میں بڑوں بزرگوں کی عزت وناموس اور رتبہ وتوقیر مفقود ہو کر رہ گئی ہے۔ مال وزر، شان وشوکت اور معیارِ زندگی میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانا اس طرح اہم درجے کی ترجیحات بن گئے ہیں کہ انہیں مقصد حیات کا درجہ حاصل ہو گیا ہے اور اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نتیجے میں اعلیٰ انسانی اقدار معدوم ہوتی جارہی ہیں۔

آج ماڈرن ازم اور جدیدیت کے نام پر ہر طبقے میں فیشن کے پنپنے سے زندگی ایک دکھاوا اور نمائشی طرز عمل بن کر رہ گئی ہے اور اسلامی اقدار کے خلاف سازش کے طور پر روشن خیال اسلام اور ماڈرن اسلامی ریاست کے نام سے ایک سنگین فتنے اور سازش کا آغاز ہو چکا ہے۔ افسوس ناک امر یہ ہے کہ عوام میں یہ زہر خود مقتدر لوگ ہی پھیلا رہے ہیں اور کئی اہل اختیار تو اس اسلام دشمنی کا اظہار برملا اور کھلم کھلا کر رہے ہیں۔ اس صورت حال کا شاخسانہ ایک سانحہ اور المیہ بن کر وقوع پذیر ہوا ہے جس کے باعث معاشرے میں اسلام کا مقرر کیا ہوا معیار عظمت اور پیمانہ تکریم یعنی تقویٰ بے معنی سا ہو گیا ہے۔ انسانوں نے گروہ بندیوں اور سماجی درجات کے اپنے اپنے اصول وضع کر لیے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے اتارے ہوئے احکام سے کھلم کھلا بغاوت اور سرکشی کا ارتکاب کرتے ہوئے اپنی ذات کو عقل کل سمجھے بیٹھے ہیں۔

لوگ شرعی قوانین سے خائف ہیں اور جدید مادہ پرستانہ طرز زندگی کے لیے انہیں رکاوٹ تصور کرتے ہیں۔ سربراہانِ ریاست سمیت مقتدر افراد بھی اپنی مفاد پرستی اور مذموم عزائم کی وجہ سے قرآنی قوانین کو قابلِ عمل تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہیں اور اپنے خود ساختہ قوانین کو ان پر ترجیح دیتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ ریاستی امور، عدل وانصاف اور معیشت ومعاشرت سمیت ہر شعبہ رو بہ زوال ہے۔

حکومتوں کی نااہلی اور بار بار تبدیلی بھی اسی زمرے میں آتی ہے۔ اسی طرح اگر کوئی اسلامی ریاست مسائل میں جکڑی جائے تو باقی اسلامی ریاستیں اس کے شانہ بشانہ ہونے یا اس کی حامی ومددگار بننے کی بجائے اس کی بے بسی و بربادی کا تماشہ دیکھتی رہتی ہیں۔ ایمان کی کمزوری کا عالم یہ ہے کہ ہوسِ زر کے سامنے اسلامی اخلاقی، معاشرتی، سیاسی، غرض تمام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقدار معدوم ہوگئی ہیں اور مسلمین عالم کی اکثریت صرف نام کی مسلمان بن کر رہ گئی ہے۔

امتِ محمدیہ کے لیے ضابطۂ حیات قیامت تک کے لیے وہی ٹھہرایا گیا ہے جو آپ ﷺ کے دور میں تھا۔ اس میں نہ تو کوئی کمی بیشی ہوسکتی ہے اور نہ کوئی تبدیلی کرنے کا کسی کو اختیار ہے۔ اسی تشخص اور دین کو لے کر پوری امت کو ایک عظیم قوم اور امت کے درجے تک پہنچانے کی کاوشوں میں سے ایک یہ تحریر بھی ہے جو اس وقت آپ کے زیرِ نظر ہے۔

قرآن نے مسلمانوں کے لیے واضح طور پر ایک راستہ، طریقہ، ضابطہ وطرزِ زیست اور مکمل دستور مقرر کر دیا ہے۔ اسے قرآن نے لفظ ''شریعت'' (یعنی قانون) سے معنون کیا ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے کہ:

﴿ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَى شَرِيعَةٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ﴾ (الجاثیہ 18:45)

''ہم نے آپ کو ایک شریعت، ایک نظام اور راستے پر قائم کر دیا ہے، اس کی پیروی کرو اور جو شریعت سے ناواقف ہیں ان کے نظاموں کو مت اپناؤ۔''

یعنی صریحی طور پر لادینی مغربی جمہوری یا اشتراکی، غرض قرآن سے باہر کے تمام تصورات کی مناہی کر دی گئی۔ اس عظیم ضابطۂ حیات میں ایسے قوانین بھی بتلائے گئے ہیں جو حکومتی اداروں اور کابینہ وغیرہ کے لیے ہیں تاکہ مملکت کی مرکزی حکمتِ عملی، آئین ودستور سازی کا قبلہ درست ہوسکے۔ اس میں وہ قوانین بھی ہیں جن سے عدلیہ راہِ راست پر آتی ہے اور پھر وہ نظام عدل وقسط جس پر پوری کائنات کا مدار ہے، وجود پاتا ہے اور لوگوں کو انصاف کی دستیابی اور حقیقی تحفظ ومساوات کا احساس ہوتا ہے۔

اس میں قانون ساز اداروں کے لیے بھی راہنمائی ہے تاکہ وہ ایسی تعزیرات تشکیل دیں جن سے معاشرے میں عبرت اور کماحقہ قصاص، بدلہ اور جرم کی تلافی کو جلا ملے اور اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے نتیجے میں افراد کے مال وجان، عزت وعصمت اور ناموس وآبرو کو تحفظ حاصل ہو، یوں معاشرہ امیر وغریب کو ترازو کے ہم وزن پلڑوں کی طرح ہم قدر، ہم رتبہ قرار دے کر حقیقی عدل ومساوات کا آئینہ دار بن جائے، امن کا گہوارہ کہلائے۔

قرآن مجید ایک ایسی آفاقی گائیڈ بک ہے جس میں لیبر ایکٹ سے لے کر نظامِ زکوٰۃ وصدقات کی صورت میں عوام کی طرف سے مرکز کے لیے اخراجات کی فراہمی تک کے بنیادی اصول بھی بیان کر دیئے گئے ہیں۔ ان قوانین کے نفاذ سے قدرتی وسائل کے علاوہ تجارت وصنعت اور زراعت کے میدانوں میں نئے نئے راستے کھلتے ہیں اور یوں یہ قوانین قومی استحکام کی ضمانت بن جاتے ہیں۔ اسی طرح بنیادی انسانی حقوق، حقوق نسواں، انسان کا مقصدِ تخلیق، اس کے فرائضِ منصبی، غرض کائنات کے ہر شعبے کے حوالے سے بہترین زندگی گزارنے کے لیے رہنمائی موجود ہے اور یہ ایسی رہنمائی ہے جس کے بارے میں خود اللہ تعالیٰ نے چیلنج دیا ہے کہ کوئی انسان خواہ اپنے کتنے ہی حمایتی ومددگار اکٹھے کیوں نہ کر لے، قرآنی قوانین کے مقابلے میں ایک بھی قانون ایسا تخلیق نہیں کر سکتا جو ان جیسے اعلیٰ اور پاکیزہ اثرات کا ضامن ہو اور جو جنت نظیر معاشرہ تشکیل دے سکے۔

یہ ساری نعمتیں حاصل کرنے کی کنجی فہمِ قرآن ہے۔ جب تک ہر مسلمان قرآن کی روح اور اس کے پیغام کو سمجھ کر دل میں نہیں اُتار لے گا، ان نصیحتوں، ان اعلیٰ اور بے مثال اقدار وقوانین کا مستحق اور اہل نہیں ٹھہرے گا اور اس پیغام کو دل میں اتارنے کا طریقہ یہی ہے کہ قرآن کو سمجھ کر پڑھا جائے اور قلب وذہن میں یہ حقیقت واضح کر لی جائے کہ بے سمجھے پڑھنے پر تلاوت کا حق قطعاً ادا نہیں ہوتا۔ نہ تو اس طرح پڑھنا اللہ کو پسند ہے اور نہ ہی اس طرح پڑھنے سے شانِ نزول قرآن کے مقاصد کی تکمیل ہوتی ہے۔

ماضی میں یہ ہوتا رہا کہ دینی مدارس اور تعلیمی اداروں میں عربی زبان کو محض ایک مضمون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے طور پر پڑھایا جاتا رہا۔ اسی طرح حفاظ قرآن بھی تیار ہوتے رہے اور حسنِ قرأت کی محافل بھی منعقد ہوتی رہیں مگر خاص طور پر قرآنی عربی کے فہم اور تدریس وفروغ کے لیے عمومی سطح پر ایک باقاعدہ تحریک کے رنگ میں کوئی قابل ذکر کوشش نہیں ہوئی، چنانچہ آج مسلمانوں کی اکثریت اس کو محض رسمی رواجی طور پر اور اس کے معانی ومفہوم کو سمجھے بغیر ہی پڑھ رہی ہے اور ان پڑھ لوگوں کا تو ذکر ہی کیا، صاحبانِ علم بھی اللہ کے فرمان اور نظام کو سمجھنے کی کوشش سے گریزاں ہیں۔

''المسلمین'' کی ذیلی تحریک ''فروغ قرآنی عربی'' اور سلسلۂ مجالسِ قرآن اسی غلطی کے ازالے کے لیے روبہ عمل ہیں۔ ان دونوں کاوشوں کی تفصیلی وضاحت آپ آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

تمام انسانوں کو، بالخصوص مسلمانوں کو چاہیے کہ قرآن کو براہِ راست سمجھ کر اسے دل میں اتارنے کے عمل کو روزانہ کے معمولات کا حصہ بنائیں اور اس کے لیے علی الصبح کا وقت مخصوص کریں کیونکہ اس وقت فرشتے زمین والوں کا قرآن سننے کے لیے آسمانوں سے اترتے ہیں۔ اس وقت انسان کا ذہن تروتازہ ہوتا ہے اور اس میں جذب کرنے کی صلاحیت زیادہ بیدار ہوتی ہے۔ باری تعالیٰ نے قرآن میں بھی اس مقصد کے لیے علی الصبح کا وقت بہترین قرار دیا ہے۔ اس وقت ہر آیت پر پورے انہماک سے غور کر کے اسے سمجھیں اور اس پر عمل کا تہیہ کرتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جائیں۔

اس سے اگلی منزل یہ ہے کہ قرآن کے پیغام کو سمجھنے کے اس عمل کو زیادہ سے زیادہ پھیلائیں اور گلی محلوں اور مساجد میں ایسی محافل کا انعقاد کریں جو فہم قرآن کی مظہر ہوں۔ خود یہ قرآنی عربی کی کلاسز ہوں یا براہِ راست مع ترجمہ، تشریح اور آدابِ زندگی کے دروس کی مجالس ہوں، دونوں طرح باعثِ خیر وبرکت اور اجر وثواب ہیں اور شیوۂ پیغمبری ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''المسلمین'' کی طرف سے اس مقصد کے لیے باقاعدہ طریق کار اور رابطۂ باہم کا ایک پلیٹ فارم فراہم ہے۔ فلاح دارین کے خواہشمند خواتین وحضرات مشاورت اور رہنمائی کے لیے مرکزی سیکرٹریٹ 'المسلمین' 36 ڈی لوئر مال، لاہور پر رابطہ فرما سکتے ہیں۔

داعی الی الخیر
محمود خالد مسلم
(سرپرست تحریک)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المسلمین

ایک تعارف

اللہ تعالیٰ نے جو نظام حیات ہمیں قرآن وسنت کی شکل میں عطا فرمایا ہے وہ دین اخوت اور دین وحدت ہے، اس کا منشا ہے کہ تمام انسانوں کو ایک مضبوط لڑی کی طرح باہم منسلک کردے، پھر اگر ان میں آپس میں اختلاف ہو تو اس کا مطلب ہے کہ وہ اسلامی نظام کی برکات سے محروم ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿إِنَّ هٰذِهٖٓ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَّاحِدَةً﴾(الأنبياء 92:21)

''بے شک یہ تمھاری امت ایک ہی امت (اور قوم) ہے۔''

قرآن کریم کے نزدیک اس سے بڑا گناہ کوئی نہیں ہوسکتا کہ مسلمان قوم مختلف جماعتوں اور عصبیتوں میں بٹ جائے اور اسلامی روح سے بے بہرہ ہو جائے۔ اسلام کی رو سے تمام مسلمان جسد واحد کی مانند ایک نوع اور ایک جنس ہیں اور ان میں ایک ہی تہذیب اور کلچر کی آئینہ داری ہونی چاہیے۔ اس کا منشا یہ ہے کہ انسانوں میں بلحاظ عقائد صرف مسلم اور غیر مسلم کی تقسیم ہو اور ایسا کوئی گروہ نہ ہو جو اسلامی اخوت کو دوسرے درجے پر رکھے اور اپنے فرقہ اور مسلکی عقائد کو نفس اسلام سے زیادہ اہم قرار دے۔ قرآن میں واضح طور پر فرقوں اور گروہ بندیوں کی مذمت کی گئی ہے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے خبردار کیا ہے:

﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا﴾(آل عمران 103:3)

''اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور جدا جدا نہ ہو۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج مسلمان مختلف گروہوں، مسلکوں اور قومیتوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ اس گمراہی کی ابتدا اس وقت ہوئی تھی جب قرونِ اولیٰ میں اسلام کے دشمنوں نے امت مسلمہ کی فتوحات، کامیابیوں اور روزافزوں غلبہ سے ہراساں ہو کر در پردہ سازشوں کا سلسلہ شروع کیا۔ یہود و نصاریٰ کے چند مکار افراد نے اسلام کا لبادہ اوڑھ کر دینی عقائد میں رخنہ اندازی شروع کی اور سادہ لوح مسلمان ان کے مکروفریب کے جال میں آ کر اپنی لاعلمی کی وجہ سے ان مکاروں کی باتوں کو حق سمجھنے لگے، چنانچہ آپس میں قتال کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

یہ سازش وقت کے ساتھ ساتھ اپنی جڑیں گہری کرتی رہی اور آج یہ عالم ہے کہ مسلمانوں کی اکثریت نے دین کو چھوڑ رکھا ہے اور وہ سماجی برائیوں میں ملوث ہیں۔ معاشرے میں لوٹ کھسوٹ، بدعنوانی، رشوت، قبیح رسوم و رواج پنپنے لگے ہیں ورعیاشی، بے حیائی اور اخلاقی بے راہ روی زوال کی آخری حدود کو چھو رہی ہے۔

جب کوئی فرد دین اسلام یعنی سلامتی اور امن و آشتی کے نظام میں داخل ہوتا ہے تو تمام کائنات پر اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اعلیٰ تسلیم کرنے اور اس کے قوانین کی اطاعت کرنے کا پابند بھی ہو جاتا ہے اور یوں وہ اسلامی برادری کا ایک جزو اور رکن بھی بن جاتا ہے۔ تمام دنیاوی رشتے اسلامی اخوت کے مقابلے میں کمتر ہیں۔ اسلام قانون فطرت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے مسلمانوں کو ایک قومیت اور برادری کا تشخص عطا کرتا ہے یہی تشخص اور یہی پہچان ''المسلمین'' کی اساس ہے۔

''المسلمین'' کا نصب العین یہ ہے کہ تمام دنیا کے مسلمانوں کو امت واحدہ کی صورت میں نبی اکرم ﷺ کے پرچم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے نیچے جمع کیا جائے اور آپ ﷺ کی امامت عظمیٰ کی پیروی حرز جاں بن جائے۔ اللہ کے عطا کردہ پلیٹ فارم ﴿أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ﴾ کو اتحاد بین المسلمین کے لیے بنیاد بنا لیا جائے تا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام امت مسلمہ ایک ہی قیادت کے زیر کمان آ کر ایک ہی عظیم قوم اور امت کا روپ اختیار کر لے اور نہ صرف مسلکی گروہ بندیوں کا خاتمہ ہو بلکہ عقیدے اور مذہب کے اعتبار سے بھی امت ایک ہی رنگ میں رنگی بھی جائے، وہ رنگ جسے قرآن نے صبغت اللہ یعنی اللہ کا رنگ کہا ہے۔

اب ہم ''المسلمین'' کے فکری خدوخال پر ایک نظر ڈالتے ہیں۔

المسلمین کا نقطۂ نظر

''المسلمین'' کے قیام کی غرض وغایت میں فرقوں، گروہوں اور لسانی، علاقائی اور نسلی قومیتوں کا خاتمہ، اتحاد بین المسلمین اور اسلامی تہذیب وتمدن کا فروغ سرفہرست ہے۔

لفظ ''المسلمین'' کا لغوی مفہوم ہے اللہ کے فرمانبردار اور اطاعت گزار بندے بن جاؤ۔

سورۂ حج کی آیہ 78 میں خود باری تعالیٰ نے یہ نام امت کو عطا فرمایا ہے:

﴿هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ وَ فِيْ هٰذَا﴾ (الحج 22:78)

''اس اللہ نے تمھارا نام المسلمین رکھا۔ اس (قرآن کے نزول) سے پہلے بھی یہی تھا اور اس (قرآن) میں بھی یہی ہے۔''

﴿رَبَّنَا وَ اجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ﴾

(البقرۃ 2:128)

''اے ہمارے رب تو ہم دونوں کو اپنے لیے مسلمان بنا اور ہماری اولاد سے بھی ایک مسلمان امت پیدا فرما۔''

سورہ یونس میں حضرت نوح علیہ السلام کے الفاظ مذکور ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ باری تعالیٰ نے تمام انبیاء کو بھی مسلمان کے لقب سے سرفراز فرمایا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ﴾(یونس 104:10)

''مجھے تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں مسلمین میں سے رہوں۔''

خود حضور نبی اکرم ﷺ نے بھی خود کو پہلا مسلمان قرار دیا ہے۔ سورۂ انعام میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ کہنے کا حکم دیا:

﴿لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ بِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَ أَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ﴾

(الأنعام 163:6)

''اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے یہی حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں میں پہلا ہوں۔''

المسلمین کا لائحہ عمل اور ذیلی تحریکیں

''المسلمین'' ایک نظریاتی اور فکری جہاد ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ مسلمین عالم کو ﴿أَطِيْعُوا اللّٰهَ وَأَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ﴾ کے پلیٹ فارم پر جمع کر کے محمد الرسول اللہ ﷺ ابن عبداللہ کو امام الانبیاء، امام الامت، رہبرِ اعظم، ہادیٔ اعظم، اور قائد اعظم تصور کرتے ہوئے زندگی کے ہر عمل کو ان کی شریعت کے تابع کرایا جائے، ہر نسلی، مسلکی، لسانی، اور جغرافیائی تعصب کی بیخ کنی کی جائے اور ان تمام افکار ونظریات کو مٹا دیا جائے جن کے نتیجے میں نبی اکرم ﷺ کی زندگی میں دین مکمل ہو جانے کے باوجود بعد میں یہود ونصاریٰ کی سازشوں کے ذریعہ سے مختلف مسالک اور مکاتبِ فکر تخلیق ہوتے رہے۔

قرآن کے ارشاد: ﴿اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ﴾ ''آج ہم نے آپ پر دین مکمل کر دیا۔'' کے مطابق کسی کو بھی قطعاً یہ اجازت نہیں ہے کہ بعد میں شامل کیے جانے والے کسی نظریے یا عقیدے کو جزو دین سمجھ بیٹھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہی تشخص اور پہچان کا حوالہ بھی ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ پر دین مکمل کر دیا گیا تو امت کا تشخص، دین اور لقب قیامت تک کے لیے وہی یعنی ''مسلم'' ٹھہرا جو اللہ تعالیٰ نے سورۂ حج میں امت کو عطا کیا ہے اور جو نبی اکرم ﷺ کے دور میں تھا۔ اس میں بھی نہ تو کوئی کمی بیشی ہو سکتی ہے اور نہ ہی کوئی تبدیلی کرنے کا کسی کو اختیار ہے، بالفاظ دیگر مسلمان معاشرے کو مختلف گروہ بندیوں اور فرقوں میں منقسم ہونے یا مختلف مسالک کے القاب اختیار کرنے کی قطعاً اجازت نہیں ہے۔ اسی تشخص اور دین کو لے کر پوری امت کو ایک عظیم قوم اور امت کے درجے تک پہنچانے کی کاوش ''المسلمین'' کا مطمح نظر ہے۔

نظام شریعت میں آئین محمدی کا مقام

دورِ حاضر کی دوسری اہم ضرورت یہ ہے کہ اسی نظام ریاست و معاشرت کو قانون کی زبان میں مدون کیا جائے جو اللہ تعالیٰ نے ابتدائے آفرینش میں تخلیق آدم کے ساتھ ہی انسان کو عطا کرنا شروع کر دیا تھا اور جو مختلف ادوار میں اور مختلف مقامات پر انسانی تمدن اور موقع ومحل کے مطابق شرائع الٰہیہ کی مختلف صورتوں میں ارتقائی منازل طے کرتا ہوا حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں پایۂ تکمیل تک پہنچ گیا۔ پھر اسی نظام کو آپ ﷺ نے اسلامی ریاست کی تشکیل کی صورت میں قیامت تک کے مسلمانوں کے لیے قائم کر دیا۔ یہ نظام ہے ''نظام شریعت محمدیہ'' اور اس کے مطابق ہر اسلامی ریاست کے لیے اس آئین محمدی کا نفاذ لازم ہے جس پر آنحضور ﷺ کی مہر ثبت ہے۔ یہ ایسا آئین ہے جس کے سامنے دنیا کے تمام دیگر آئینی نظام باطل ہیں کیونکہ وہ سب ناقص اور نامکمل انسانی عقل کے تشکیل کردہ ہیں، چنانچہ ان میں ہر وقت ترمیم کی گنجائش اور ضرورت رہتی ہے اور اس کے باوجود کامیاب نہیں ہو پاتے۔ آئین شریعت محمدیہ بے عیب اور ہر قسم کی کجی، کمی اور خلا سے مبرا ہے، اس لیے اس میں نہ تو کسی ترمیم اور تبدیلی کی ضرورت یا گنجائش رہتی ہے اور نہ تنسیخ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی۔ یہ وہی آئین ہے جس کے نفاذ کا دائرہ خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم نے اپنے دورِ خلافت میں لاکھوں مربع میل تک کامیابی کے ساتھ وسیع کر کے رہتی دنیا تک کے لیے اسے مثالی نظام ثابت کر دیا اور ایک ایسی عظیم اسلامی ریاست کی تشکیل کر دکھائی جو پاکستان سے کم وبیش بیس گنا زیادہ رقبہ کی حامل تھی اور جس میں معاشرتی امانت ودیانت کا عالم یہ تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جب رسل ورسائل کے تیز رفتار ذرائع بھی میسر نہ تھے، ایران سے مال غنیمت ہزاروں اونٹوں پر لد کر مدینہ پہنچا تو اس میں ایک سوئی کی خیانت بھی نہیں ہوئی تھی۔ یہ صرف نظام شریعت محمدیہ کی رحمتوں، برکتوں اور فیوض کا ثمر تھا۔

''المسلمین'' کی ذیلی تحریک ''نفاذ شریعت محمدیہ'' کے تحت اسلامی ریاست کے انتظامی امور کے اسی تعین کے لیے آغازِ کار ہو چکا ہے اور اس ضمن میں سربراہی قیادت اور اربابِ اقتدار و سیاست کو تحریری مواد اور پرنٹ میڈیا کے ذریعہ مشاورت کا فریضہ انجام دیا جا رہا ہے۔ قرآن نے مسلمانوں کے لیے ایک راستہ، ضابطۂ حیات اور مکمل دستور واضح طور پر مقرر کر دیا ہے۔ اسے قرآن نے لفظ ''شریعت'' سے معنون کیا ہے اور یہ دستور آئین محمدی کی شکل میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہم تک پہنچا۔ سورۂ جاثیہ آیت 19,18 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَى شَرِيعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ o اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ وَّاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ o﴾

(الجاثیہ 45:19,18)

''ہم نے آپ کو ایک شریعت، ایک نظام اور ایک راستے پر قائم کر دیا، اس کی پیروی کرو اور جو شریعت سے ناواقف ہیں، ان کے طریقوں، ان کے نظاموں کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مت اپناؤ، وہ اللہ کے سامنے تمھارے کچھ کام نہ آئیں گے، اور بعض ظالم لوگ تو بعض کے دوست ہیں، اور اللہ متقیوں کا دوست ہے۔''

اسی طرح حضور نبی اکرم ﷺ کا بڑا واضح فرمان ہے کہ تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک تمھارا ہر عمل میری لائی ہوئی شریعت کے مطابق نہیں ہو جاتا۔

ان آیات اور حدیث مبارکہ میں صریحی طور پر لادینی، مغربی جمہوری اور اشتراکی، غرض قرآن سے باہر کے تمام تصورات نظام ریاست کی مناہی کر دی گئی۔

نفاذِ شریعت کا آغاز

اس نظام شریعت کے لیے کوشش کے آغاز کا لائحہ عمل بھی ہمیں سیرت طیبہ ﷺ سے ملتا ہے حضور ﷺ کی سنت یہ رہی کہ مکی زندگی میں سب سے پہلے لوگوں کے دلوں پر شریعت کے نفاذ کا عمل جاری وساری کیا گیا اور جب دلوں پر یہ نفاذ اتم درجے کو پہنچ گیا تو دورِ مدنی آیا اور پہلی اسلامی ریاست میں نظام شریعت کے آئین محمدی ﷺ کا عملی نفاذ ظہور پذیر ہوا۔

اسوۂ حسنہ کی اسی پیروی کے محل نظر، دورِ حاضر کے تناظر میں بھی یہ ضروری سمجھا گیا کہ پہلے یہ ''آئین محمدی'' ہر مسلمان کے دل پر نافذ ہو اور اس کا بہترین ذریعہ قرآن فہمی ہے۔

ماضی میں یہ ہوتا رہا کہ دینی مدارس اور تعلیمی اداروں میں عربی زبان کو محض ایک مضمون کے طور پر پڑھایا جاتا رہا۔ اسی طرح ایسے حفاظ قرآن بھی تیار ہوتے رہے جو قرآنی عربی کے مفاہیم سے نابلد تھے، چنانچہ عملی فوائد سے محروم تھے۔ فہم قرآن سے ماوراحسن قرأت کی محافل بھی منعقد ہوتی رہیں مگر خاص طور پر قرآنی عربی کے فہم وتدریس اور فروغ کے لیے عالمی سطح پر ایک باقاعدہ تحریک کے رنگ میں کوئی قابل ذکر کوشش نہیں ہوئی چنانچہ آج مسلمانوں کی اکثریت قرآن حکیم کو محض رسمی رواجی طور پر اور اس کے معنی ومفہوم کو سمجھے بغیر ہی پڑھ رہی ہے اور ان پڑھ لوگوں کا تو ذکر ہی کیا، صاحبانِ علم بھی اللہ کے فرمان اور نظام کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھنے کی کوشش سے پہلو تہی کرتے ہیں۔ یوں آج کا مسلمان شانِ نزول قرآن کے حقیقی مقاصد سے دور اور اس نظام کے عملی ثمرات سے عرصۂ دراز سے محروم آ رہا ہے، دورِ جہالت میں غرق ہے جس کے باعث معاشرتی بگاڑ کا شکار ہے۔

قرآنی ادراک میں اس کمی کو پورا کرنے اور قرآن کا فہم وشعور پیدا کرنے کے لیے کہ جسے حاصل کرنا لازم قرار دیا گیا ہے، ہم نے فہم القرآن کی تحریک کا آغاز تقریباً پندرہ برس قبل کر دیا تھا۔ اس کا ہدف یہ تھا کہ ہر گھر، مکتب، مسجد، مدرسے، ادارے، بستی، گاؤں اور محلے میں قرآن فہمی کا سلسلہ شروع ہو جائے اور آج کا ہر مسلمان مرد اور عورت قرآنی عربی کا فہم اس قدر تو ضرور حاصل کر لے کہ وہ قرآن کی آیات کا مفہوم کسی ترجمے کی مدد کے بغیر براہِ راست سمجھنے پر قادر ہو جائے کہ اپنی زندگی کو قرآنی احکام کے مطابق ڈھالنے کا اہل بن جائے۔

اس مقصد کے لیے الحمد للہ قرآنی عربی کی تدریس کی غرض سے ''المسلمین'' کے تحت ''فروغ قرآنی عربی'' کے نام سے ایک اور ذیلی تحریک اپنے مشن پر گامزن ہے اور اس کی کوششوں کا ثمر یہ ملا ہے کہ آج پاکستان کے متعدد شہروں کے علاوہ بیرون ملک بھی فہم القرآن کے کئی انسٹیٹیوٹ اور ادارے قائم ہو چکے ہیں جہاں قرآنی عربی اپنے قواعد اور گرامر کی روشنی میں بڑی کامیابی کے ساتھ سکھلائی جا رہی ہے۔ مقصود یہی ہے کہ مسلمان قرآن کو براہِ راست سمجھ کر پڑھنے اور سننے کی اہلیت پیدا کر لیں اور نہ صرف تلاوت قرآن بلکہ نمازوں کو بھی پورے فہم وادراک کے ساتھ ادا کریں۔ اسی طرح رمضان المبارک کے دوران تراویح میں دورۂ قرآن کے وقت پڑھنے اور سننے والوں میں آیات کریمہ کے فہم کی اہلیت ہو اور وہ دلوں میں اترتی چلی جائیں، یوں مسلمانوں کا قرآن کریم سے براہِ راست تعلق قائم ہو جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''تحریک فروغِ قرآنی عربی'' کا پروگرام ایک نظریاتی اور فکری انقلاب کی صورت میں اللہ کے فضل سے بڑی تیزی سے پھیل رہا ہے اور ہر شعبۂ زندگی کے افراد کے لیے دلچسپی کا باعث ہے۔ اس پروگرام میں عسکری اداروں، عدلیہ، انتظامیہ اور دیگر مقتدر شعبوں کے اعلیٰ سرکاری عہدیداروں، بڑے بڑے کاروباری اور تعلیمی اداروں کے سربراہوں اور معاشرے کے بہت سے مقتدر افراد نے دلجمعی اور ذوق وشوق کے ساتھ شرکت اور قرآن کے فہم کی تعلیم کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ ان میں خواتین کی بھی قابلِ ذکر تعداد شامل ہے۔ ان خواتین وحضرات میں سے کئی لوگوں نے قرآن فہمی کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد اللہ کی توفیق سے اپنے اپنے علاقوں میں خود تدریس فہم القرآن کا آغاز کر دیا ہے اور یہ اللہ کی مدد ہی ہے کہ اس نے اس نورِ قرآن کے یوں تیزی سے پھیلاؤ کا ذریعہ بنا دیا ہے۔ اس تمام تر محنت کا مقصد ومحور یہی ہے کہ ابتدائی مرحلہ کے طور پر مسلمان اپنی زندگیوں میں شریعت نافذ کرلیں تاکہ ان کی سوچ اور فکر کا قبلہ درست ہو جائے۔ اس لیے کہ جب تک سوچ اور فکر درست نہ ہو کوئی بھی مقصد، کوئی بھی نظام، کوئی پروگرام اپنی منزل کو نہیں پہنچ سکتا اور کامیابی سے ہمکنار نہیں ہوسکتا۔

فہم القرآن کی انہی کوششوں کا ایک دوسرا پہلو مجالس قرآن کا اجراء ہے۔ یہ مجالس بنیادی طور پر ان ناخواندہ مرد وخواتین کے لیے ہیں جو کسی معذوری، ضعیف العمری یا کسی دیگر مجبوری کے باعث قرآن پڑھنے اور اس کا مفہوم از خود سمجھ لینے پر قدرت نہیں رکھتے۔ ان کے لیے بستیوں، مساجد، دیہات اور گلی محلوں میں، غرض آبادیوں کے گوشے گوشے میں اللہ کے فضل سے خواتین اور مردوں کی علیحدہ علیحدہ مجالس قرآن کے انعقاد کی کوششیں بھی جاری ہیں۔ خواتین کی مجالس گھروں میں منعقد ہوتی ہیں جن میں کوئی پڑھی لکھی خاتون خانہ فراغت کے اوقات میں ایک مقررہ نظام الوقت کے مطابق گردونواح کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورتوں کو اکٹھا کر کے ترجمہ وتفسیر قرآن اور اسلامی آداب زندگی کا درس دیتی ہیں۔ اسی طرح مردوں کی نشست علاقے کی مسجد، کسی بڑی حویلی یا کسی گھر کے مردانہ حصے میں فجر یا عشاء کے فارغ اوقات میں ہوتی ہے، درس کی ترتیب وہی ہے یعنی قرآن مع ترجمہ ومختصر تشریح اور شرعی آداب زندگی۔

فہم القرآن کا شعور بیدار کرنے کی غرض سے مساجد میں جہری نمازوں کے بعد ہر نماز میں پڑھی جانے والی آیات کا ترجمہ اور مختصر تشریح نمازیوں کے سامنے بیان کرنے کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ مقتدی حضرات کو ان احکام، ہدایات اور نصائح ربانی کا علم ہو جائے جو انھوں نے نماز کے دوران سماعت فرمائے ہیں۔ نمازوں کے بعد آیات کی ترجمانی کا یہ سلسلہ بھی ''المسلمین'' کی کاوشوں کے نتیجے میں بحمداللہ تیزی سے فروغ پا رہا ہے اور مساجد کے امام یا نمازیوں میں سے کوئی صاحب سلام پھیرنے کے فوراً بعد نماز میں پڑھی گئی آیات کا ترجمہ اور مختصر تشریح قرآن سے دیکھ کر یا زبانی، نمازیوں کے گوش گزار کر دیتے ہیں۔ یہ کارسعد اگرچہ محض چند منٹ میں مکمل ہو جاتا ہے مگر افادیت کے اعتبار سے اتنا تاثیر انگیز ہے کہ رخ زندگی بدل دینے کا باعث بن جاتا ہے۔

اس عمل کی وضاحت اس لیے کی گئی ہے کہ تمام مساجد کے ائمہ، علماء، خطباء حضرات مفہوم قرآن کو براہِ راست لوگوں کے دلوں تک پہنچانے کے لیے اپنی مسجد میں اور ان جگہوں پر جہاں پنج وقتہ نماز باجماعت ہوتی ہے، اس عمل کا آغاز کریں تاکہ لوگ بار بار آیات قرآنیہ کا مفہوم سن کر شان نزول قرآن کے مقاصد سے بہرہ ور ہوں۔

نورِ قرآن کا یہ فروغ قریہ قریہ، بستی بستی، گاؤں گاؤں، ہر ان پڑھ اور معذور تک لے جانے اور اللہ کے احکام اور فرامین رسول ﷺ ان تک پہنچانے کے لیے ''المسلمین'' کی ان کاوشوں کا منہج یہ ہے کہ تمام دنیا کے انسان ایک ہی ضابطہ حیات اختیار کر کے اپنے روزمرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مسائل کے قرآنی حل تک خود پہنچ سکیں اور ایک عظیم قوم اور امت بن کر حضور ﷺ کے پرچم یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو ہمیشہ بلند رکھیں۔

آج ایک نیک، دیندار اور گناہ و معصیت سے پاک معاشرے کی بے حد ضرورت ہے اور یہ ضرورت حکمت والے قرآن مجید کے ذریعے ہی سیراب ہو سکتی ہے۔ جس مقصد کے لیے انسان اور جنات کو تخلیق کیا گیا وہ ہے اللہ تعالیٰ کی عبادت یعنی پوری پوری اطاعت کرنا، یہ مقصد صرف اور صرف اللہ کے اتارے ہوئے قوانین اور ہدایات ونصائح سے آگہی کے ذریعے ہی پورا ہو سکتا ہے اور اس کا راستہ قرآن فہمی ہے۔ یہی وہ نظریاتی جہاد ہے جو دنیا و آخرت کی کامیابیوں سے ہمکنار کراتا ہے اور یہی انسانی زندگیوں کے لیے کامیاب ترین وسیلۂ امن وآشتی ثابت ہوگا۔ آیئے اپنی زندگیوں کے ہر شعبہ یعنی معاشرت، معیشت، قیادت اور معاملات میں اللہ کی رسی ''قرآن'' کو مضبوطی سے تھام لیں اور اسے اچھی طرح سمجھ کر پورے کے پورے اسلام میں داخل ہو جائیں۔

اس عظیم محمدی ﷺ مشن یعنی پوری دنیا میں ایک نظریاتی اور فکری انقلاب کی تکمیل کے لیے ''المسلمین'' کا قیام 1990ء میں عمل میں آیا۔ اس کا بنیادی مقصد عالم اسلام کا اتحاد ہے کہ عالم اسلام کو متفق کر کے ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کیا جائے، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی پیروی کرواتے ہوئے ایک امت اور ایک عظیم قوم کے تصور کو اجاگر کیا جائے۔ نظریاتی وفکری انقلاب برپا کر کے اسے تمام عالمِ کفر کے مقابلے میں مضبوط اور سیسہ پلائی ہوئی دیوار بنا دیا جائے، جس سے قرونِ اولیٰ کی یاد تازہ ہو جائے۔

الحمد للہ تحریک کی قرآن فہمی کی مساعی کے پیش نظر ملک کے اندر اور بیرونی ممالک میں قرآنی عربی کے اسباق کی تعلیم جاری ہے۔ یہاں تک کہ الیکٹرانک میڈیا کیبل وغیرہ پر بھی قرآنی عربی کی تعلیم کے اسباق دیے جا رہے ہیں جن سے بالغ و نابالغ اور مرد و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وزن یکساں طور پر مستفید ہو رہے ہیں اور قرآن فہمی کے ذریعے انقلاب کی راہ ہموار ہو رہی ہے۔

تمام مسلم برادران کو چاہیے کہ قرآن فہمی کے اپنے قریبی اداروں میں قرآنی عربی کی تعلیم کے لیے یا مجالس قرآن میں شعور وادراک حاصل کرنے کے لیے زیادہ سے زیادہ شریک ہوں اور پوری دنیا، بالخصوص پاکستان کے کونے کونے میں اس کارِ خیر کو پھیلانے اور خواتین واصحاب تک قرآن فہمی کا عمل پہنچانے کے لیے اپنے اوقات وقف کریں۔

مزید رہنمائی اور مشورے کے لیے مرکزی دفتر ''المسلمین'' سے رابطہ کریں۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''المسلمین'' کی ذیلی تحریک ''فروغِ قرآنی عربی''

یہ تقریباً پچیس برس پہلے کا ذکر ہے کہ جب ایک روز تلاوتِ قرآن، اس کا ترجمہ اور تفسیر پڑھتے ہوئے راقم کو شدت سے احساس ہوا کہ ام الکتاب سے جو آسمانی رہبری کا رتبہ رکھتی ہے اور جو ایک ایسا علم کا سمندر ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے انسان کی رہنمائی اور ہدایت کے لیے علم کے گراں بہا خزانے رکھے ہیں، اس ام الکتاب قرآن حکیم سے ہم کوسوں دور ہیں اور اس سمندر میں غوطہ زن ہونے کی کوشش ہی نہیں کرتے۔ ہماری بے خبری کا عالم یہ ہے کہ دنیا بھر میں مسلمانوں کی اکثریت قرآن حکیم کو سمجھے بغیر اسے پڑھنے میں مشغول ہے اور اس خوش فہمی میں مبتلا ہے کہ تلاوتِ قرآن کا حق ادا ہو رہا ہے۔

دوسری طرف دورِ حاضر کے علماء، مفسرین، فقہاء اور خطباء بھی عام طور پر اپنے خطبات، بیانوں اور تقاریر میں قرآن فہمی کی طرف لوگوں کی توجہ مبذول ہی نہیں کراتے اور قرآن سے دوری بڑھتی جا رہی ہے جس کے باعث مسلم معاشرے میں بڑی تیزی سے اور گوناگوں قسم کے بگاڑ پیدا ہو رہے ہیں۔ معاشرے کا کم وبیش ہر گھرانہ مختلف النوع مسائل کا شکار ہے۔ اجتماعی کیفیت یہ ہے کہ منفی سوچ کے غلبہ کے باعث اکثریت نے بددیانتی، بے ایمانی، ریاکاری، دھوکہ، فریب، چوری، ڈکیتی، کرپشن، ناانصافی، بدعنوانی، رشوت، اقربا پروری، ناجائز قبضہ واقتدار، شہوت پرستی اور شراب ومنشیات جیسی برائیوں کو گویا مقصودِ زندگی بنا لیا ہے اور مال وزر کی ہوس کو جزوِ ایمان سمجھ رکھا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ معاشرتی،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اخلاقی، تہذیبی اور اقتصادی ڈھانچہ تہ و بالا ہو چکا ہے۔

شیطان ایسے لوگوں کی بداعمالی کو خوبصورت بنا کر ان کے سامنے پیش کرتا ہے، لہٰذا یہ منافق لوگ بڑے فخر سے جھوٹ اور فریب پر مبنی اپنے اعمال کو درست اور جائز قرار دیتے ہیں۔

ان تمام برائیوں، گمراہیوں، بداعمالیوں اور بیماریوں سے نجات کے لیے صرف قرآن ہی ناجی نسخۂ شفا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے ایک ایسے سرچشمۂ ہدایت اور مینارۂ نور کی صورت میں نازل فرمایا ہے جو دل کے اندھیرے دور کر کے ہمارے قلب ونظر کو منور کر دیتا ہے اور منفی سوچ کا غلبہ ختم کر کے مثبت سوچ اور نظریہ کی سمت، اس کا قبلہ درست کر سکتا ہے۔ ''المسلمین'' کی ذیلی تحریک ''فروغِ قرآنی عربی'' اسی مقصد کے پیش نظر تشکیل دی گئی ہے تاکہ قرآن کو خود قرآن کی ہی زبان میں سمجھنے کی استعداد لوگوں میں عام ہو جائے۔

اس تحریک کے تحت عام لوگوں میں بھی قرآن سمجھ کر پڑھنے اور سننے کی صلاحیت پیدا کرنے کے لیے سرکاری اور نیم سرکاری اداروں کے علاوہ پرائیویٹ اداروں، محلوں اور مارکیٹوں کی مساجد میں قرآن فہمی کی کلاسز کا اجرا تقریباً تیرہ برس پہلے ہی کر دیا گیا تھا۔ یہ عمل بحمد للہ نہ صرف جاری رہا بلکہ وقت کے ساتھ ساتھ کئی ارتقائی منازل بھی طے کرتا رہا۔ آج بھی ان کلاسز میں جن کا دائرۂ تدریس اب مساجد کے علاوہ آڈیٹوریمز، لائبریریوں اور رہائشی مکانوں تک وسیع ہو چکا ہے، ان کلاسز میں لوگ نہایت دل جمعی اور ذوق وشوق سے شرکت فرماتے ہیں۔

آغازِ کار میں ہم نے درس وتدریس کے لیے ماہر اساتذہ کی خدمات حاصل کیں۔ ان میں پروفیسر عمر فاروق اور علامہ ریاض الحق نوری جیسے علمائے دین شامل ہیں۔ اسی طرح چند سال قبل سعودی عرب کی یونیورسٹی سے گولڈ میڈل حاصل کرنے والے ماہر زبان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پروفیسر عطاء الرحمٰن ثاقب شہید کی خدمات بھی حاصل کی گئیں۔ ان کی شبانہ روز محنت اور تگ ودو سے ''تحریک فروغ قرآنی عربی'' کو بہت فروغ حاصل ہوا۔ اس کا ثمر یہ ملا کہ آج الحمد للہ بہت سے قرآن انسٹی ٹیوٹ وجود میں آ چکے ہیں۔ فہمِ قرآن کے یہ تدریسی ادارے لاہور، کراچی، فیصل آباد اور پاکستان کے دیگر شہروں کے علاوہ سعودی عرب اور انگلینڈ میں بھی قائم ہو چکے ہیں جہاں سرکاری افسر، کاروباری افراد، ڈاکٹرز، انجینئرز، وکلاء اور خواتین کی بہت بڑی تعداد قرآنی عربی کی تعلیم حاصل کر رہی ہے۔ تحریک کے اہداف میں شامل ہے کہ ہر محلّہ کی مسجد، سرکاری و نیم سرکاری اور پرائیویٹ اداروں، بشمول پولیس، انتظامیہ اور عسکری اداروں میں قرآنی عربی کے فروغ کے لیے مختلف زبانوں میں نصابِ تدریس تیار کر کے بھیجنا بھی پروگرام کا حصہ ہے۔ مقصد یہی ہے کہ تمام دنیا کے مسلمان مرد اور عورتیں قرآنی عربی سیکھ کر قرآن سے براہِ راست تعلق پیدا کر سکیں اور اس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ دستورِ حیات اور ضابطۂ قوانین واقدار کے مطابق زندگی بسر کر سکیں۔ اس کے ذریعے ہر ریاست کا دستور بھی نظامِ شریعتِ محمدیہ کے تابع ہو جائے، تمام دنیا کے مسلمان اپنے اُمّ رشتے اسلام کو اور اپنے تشخص ''مسلم'' کو پہچان کر محبت اور بھائی چارہ کی لڑی میں پروئے جائیں اور ان میں قرآن فہمی کے راستے سے ایک امت اور ایک عظیم قوم کی حقیقت زندہ ہو جائے، یوں انہیں مسلک، گروہ بندیوں اور لسانی وعلاقائی تعصبات سے نجات ملے اور وہ قرآن کے بتائے ہوئے صراطِ مستقیم پر گامزن ہو کر دنیا وآخرت کی سرخروئی حاصل کریں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظلمات

﴿وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَاءً حَتّٰى اِذَا جَاءَهُ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهُ فَوَفّٰهُ حِسَابَهُ وَاللّٰهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝ اَوْ كَظُلُمَاتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهِ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهِ سَحَابٌ ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَا اَخْرَجَ يَدَهُ لَمْ يَكَدْ يَرٰهَا وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهُ نُوْرًا فَمَا لَهُ مِنْ نُّوْرٍ۝﴾ (النور 24:39,40)

''جن لوگوں نے کفر کیا ہے ان کے اعمال سراب کی مانند ہیں۔ کسی صحرا میں پیاسا اس کو پانی سمجھتا ہے یہاں تک کہ جب وہاں آیا تو کچھ نہ پایا (بلکہ) وہاں اس نے اللہ کو موجود پایا جس نے اس کا پورا پورا حساب چکا دیا اور اللہ جلد حساب لینے والا ہے، یا پھر گہرے سمندر میں تاریکیوں کی مانند جس کے اوپر ایک موج چھائی ہوتی ہے۔ اس پر ایک اور موج اور اس کے اوپر بادل۔ تاریکیاں ہیں ایک دوسرے کے اوپر (اس طرح کہ) آدمی اپنا ہاتھ نکالے تو ممکن نہیں کہ اسے دیکھ سکے۔ جس کے لیے اللہ نور نہ بنائے اس کے لیے پھر کوئی نور نہیں۔''

اس آیت مبارکہ میں ایک نہایت جامع تشبیہ کے ذریعے ایسے لوگوں کے اعمال کی بے توقیری واضح کی گئی ہے جو اللہ کے حکم سے انکار اور سرکشی میں یہ سوچ کر مبتلا ہوتے ہیں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے نتیجے میں انہیں کسی بد انجامی سے دوچار نہیں ہونا پڑے گا اور یہ کہ یوم حساب ان کے لیے نہیں ہے۔ ارشاد ہے کہ ان کے اعمال اور اعتقادات کی مثال تاریکی اور ظلمت کے حوالے سے ایسی ہے گویا سمندر میں تموج اور تلاطم کی کیفیت کے دوران جبکہ اوپر گھرے بادل بھی ہوں تو نیچے پانی کی گہرائی میں تاریکی کا عالم یہ ہوگا کہ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دے رہا ہوگا۔ یہی کیفیت ان لوگوں کے اعتقاد و عمل کی تاریکیوں کی ہے کہ قریب ترین ہدایت اور نزدیک ترین روشنی کی کرن بھی انہیں محسوس نہیں ہوتی۔

مفسرین و محققین کا کہنا ہے کہ جو صاحب علم لوگ ادبی ذوق رکھتے ہیں وہ محسوس کر سکتے ہیں کہ اس آیت مبارکہ میں جو اچھوتی تشبیہ استعمال کی گئی ہے وہ عقل انسانی کو محو حیرت کر دیتی ہے۔ مزید یہ کہ الفاظ ایسے ہیں جن سے سمندر کی تاریکیوں کا ہولناک نقشہ کھنچ جاتا ہے، محاکات کی اس سے بہتر مثال کسی زبان وادب میں ممکن نہیں۔ عربی سمجھنے والے جانتے ہیں کہ الفاظ کے اتار چڑھاؤ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہم سمندر کے بالکل سامنے ہیں اور اس کیفیت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

اس آیت مبارکہ میں ایسے فاسق وفاجر اور آیات کے منکر و کافر لوگوں کی طرف اشارہ ہے جو خود ظلمت کی ایسی اتھاہ گہرائیوں میں پہنچ چکے ہیں جہاں ہدایت کا نور انہیں نصیب ہی نہیں ہوسکتا۔ ان میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جنھوں نے ہدایت مل جانے کے بعد بھی اس سے منہ موڑ لیا۔ اسی طرح سورۂ یٰسین کے پہلے رکوع میں ان کے بارے میں فرمایا گیا کہ اللہ نے ان کے سامنے اور پیچھے دیواریں کھینچ دی ہیں اور اوپر سے ڈھانپ دیا ہے چنانچہ ان تک ہدایت کا نور پہنچ ہی نہیں سکتا اور ان کے لیے برابر ہے خواہ انہیں خبردار کیا جائے یا نہیں۔

شیطانی اعمال

ظُلُمَاتٍ جمع ہے ظُلْمٌ کی اور ظلمت کا مفہوم اندھیرا ہے۔ قرآن نے اس لفظ کو گمراہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لیے استعمال کیا ہے یعنی وہ اندھیرا جس کے سبب انسان اللہ کے بتائے ہوئے صراطِ مستقیم سے بھٹک جائے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کی نظر میں انسان کی جہالت اور اس کے احکام الٰہی سے آگاہ نہ ہونا ظلمت ہے۔

اسی جاہلیت کی وجہ سے انسان ٹھوکریں بھی کھاتا ہے اور نادانی اور ناسمجھی کے باعث اللہ کے ان فطری احکام وقوانین سے انکار اور ان کی مخالفت کر بیٹھتا ہے جو انسانی زندگی کے لیے خیر وعافیت، امن وآشتی اور خوشحالی وسربلندی کے ضامن ہیں۔ تب انسانیت کی ہلاکت وبربادی کے لیے جنگ وجدل کا سلسلہ شروع ہوتا ہے اور زندگی کے تسلسل میں رکاوٹ کے نتیجے میں ویرانی، مایوسی، محرومی، رنج والم، پچھتاوے اور بے چینی انسانی معاشرے کا مقدر بن جاتی ہے۔

انسانی تاریخ اسی حقیقت سے عبارت ہے۔ جب بھی انسان نے مال وزر اور اقتدار ونام ونمود کی ہوس کا شکار ہو کر اللہ کے مقرر کردہ ضابطۂ حیات کی خلاف ورزی، کھلم کھلا سرکشی اور ظلم کا رویہ اپنایا، اس نے خود ہی اپنی تباہی اور ہلاکت کا سامان پیدا کرلیا اور خود کو اذیتوں اور سزاؤں کا مستحق بنالیا۔ تخلیق آدم علیہ السلام سے لے کر انسانی تمدنی ارتقاء تک کے ایسے کئی واقعات باری تعالیٰ نے قرآن میں ذکر فرمائے ہیں کہ جب انسان نے ان افعال قبیحہ کو اختیار کیا جو کائنات میں نظام حیات کے فطری قوانین کی راہ میں رکاوٹ بنتے ہیں اور جنھیں شرعی اصطلاح میں نواہی یا منہیات کہا جاتا ہے۔

انسان جب ان میں سے کسی جرم کا ارتکاب کرتا ہے یعنی دوسرے انسانوں کی حق تلفی کرتا ہے، یا جبر اور طاقت کے ذریعے بنیادی انسانی حقوق کو غصب کرتا ہے تو ظلمات میں ڈوب جانا اس کا مقدر بن جاتا ہے، پھر اگر وہ اپنی اصلاح نہ کرے تو مزید گہرائی میں ڈوبتا چلا جاتا ہے حتی کہ کفر وشرک کی انتہا کو چھو لیتا ہے۔ تب ان نعمتوں اور اوصاف پر ایک پردہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑ جاتا ہے جن اوصاف سے اُس کو اشرف المخلوقات ہونے کے باعث متصف کیا گیا تھا یعنی عقل ودانش، فہم وفراست، بصیرت وغیرہ..... اور قرآن کے بیان کے مطابق اس کی مثال ویسی ہی ہوجاتی ہے جیسے اس نے آگ روشن کی لیکن پھر اس کی بصارت چھین لی گئی، یا یہ کہ وہ اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مارتا ہے جیسے آندھی اور بارش میں اندھیری رات کے عالم میں کوئی جنگل میں چلا جارہا ہو اور اسے کچھ سجھائی نہ دیتا ہو پھر جب بجلی چمکے تو اس ایک لمحے کی خیرگی میں اسے گردوپیش کی جھلک نظر آئے اور وہ چند قدم چل لے لیکن پھر اسی طرح کھڑا کا کھڑا رہ جائے۔ وہ اپنی سرکشی اور تکبر کے باعث اللہ کی عطا کی ہوئی پرکھ اور خیروشر کی تمیز کرنے کی بصیرت سے محروم ہوجاتا ہے۔ تب وہ ناکامیوں اور نامرادیوں سے برباد ہوتا ہے اور قعرِ مذلت میں گرتا ہے، خواہ یہ عبرتناک انجام اسے قدرتی آفات کے ذریعے پہنچے یا وہ اپنی ہلاکت وبربادی کا سامان خود پیدا کرے، بہرصورت یہ اس کے اعمال کی سزا کا ہی کوئی انداز ہوتا ہے۔

احکام الٰہیہ کی نافرمانی اور کھلم کھلا بغاوت پر مبنی یہ اعمال شیطانی اعمال کہلاتے ہیں۔ یہ اعمال شیطان کے اُس چیلنج کے مظہر ہیں جو اُس نے تخلیق آدم علیہ السلام کے وقت کیا تھا۔ یوں یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ یہ اعمال شیطان کی پوجا کے مترادف ہیں جس سے قرآن میں بار بار متنبہ کیا گیا ہے۔

شیطان کو جب قیامت تک کے لیے مہلت مل گئی تو اس نے انسان کو گمراہ کرنے کا دعویٰ کیا۔ اس کے اس دعوے کی بنیاد یہی تھی کہ وہ لوگوں کے سامنے اپنی ترغیبات اور افعال قبیحہ کو خوشنما بنا کر پیش کرے اور جب وہ لوگ ظلمت کی عمیق گہرائیوں میں گر جائیں تو انہیں ذلت ومسکنت میں بھٹکنے کے لیے چھوڑ دے۔ یہی وہ انجام ہے جس سے خبردار کرنے کے لیے باری تعالیٰ نے لاکھوں پیغمبروں کو مبعوث فرمایا اور انھوں نے اپنی اپنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقوام کو اللہ کے احکام کی اطاعت کی دعوت دی، فرمانبرداری پر انعامات کی بشارت دی اور حکم عدولی پر بدانجامی سے ڈرایا۔ پھر انسان نے یا تو اُس دعوت کو تسلیم کرلیا اور علم وحکمت، خیر وفضل یعنی نور اسے ودیعت ہوا، یا پھر وہ نافرمان اور انکار کرنے والا بن گیا۔ قرآن میں اسی دردناک عذاب کی مختلف صورتوں کو انبیاء کے واقعات کے حوالے سے متعدد مقامات پر اس لیے بیان کیا گیا ہے کہ قیامت تک آنے والی نسل انسانی ان واقعات سے نصیحت حاصل کرے اور فلاح وکامرانی کے درجات میں ارتقاء حاصل کرتی رہے۔

آغاز جرائم اور قتل انسانی

شیطان نے اپنے دعویٰ میں پہلی کامیابی اس وقت حاصل کی جب اس نے آدم علیہ السلام اور حوا کو ورغلا کر اللہ تعالیٰ کی حکم عدولی پر آمادہ کیا۔ اس کے نتیجے میں انہیں آسائشوں سے مزین اور مسائل سے مبرا جنت سے محروم ہو کر دنیا کے آزمائش کدے میں اترنا پڑا۔ یہ انسانی تاریخ میں ارتکاب جرم پر پہلی سزا تھی۔

اولادِ آدم علیہ السلام میں تاریخ کے پہلے قتل انسانی کا سانحہ رونما ہوا۔ اس قتل کا محرک جذبۂ حسد تھا۔ قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو اسی حسد کے نتیجے میں قتل کیا۔ اس طرح تاریخ انسانی میں خیر وشر، حق ناحق اور ظلم وانصاف کی جہتیں وجود میں آگئیں اور نیکی بدی، گناہ و ثواب اور مفید ومضر کا امتیاز قائم ہوگیا چنانچہ قدرتی طور پر جنت کے ساتھ دوزخ کا شعور بھی انسان کو حاصل ہونے لگا۔

شریعت اور حلال وحرام کا انکار

حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت شیث کو اپنا قائم مقام بنایا اور اس طرح جانشینی کی ابتدا ہوئی۔ اُس دور میں احکام الٰہیہ صرف عبادات اور درود و وظائف پر مشتمل تھے اور ابھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شریعت یعنی حلال وحرام کا انسان کے لیے تعین نہیں کیا گیا تھا۔ لوگ اپنے پیغمبروں کے بتائے ہوئے طریق عبادت واخلاق ومعاشرت کے مطابق عمل کرتے رہے، گناہ ومعصیت کا ابھی انسانیت میں شعور نہ تھا۔

حضرت آدم علیہ السلام کے دور میں چونکہ بنی نوع انسانیت ایک مختصر سے خاندان تک محدود تھی لہٰذا اجتماعی معاشرتی قوانین کا کوئی دستور العمل مرتب نہیں تھا چنانچہ شریعت کا دائرہ محض طریق عبادت، درود ووظائف اور اخلاقی پند ونصائح پر محیط تھا۔

وقت کے ساتھ ساتھ انسانی آبادی وسعت اختیار کرتی چلی گئی۔ لوگوں کی نقل مکانی کے نتیجے میں بستیاں آباد ہونے لگیں اور اجتماعی معاشرے انسانی تمدن کا حصہ بننے لگے، چنانچہ معاشرتی برائیوں نے جنم لینا شروع کیا اور مفاد پرست عناصر نے احکام ومنشائے الٰہیہ سے سرتابی کرتے ہوئے ظلم واستبداد، معصیت وناانصافی، استحصالِ حقوق، فتنہ وفساد اور بدعنوانی وجرائم کا ارتکاب شروع کر دیا، چنانچہ باری تعالیٰ کی طرف سے انسانیت کے لیے شریعت یعنی حلال وحرام اور جائز وناجائز کی ہدایات کے نزول کا فیصلہ ہو گیا۔

مفسرین کے مطابق حضرت آدم علیہ السلام کے 1642 برس بعد حضرت نوح علیہ السلام کی بعثت ہوئی۔ آپ علیہ السلام پہلے صاحب شریعت رسول تھے۔ مفسرین نے یہ استنباط قرآن کی آیت ﴿شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا﴾ (الشوریٰ 42:13) سے کیا ہے۔

آباؤ اجداد کی تقلید

یہ شریعت الٰہیہ چونکہ معاشرے کے مفاد پرست عناصر کے راستے میں رکاوٹ تھی، لہٰذا انھوں نے اس کی کھلم کھلا مخالفت کی اور قوم کو بھی اسی مخالفت پر اکسانے کے لیے تدبیریں کیں۔ انھوں نے اس بہانے کا سہارا لیا کہ ہمارے باپ دادا جس طریقے پر عمل پیرا تھے، ہم تو اسی کو مانیں گے اور یہ کہہ کر گمراہی، شرک اور نافرمانی کا ارتکاب کرنے لگے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ایک معاشرے کی اجتماعی حکم عدولی پہلی مثال تھی چنانچہ جب حضرت نوح علیہ السلام کی ساڑھے نوسو سال تک کی تبلیغی کوششوں کے باوجود قوم سرکشی سے باز نہ آئی تو اللہ تعالیٰ کا قانونِ مکافاتِ عمل وقوع پذیر ہوا اور اس معاشرے کے لیے ایسے عذاب کا فیصلہ ہوگیا جو پورے کرۂ ارض کے باشندوں کے لیے قیامت تک کے لیے باعث عبرت بن گیا۔ اس عذاب کو تاریخ میں طوفان نوح علیہ السلام کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

اس عذاب سے حضرت نوح علیہ السلام اور آپ علیہ السلام کے پیروکاروں کو بچا لیا گیا کیونکہ یہی اللہ کا قاعدہ ہے کہ جب بھی کسی قوم پر اس کے جرم کی پاداش میں عذاب نازل کیا جاتا ہے تو فرمانبرداروں کو بچا لیا جاتا ہے۔

طوفان کے تھم جانے کے بعد حضرت نوح علیہ السلام کے امتی کرۂ ارض پر پھیل گئے۔ آپ علیہ السلام کے بیٹے سام کا پوتا عاد بن ارم تھا۔ اس کی نسل سے ایک قوم بنی جس نے دنیا میں بہت عروج حاصل کیا۔ یہ لوگ قوت وحکومت، مال ومتاع، اولاد واسباب، صحت وجسامت، غرض ہر نعمت خداوندی میں دیگر اقوام سے بالا تر تھے چنانچہ ترقی کی منازل پر چڑھتے چلے گئے اور خوشحالی وافزائش میں بڑھتے چلے گئے۔

اسی دوران ان کے اندر اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کے نتیجے میں ان برائیوں نے جنم لیا جو کسی قوم کی تباہی کا پیش خیمہ ہوتی ہیں۔ جب احکام الٰہیہ سے ان کا انحراف حد سے بڑھ گیا اور زمین پر فساد کا محرک بننے لگا تو حضرت ہود علیہ السلام کی بعثت ہوئی۔ انھوں نے خاطر خواہ طور پر کارِ رسالت انجام دیا لیکن قوم اپنی غلطیوں سے آگاہ ہونے کے باوجود ظلمت سے نکلنے اور صراطِ مستقیم اختیار کرنے پر آمادہ نہ ہوئی اور اس نے قوانین الٰہیہ کی کھلم کھلا مخالفت کرتے ہوئے اپنی مرضی کے دین وقوانین اور نظام معاشرت کو اپنا لیا۔ ان لوگوں نے تعزیرات اور سزا کے ضمن میں حدود اللہ کی پاسداری ختم کردی اور اللہ کے عطا کردہ دین وشریعت میں نئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نئی باتیں نکالنے لگے۔ تب عذاب ان کا بھی مقدر ٹھہرا۔

سب سے پہلے انہیں قحط سالی نے آلیا۔ تین سال تک بارش نہ ہوئی۔ چشمے خشک ہوگئے، مال مویشی مرنے لگے، پھر بھی وہ لوگ ایمان لانے اور اللہ کے قوانین نافذ کرنے پر رضامند نہ ہوئے تو ایک روز نہایت تند و تیز آندھی چلنا شروع ہوئی۔ یہ آندھی مسلسل آٹھ روز تک ان پر مسلط رہی اور اس نے ان لوگوں کو تباہی و بربادی کے آخری درجے تک پہنچا دیا۔ اس کے نتیجے میں دنیا میں ہلاکت و رسوائی ان کا مقدر ہوگئی اور وہ قیامت تک کے لیے عبرت کی علامت بن گئے۔

قوم ہود کے بعد قوم ثمود نے عروج حاصل کیا۔ ان کے زیر عملداری علاقے کی حدود بابل نینوا، عمان، حضر موت اور شام تک پھیل چکی تھیں۔ یہ اپنے زمانے کی نہایت ترقی یافتہ اور قوت و جبروت کی حامل قوم تھی۔ رہن سہن کا عالم یہ تھا کہ پہاڑوں کو تراش کر محلات تک تعمیر کر لیتے۔ مختصر یہ کہ اپنے زمانے کی سپر پاور تھی۔

ان میں برائی اور بداعمالی نے جگہ پکڑ لی اور وہ بھی شیطان کی ورغلاہٹ کے شکار ہو کر ظلمات میں ڈوب گئے۔ بت پرستی عام ہوگئی، بزرگوں کے مجسموں اور قبروں سے مرادیں مانگنے کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ یہی وقت تھا جب باری تعالیٰ نے ان کی رہنمائی کے لیے حضرت صالح علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔

انھوں نے قوم کو جب ظلمت سے نکلنے اور نورِ ہدایت اپنانے کی دعوت دی تو قوم نے انہیں دیوانہ قرار دیا اور انہیں جھٹلایا، چنانچہ یہ قوم کا جرم اجتماعی بن گیا۔

قوم نے آپ علیہ السلام سے بہانہ سازی بھی کی اور فرمائش کی کہ اللہ تعالیٰ فلاں پتھر سے ایسی ایسی علامتوں کی حامل اونٹنی پیدا کرے تو ہم ایمان لے آئیں گے لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اپنی نشانی کے طور پر یہ اونٹنی پیدا کی تو انھوں نے ایمان لانے کی بجائے اس کی پانی کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باری پر اعتراض کرنا شروع کر دیا اور بالآخر اس اونٹنی کو ہلاک کر ڈالا۔ ان کا یہ فعل سراسر بغاوت کے مصداق تھا چنانچہ ان پر حجت تمام ہوگئی اور قحط سے عذاب کا آغاز ہوا جس کا دورانیہ اس قدر بڑھ گیا کہ نوبت فاقوں تک جا پہنچی لیکن ان کی ظلمت بدستور برقرار رہی اور وہ نورانیت الٰہیہ کی طرف متوجہ نہ ہوئے لہٰذا ایک شدید زلزلے اور خوفناک آواز کے ذریعے آخر کار اس قوم کو نیست و نابود کر دیا گیا جبکہ سنت خداوندی کے مطابق حضرت صالح علیہ السلام اور آپ علیہ السلام پر ایمان لانے والے مسلمین اس عذاب سے محفوظ رکھے گئے۔

اس کے بعد اور بھی کئی اقوام جن میں ایک کا نام مفسرین نے ''جرہم'' ذکر کیا ہے، ایسے ہی جرائم کی بنا پر تباہی سے دوچار ہوئیں اور قوانین خداوندی اسی طرح جاری وساری رہا۔ پھر نمرود نامی ایک طاقت ور بادشاہ اقتدار کا مالک ہوا۔ اس کے دور میں بت پرستی، چاند پرستی، سورج پرستی اور ستارہ پرستی کا رواج ہوا۔ شرک کی انتہا یہ کہ خود نمرود نے الوہیت کا دعویٰ کر دیا اور لوگوں سے بزور قوت اسے تسلیم کرانے لگا۔ ایسے عالم میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نبوت سے سرفراز فرمایا اور وہ بت شکنی کی زندۂ جاوید تحریک کے موسس اوّل بن گئے۔

بت شکنی اور کارِ نبوت و رسالت کی انجام دہی کے نتیجے میں نمرود اور اس کی قوم کے ہاتھوں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ کے ایک بڑے آلاؤ کی آزمائش سے گزرنا پڑا جس میں سے وہ اللہ کے حکم سے کامیاب نکلے اور پھر نمرود کی تباہی کا ذریعہ بن گئے۔

انھوں نے اپنے دین وایمان اور ملت ابراہیمی کے تحفظ کی خاطر اپنے والدین، گھر بار، برادری، عزیز داری، علاقہ اور وطن سے تعلق کو قربان کرتے ہوئے ہجرت کی اور یوں ظلمت میں غرق معاشروں کی ہدایت کا وسیلہ بنے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امرد پرستی

حضرت لوط علیہ السلام ابراہیم علیہ السلام کے اعزہ میں سے تھے۔ وہ جس علاقے میں آباد ہوئے اس کا نام ''سدوم'' مذکور ہے۔ وہاں جو قوم آباد تھی وہ دیگر برائیوں کے علاوہ جس کریہہ ظلمت میں گری ہوئی تھی وہ امرد پرستی کی ظلمت ہے۔ لڑکوں سے بدفعلی کا ارتکاب بلاشبہ قدرت کے قوانین کی صریح خلاف ورزی ہے جو نسل انسانی کے تنزل اور ہلاکت خیز بیماریوں کا محرک ہے، چنانچہ حضرت لوط علیہ السلام نے انہیں اس فعل قبیحہ کو چھوڑنے اور احکام الٰہیہ کی فرمانبرداری کرنے کی تاکید کی۔ انھوں نے آپ علیہ السلام کو جھٹلایا اور پھر ان کے لیے عذاب کا فیصلہ ہوا۔ یہ عذاب پہلے تو پتھروں کی بارش کی شکل میں نازل ہوا اور پھر ان کی بستی کو الٹ دیا گیا۔ یوں اس قوم کو صفحہ ہستی سے ہی مٹا دیا گیا۔ حضرت لوط علیہ السلام اور ان کے فرمانبردار اہل وعیال کو اس عذاب سے حفاظت فراہم ہوگئی جبکہ آپ علیہ السلام کی بیوی جو نافرمان تھی، عذاب کی شکار ہوگئی۔

شورش نفس وہوس

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دو بیٹوں حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق علیہما السلام کی اولاد سرزمین عرب کے مختلف گوشوں میں آباد ہوئی۔ آل اسماعیل علیہ السلام حجاز میں اور آل اسحاق علیہ السلام کنعان میں متوطن ہوگئی۔ اسحاق علیہ السلام کے بیٹے یعقوب علیہ السلام تھے جن کا دوسرا نام اسرائیل تھا۔ انہی کی اولاد بنی اسرائیل کے لقب سے یاد کی جاتی ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام بھی حضرت یعقوب علیہ السلام کے ہی بیٹے تھے۔ جنھیں بچپن میں ان کے سوتیلے بھائیوں نے حسد کے باعث کنویں میں ڈال دیا تھا اور ان کی ہلاکت کا مصنوعی افسانہ باپ یعنی حضرت یعقوب علیہ السلام کو سنا دیا تھا۔ دوسری طرف یوسف علیہ السلام ایک قافلے کے ذریعے مصر پہنچے اور اللہ تعالیٰ نے وہاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے حاکم کے گھر میں ان کی پرورش کا ذریعہ پیدا فرما دیا۔

اس دور کے تمدن کا صحیح نقشہ یہ ہے کہ امراء کی عورتیں شہوت پرست تھیں اور بدچلنی عام معاشرتی رویہ تھا۔ اونچے طبقے کی عورتوں میں شہوت پرستی کا غلو اس قدر تھا کہ غلاموں سے بھی پرہیز نہ تھا۔ آج بھی جدید تہذیب کے پرستار اونچے طبقے کی روش اس سے مختلف نہیں ہے۔ دولت کی فراوانی کے ساتھ ضبط نفس کا وہ کنٹرول کہیں دکھائی نہیں دیتا جو شورش نفس کے آگے بند باندھ سکے۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے اُس بدخصلت معاشرے کے اندر رہتے ہوئے ایمان وضبط کی ایسی درخشندہ مثال قائم کی کہ قیامت تک کے لیے اہل ایمان کا ضابطۂ عمل بن گئی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس طرح کے حالات سے گزارا کہ اللہ کے نیک بندوں کا سفلی خواہشات سے آلودہ معاشرے میں اپنی عزت وعفت کا طریق تحفظ ہمیشہ کے لیے متعین ہوگیا۔

جب انسان نفس امارہ کے ہاتھوں مغلوب ہوکر حدود اللہ کی خلاف ورزی کرتا ہے تو شرم وحیا کی اقدار مجروح کرکے بے غیرتی اور بے ہودگی کو اپنا شعار بنا لیتا ہے۔ تب معاشرے میں برائیوں کا ارتکاب سرعام ہونے لگتا ہے۔ زنا انہی برائیوں میں سے ایک ہے۔ اس کا بدترین پہلو یہ ہے کہ نسلِ انسانی کے جائز ہونے کی ضمانت باقی نہیں رہتی، چنانچہ دیگر فتنہ وفساد کے علاوہ فطری وراثتی حقوق بھی متاثر ہوتے ہیں۔

اس کے ساتھ ساتھ مہلک بیماریوں کا وجود بھی زنا کے ذریعے ہی فروغ پاتا ہے اور اس کے نتیجے میں متاثرہ لوگ نہایت کرب واذیت کی زندگی گزارنے پر مجبور ہوجاتے ہیں۔ ان میں سے بعض عارضے تو لاعلاج تصور کیے جاتے ہیں۔ اسلام میں زنا اور لواطت کی سزا جو اس قدر سنگین ہے تو اس میں ایک حکمت یہ بھی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تکبر، فرعونیت اور انسانی غلامی

حضرت یوسف علیہ السلام کے دور میں ہی ان کا خاندان کنعان سے مصر میں جا کر آباد ہو گیا تھا۔ اس خاندان سے جو نسل چلی یعنی بنی اسرائیل، وہ چار صدیوں میں لاکھوں تک پہنچ گئی۔

تکبر اور خود پسندی ان کا وطیرہ تھا جس نے ان میں بداعمالیوں کو جنم دیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ایک ایسا بادشاہ حاکم بنایا جو ان سے سخت عداوت رکھتا تھا چنانچہ اس نے بنی اسرائیل پر بہت سختیاں کیں۔ اس بادشاہ کا لقب بھی مصر کے پہلے بادشاہوں کی طرح فرعون تھا۔ یہ بادشاہ بنی اسرائیل کی عورتوں سے بیگار لیتا، مردوں پر ظلم وستم کرتا، سخت مشقت کے کام ان سے جبراً کرواتا اور اذیتناک سزائیں دیتا۔

اسی دوران اسے نجومیوں نے بتایا کہ بنی اسرائیل میں ایک ایسا بچہ تولد ہونے والا ہے جو تیری سلطنت کو پارہ پارہ کرنے کا موجب بنے گا۔ فرعون نے اس پیشین گوئی پر ایک حکم نامہ جاری کیا کہ بنی اسرائیل میں پیدا ہونے والے ہر لڑکے کو قتل کر دیا جائے۔ اس حکم نامے کے نتیجے میں ہزاروں ماؤں کے لعل لقمۂ اجل ہوئے۔ قوم میں صف ماتم بچھ گئی مگر کسی کو مجال نہ تھی کہ اس ظلم کو روک سکے۔ سورۂ بقرہ کی آیت 49 میں باری تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو یوں مخاطب کیا ہے۔

﴿وَ اِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَ يَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ﴾ (البقرۃ 49:2)

''اور جب ہم نے تمھیں فرعونیوں (کی غلامی) سے نجات دی۔ وہ تمھیں سخت عذاب میں مبتلا رکھتے تھے۔ تمھارے لڑکوں کو ذبح کر دیتے تھے اور تمھاری عورتوں کو زندہ رہنے دیتے تھے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفسرین نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ جب مصر کے قبطیوں نے آہستہ آہستہ تمام مناصب پر قبضہ کرلیا تو انہیں بنی اسرائیل کی طرف سے بغاوت کا اندیشہ لاحق ہوگیا کیونکہ بنی اسرائیل کے لیے ملک میں محنت ومزدوری اور حقیر پیشوں کے سوا کوئی کام باقی نہ بچا تھا۔ اسی اندیشے کے پیشِ نظر انھوں نے بنی اسرائیل پر مظالم توڑے تاکہ ان کی رہی سہی قوت بھی جاتی رہے اور سر اٹھانے کی مجال کسی میں نہ رہے۔ پھر جب کاہنوں نے انہیں ڈرایا کہ بنی اسرائیل میں ایک ایسا انسان پیدا ہونے والا ہے جو اس ظلم کو روک دے گا تو ان کے بادشاہ فرعون نے فیصلہ کیا کہ اس انسان کو پیدا ہوتے ہی ہلاک کردیا جائے۔ اسی سوچ کے ردِعمل میں اُس نے لڑکوں کے قتل کا حکم دے دیا۔

اسی عالم دار وگیر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی والدہ کو وحی کی کہ انہیں لکڑی کے صندوق میں لٹا کر دریا کی لہروں کے حوالے کردیا جائے۔ انھوں نے ایسا ہی کیا اور آپ علیہ السلام بظاہر ایک اتفاق کے نتیجے میں فرعون کے محل تک پہنچا دیے گئے۔

فرعون کی بیوی حضرت آسیہ ایک متقی اور نیک دل پرہیز گار خاتون تھیں۔ انھوں نے اس بچے کو متبنّٰی بنانے پر اصرار کیا اور فرعون کو ان کی بات ماننا پڑی، چنانچہ موسیٰ علیہ السلام کی پرورش منشائے الٰہی کے مطابق شاہانہ تزک واحتشام کے ساتھ ہونے لگی اور اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کی ذات کو ان ظلمات میں گرنے سے محفوظ رکھا جن میں باقی بنی اسرائیل گری ہوئی تھی۔

آپ علیہ السلام سن بلوغت کو پہنچے تو اللہ کی طرف سے آپ علیہ السلام کو کچھ خصوصی صلاحیتیں عطا ہوئیں۔ ان میں سے ایک صلاحیت غیر معمولی جسمانی قوت بھی تھی۔

آپ علیہ السلام نے اپنی قوم کو ذلیل حالت میں پایا۔ وہ زندگی کے ہر پہلو سے ذلت ومسکنت اور نکبت ورسوائی کی شکار اور مظلومیت کا منہ بولتا ثبوت تھی اور اللہ تعالیٰ کے احکام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے روگردانی کی پاداش میں قوانین خداوندی کے مطابق قعر مذلت میں گری ہوئی تھی۔

موسیٰ علیہ السلام کو منصب پیغمبری کی تربیت کے لیے اس دور کے نبی حضرت شعیب علیہ السلام کے پاس بھجوانا مشیت الٰہیہ کا حصہ تھا، چنانچہ ایک نادانستہ قتل پر خوف تادیب اس ہجرت کا محرک ہوا اور پھر تقریباً دس برس تک آپ علیہ السلام مدین میں حضرت شعیب علیہ السلام کی صحبت روحانی سے فیض یاب ہوئے۔

پیغمبری عطا ہوئی تو حکم الٰہی کے مطابق فرعون کے دربار میں پہنچے، اسے توحید اور حاکمیت الٰہیہ کو تسلیم کرنے کی دعوت دی اور قوم کے لیے آزادی اور اپنے ساتھ لے جانے کا مطالبہ کیا۔ فرعون نے احسان جتائے اور جرم یاد کرایا۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کے حکم کے مطابق جواب دیا کہ احسان کا بدل قوم کو غلام بنانا نہیں ہے اور خطا اللہ تعالیٰ نے معاف کر دی ہے۔ فرعون نے آپ علیہ السلام کے دعویٰ رسالت سے انکار کیا تو آپ علیہ السلام نے حتمی دلیل کے طور پر معجزات دکھائے۔

فرعون، غرور اور تکبر کی ظلمت میں غرق تھا۔ اس نے ان معجزات کو جادو قرار دیتے ہوئے اپنے جادوگروں کو مقابلے میں لا کھڑا کیا۔ اُس دور میں جادو کا خوب چرچا تھا۔ کمالات ساحری قابلِ تحسین سمجھے جاتے تھے۔ موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ تمام ماہر اور کہنہ مشق جادوگروں کے مشترکہ جادو پر غالب آ گیا تو وہ سب کے سب آپ علیہ السلام پر ایمان لے آئے۔ اس کے باوجود فرعون نے آپ علیہ السلام کی صداقت رسالت کو تسلیم نہ کیا۔ وہ ظلمت کی انتہا تک پہنچا ہوا تھا چنانچہ اللہ کا حکم سننے سے ہی منکر تھا۔

دورِ حاضر میں ماڈرن اسلام کے دعوے دار منافقین جو اللہ کا حکم سننے سمجھنے سے ہی گریزاں ہیں، ان کی کیفیت بھی یہی ہے کہ درحقیقت ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگا کر ان کی بصیرت و بصارت چھین لی گئی ہے اور وہ ایسے گونگے بہرے اور اندھے بن چکے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو کبھی ہدایت نہیں پا سکتے۔ ان لوگوں کی اکثریت ایسے فرعونی ذہنیت کے مقتدر افراد پر مشتمل ہے جو ہر دور میں ہوتے آئے ہیں اور غرور و پندار کے نشے میں احکامِ الٰہی سے سرتابی و سرکشی کا ارتکاب کرتے رہتے ہیں۔

جب بار بار سمجھانے کے بعد بھی فرعون آمادۂ اطاعت نہ ہوا اور اس کا اور اس کے حواریوں کا رویہ عذاب و انذار کے ذکر پر تمسخرانہ ہونے لگا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تادیبی کارروائی کا آغاز ہوا اور ٹڈیوں، جوؤں، مینڈکوں وغیرہ کے عذاب کی صورت معرضِ وجود میں آئی۔

جب کبھی عذاب آتا تو فرعون اور اس کے حواری حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سامنے گڑگڑانے لگتے اور عذاب ٹل جانے کی صورت میں ایمان لے آنے کا وعدہ کرتے لیکن جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے عذاب موقوف ہو جاتا تو بہانہ سازی کر کے اپنے وعدے سے منحرف ہو جاتے، چنانچہ کسی اور شکل میں عذاب نازل ہونے لگتا۔

بارہ برس تک یہی کیفیت رہی اور جب یہ امر مسلم ہو گیا کہ ان کا رویہ ایمان لانے والا نہیں تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ کی طرف سے قوم کو ہمراہ لے کر ہجرت کرنے کا حکم ملا۔ فرعون نے ان کا تعاقب کیا اور بحیرۂ قلزم کے کنارے پر ان تک پہنچ گیا۔

اللہ تعالیٰ نے پانی کو راستہ دینے کا حکم دیا۔ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی امت اس راستے پر چل پڑی۔ فرعون نے بھی ان کے تعاقب میں اسی راستے کو اختیار کیا۔ پھر جب بنی اسرائیل دوسرے کنارے پر اتر گئے تو اللہ کے حکم سے پانی اپنی سابقہ حالت میں آ گیا، چنانچہ فرعون اور اس کا لاؤ لشکر جو اس وقت تک پانی کے درمیان پہنچ چکا تھا، غرق ہو گیا۔ سمندر نے فرعون کی لاش کو کنارے پر پھینک دیا تاکہ قیامت تک آنے والی نسلِ انسانیت اس کے حشر سے عبرت حاصل کرتی رہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنی اسرائیل کی ناشکری اور جہاد سے انکار

فرعون سے نجات حاصل کر کے بنی اسرائیل کی قوم سینا اور ایلم کے درمیان واقع میدان سین میں پہنچی۔ یہ لق ودق صحرائی علاقہ تھا۔ بنی اسرائیل کو جب یہاں زندگی کی سہولتیں دکھائی نہ دیں تو بگڑنے لگے اور موسیٰ علیہ السلام سے کہنے لگے کہ تو نے ہمیں بے خانماں کر دیا۔ پھر ان کی درخواست پر اللہ کی طرف سے انعامات ملے۔ ان میں پانی کے بارہ چشمے اور من وسلویٰ جیسی انوکھی نعمتیں بھی شامل تھیں۔

موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے شام وکنعان کی طرف جاسوس روانہ کئے۔ جب یہ لوگ واپس آئے تو جہاں ان اقوام کے ظلمات میں ڈوبے ہونے کی خبریں لائے وہاں ان کی قوت وسطوت، تعداد اور جبروت سے متاثر بھی ہو کر آئے، چنانچہ جب موسیٰ علیہ السلام نے جہاد کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا حکم بنی اسرائیل کو سنایا تو یوشع بن نون اور قالب، دو افراد کو چھوڑ کر باقی تقریباً سب لوگ حوصلہ ہار بیٹھے اور جہاد سے گریزاں ہوئے، بولے جاؤ تم اور تمھارا خدا ان سے جنگ کرو ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔ (سورۂ مائدہ 24)

اس پر اللہ تعالیٰ کا قہر وغضب والا فیصلہ نازل ہوا کہ بنی اسرائیل چالیس برس تک اسی میدان میں منزل گم کردہ اور سرگرداں رہے گی۔ ان پر ارض شام حرام کر دی گئی اور یہ کہ قالب اور یوشع وہاں داخل ہوں گے۔

علم کے باوجود شیطان کی پیروی

بنی اسرائیل کی نئی نسل جب پروان چڑھی تو حکم ہوا کہ انہیں ساتھ لے کر عمالقہ کے ساتھ جنگ کرو۔ اب سزائے الٰہیہ کا انداز ہ بدل گیا تھا۔ یہ انسانی حیات دنیاوی کا تیسرا دور شروع ہو رہا تھا۔ اب ظلمات میں ڈوبی ہوئی اقوام پر عذاب الٰہی قدرتی آفات تک محدود نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہا تھا بلکہ خود انسان کے ہاتھ سے ہی انہیں سزا دینے کا قانونِ قدرت بھی نافذ ہو رہا تھا، چنانچہ سیہون بادشاہ اور اس کی پوری قوم تہ تیغ ہوئی اور اس کا ملک زیرنگیں ہوا جس کی حدود دریائے عرفون، میبوق بنی عمون تک پھیلی تھیں۔ دارالحکومت میبوق مقرر ہوا۔ اسی طرح عوج بادشاہ کی قوم جو قوی ہیکل اور جسمانی قوت میں ممتاز تھی، عبرت ناک شکست سے دوچار ہو کر فنا ہوئی اور بنی اسرائیل نے ملک دو آب کے شہر ریحو میں فصیل کے سامنے ڈیرے ڈال دیئے۔

بادشاہ جس کا نام بلق تھا، بہت گھبرایا، اسے اپنا حشر دکھائی دے رہا تھا لیکن اس کے باوجود حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے کے لیے آمادہ نہ ہوا۔ اس زمانے میں ایک خدا رسیدہ بزرگ بلعم بن باعور کی شہرت تھی۔ بلق نے اس بزرگ سے لشکر بنی اسرائیل کے خلاف بددعا کرانا چاہی لیکن کامیاب نہ ہوا۔ تب اس نے بلعم کو تحفے تحائف بھیجے اور منت سماجت کی۔ آخر کار اس بزرگ نے بلق کی امداد کے لیے حامی بھر لی لیکن فرشتے نے اسے ہدایت کی کہ اللہ کے رسول موسیٰ علیہ السلام کے خلاف بددعا نہ کرنا۔ اب بلعم نے دوسرا راستہ اختیار کیا اور بددعا کی بجائے بادشاہ بلق کو یہ شیطانی تدبیر بتائی کہ بنی اسرائیل کے لشکر میں جوان اور خوبصورت لڑکیوں کو سودا سلف فروخت کرنے کے لیے بھیجو، بنی اسرائیل زنا کریں گے اور خدا کا قہر خود بخود ان پر نازل ہو جائے گا۔

ایسا ہی ہوا اور بنی اسرائیل میں کچھ لوگ ظلمت کے شکار ہو گئے۔ قہر الٰہی کے نتیجے میں ایک ہی روز میں چوبیس ہزار افراد لقمۂ اجل ہو گئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حقیقت کا علم ہوا تو باقی زانیوں کو قتل کیا گیا اور پھر جب لشکر کی تطہیر ہو گئی تو جہاد کا فریضہ ادا کیا گیا۔

بلعم بن باعور راندہ درگاہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اس کا ذکر اس طرح کیا ہے کہ کیا تم نے اس شخص کو نہیں دیکھا جسے ہم نے اپنی آیات کا علم دیا تھا اور چاہتے تو انہی آیات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے باعث اسے بلند کر دیتے۔ اس کی مثال کتے کی سی ہے کہ اس پر بوجھ لادو تو بھی ہانپتا ہے اور نہ لادو تب بھی۔ ظالم قوم کی یہ بہت بری مثال ہے۔

جہاد کے دوران بلق کی فوج کا ایک ایک شخص مارا گیا اور بلعم بھی قتل ہوا۔ اہل خاندان تلوار کی نذر ہوئے اور مفتوحہ اموال مالِ غنیمت کے طور پر بنی اسرائیل میں تقسیم ہوئے۔

حضرت یوشع بن نون نے جہاد کا فریضہ جاری رکھا اور نافرمان اقوام کا قتال کیا، ان کے ممالک کو فتح کیا اور یوں اللہ کا قانونِ جزا وسزا نافذ رکھا۔

سامریت اور بچھڑے کی پوجا

ظلمت کی ایک نوعیت وہ بھی تھی جس میں بنی اسرائیل اس وقت مبتلا ہوئے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ کے حکم کے مطابق چالیس راتوں کے لیے کوہ طور پر تشریف لے گئے تھے۔ آپ علیہ السلام کی غیر موجودگی میں سامری نے بنی اسرائیل کی گمراہی کا طریقہ نکالا اور ان لوگوں کے زیورات کو ڈھال کر سونے کا ایک بچھڑا بنایا۔ پھر فرشتے کے پاؤں کے نشان پر سے ایک مٹھی اٹھا کر اس بچھڑے میں ڈال دی جس کے نتیجے میں اس کے اندر سے بیل کی سی آواز آنے لگی۔ اس پر سامری نے بنی اسرائیل سے مخاطب ہو کر کہا کہ یہی تمھارا اور موسیٰ کا معبود ہے۔ موسیٰ علیہ السلام تمھیں بتانا بھول گئے تھے۔

نعمتوں کی ناقدری

من وسلویٰ کی صورت میں اترنے والے آسمانی دسترخوان کی بنی اسرائیل نے ناقدری کی اور گیہوں، ککڑی، پیاز اور ایسی مقابلتاً فروتر اشیاء کی فرمائش کی تو ان پر سزا کے طور پر مصر میں اترنا مقدر کیا گیا جہاں ذلت ومحتاجی ان پر ڈالی گئی۔ مذکور ہے کہ ان کی ظلمت اس قدر شدید ہوگئی تھی کہ اللہ کے احکام نہیں مانتے تھے۔ نبیوں کو ناحق قتل کر دیتے تھے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نافرمانی میں حد سے تجاوز کر جاتے تھے۔

عذاب سبت

ایلا ایک بستی تھی جس کے باشندے لالچ اور نافرمانی کی ظلمت میں غرق ہوئے۔ ہفتہ کا روز تعظیم کے لیے مقرر تھا اور اس روز مچھلیاں نہ پکڑنے کا حکم تھا۔ انھوں نے چالبازی یہ کی کہ ہفتے کے روز مچھلیاں تو نہ پکڑتے لیکن دریا کے کنارے پر ایسے گڑھے کھود لیتے جہاں مچھلیاں پھنس جائیں اور واپس کھلے پانی میں نہ جاسکیں۔ ان مچھلیوں کو وہ اگلے روز پکڑ لیتے اور اس طرح حکم عدولی کا ارتکاب کرتے۔ اس جرم کی سزا یہ دی گئی کہ انہیں بندر اور سور بنا دیا گیا اور وہ عبرت کا نشان بن گئے۔

بت پرستی

بنی اسرائیل کی اپنا بادشاہ مقرر کیے جانے کی خواہش پر طالوت کو ان کا بادشاہ مقرر کیا گیا تھا۔ اس زمانے میں جالوت نامی ایک طاقتور بادشاہ بھی حکمران تھا۔ اس کے خلاف جہاد کا حکم ہوا اور میدان جنگ میں دونوں لشکر آمنے سامنے ہوئے۔

جالوت قوی ہیکل اور مغرور انسان تھا۔ سب سے پہلے خود باہر نکلا اور انفرادی مقابلے کا چیلنج دیا۔ حضرت داؤد علیہ السلام بنی اسرائیل کے لشکر میں شامل تھے، بت پرست بادشاہ کا چیلنج سنا تو باہر نکل آئے اور دونوں میں مقابلہ شروع ہوگیا۔ آپ علیہ السلام نے اس کے وار سے بچ کر اپنا گوپیا گھمایا۔ اس میں سے پتھر سنسناتا ہوا نکلا اور جالوت کے سر سے ٹکرایا۔ نتیجے میں وہ وہیں ڈھیر ہوگیا اور اس کے ساتھ ہی اس کی فوج کا حوصلہ ٹوٹ گیا چنانچہ بنی اسرائیل نے ایک ہی ہلے میں اس لشکر کو منتشر کر دیا اور بت پرست قوم کی سزا انجام کو پہنچی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی سے بغاوت

حضرت داؤد علیہ السلام جب نبوت و بادشاہت سے سرفراز ہوئے تو آپ علیہ السلام کے بیٹے ابی سلوم نے آپ علیہ السلام کے خلاف بغاوت کی۔ یہ بھی ظلمت کی ہی ایک شکل تھی۔ نبی کا مخالف دشمنِ خدا ہوتا ہے۔

جنگ میں ابی سلوم قتل ہوا۔ اسی طرح حضرت داؤد علیہ السلام نے ایک اور کافر بادشاہ کے خلاف کامیاب لشکر کشی کی۔ یہ دمشق کا حکمران تھا اور تعلیمات خداوندی اور بنی اسرائیل کا مخالف تھا۔ اسے بھی اللہ کے قانون کے مطابق نافرمانی کی سزا ملی۔

آپ علیہ السلام کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام کو آپ علیہ السلام کی جانشینی عطا ہوئی۔ انہیں خانہ جنگی اور بغاوت جیسے حالات کا سامنا ہوا۔ اللہ تعالیٰ کی مدد سے انہیں کامیابی عطا ہوئی، چنانچہ انھوں نے جہاد کا فرض ادا کیا۔ ان کے خلاف بغاوت کرنے والا ان کا سوتیلا بھائی تھا۔ اس کا نام اوریا تھا اور اسے جرنیل یواب کی پشت پناہی حاصل تھی۔ مقابلے میں دونوں ہلاک ہوئے۔ ظلمت کا یہ انجام اللہ کے قانون میں مقرر ہے۔

پیروں اور قبروں کی پرستش

آپ علیہ السلام کے بعد آپ علیہ السلام کی اولاد میں ایک بادشاہ نااہل نکلا، چنانچہ معاشرے میں پیر پرستی اور قبر پرستی کا چلن ہونے لگا۔ اس کا نام اخی ابنام تھا اور وہ ایک عیاش شخص تھا۔ اس نے جس چالاک اور خوبصورت عورت سے شادی کی اس کا نام ازابیل تھا اور وہ سیدانیوں کے بت پرست بادشاہ کی بیٹی تھی۔

اب معاشرے میں بت پرستی بھی شروع ہوگئی اور بعل کا بت مندر بنایا گیا۔ اس جرم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سزا کا فیصلہ ہوا۔ قوم کو قحط کا سامنا ہوا۔ اس دور میں حضرت الیاس علیہ السلام مبعوث ہوئے اور ظلمت سے نور کی طرف قوم کو لے جانے کا مشن شروع ہوا۔

آپ علیہ السلام نے قحط اور زبوں حالی کی ذمہ داری اخی ابنام پر ڈالی اور اس کا سبب اللہ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نافرمانی قرار دیا۔ اس پر مندر کے پجاری اور پروہت وغیرہ اخی ابنام کی شہ پر آپ علیہ السلام کی مخالفت پر کمر بستہ ہوئے چنانچہ قربانی کے ذریعے حق و باطل کی تمیز کا فیصلہ کیا گیا۔ حضرت الیاس علیہ السلام کی قربانی مقبول ہوئی جبکہ ان پجاریوں کی نامراد ٹھہری۔ پجاری ہار گئے اور انہیں مروجہ دستور کے مطابق قتل کر دیا گیا۔

حضرت الیاس علیہ السلام نے قوم کو بتایا کہ اگر اخی ابنام نے صراط مستقیم اختیار نہ کیا تو قحط کی طوالت تین برس تک بھی ہو سکتی ہے۔ اس پر اخی ابنام آپ علیہ السلام کا دشمن ہو گیا اور آپ علیہ السلام کی گرفتاری کے احکام جاری کر دیے، چنانچہ آپ علیہ السلام آبادی سے دور جنگلات میں تشریف لے گئے۔

اخی ابنام نے سرکشی نہ چھوڑی اور قحط کی شدت بڑھتی گئی لیکن اس کے باوجود جب وہ قوم ظلمت سے باہر آنے پر آمادہ نہ ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت الیاس علیہ السلام کو آسمان پر اٹھا لیا۔

قحط تین سال تک جاری رہا اور پھر حتمی عذاب کی صورت یہ فرمائی گئی کہ ایک ظالم بت پرست بادشاہ کی لشکر کشی کے نتیجے میں اخی ابنام اور ازابیل اپنے لاؤ لشکر سمیت قتل ہوئے اور قوم پامال ہوئی۔

اس کے بعد تین مزید بادشاہوں باہو، اخریاہ اور میورام کا ذکر ملتا ہے۔ ان کے دور میں بھی برائیاں موجود تھی۔ حضرت الیسع علیہ السلام ایک مدت تک بنی اسرائیل میں موجود رہے مگر بحیثیت قوم انھوں نے آپ علیہ السلام کی نصیحت پر کان نہ دھرا، چنانچہ ان پر مزید ظالم بادشاہوں کو مسلط کیا گیا۔ انہی میں سے آخری بادشاہ کا نام بخت نصر ہے۔

کلانیوں کے اس بادشاہ نے اشوریا اور نینوا کو تباہ کر کے بابل کو دارالسلطنت قرار دیا اور بیت المقدس کے لوگوں کو باجگزار بنانے کا حکم دیا۔ بنی اسرائیل نے خوفزدہ ہو کر وعدے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیے لیکن بعد میں ان پر قائم نہ رہے، چنانچہ بخت نصر غضب ناک ہو کر ان پر چڑھ دوڑا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بنی اسرائیل کی سرکشی کی پاداش میں ایک ظالم قوم کے ذریعے انہیں سزا دینے کا انداز تھا۔

یہ 604 قبل مسیح کا ذکر ہے جب بنی اسرائیل کے بادشاہ یویاحین نے شکست کھا کر شہر کا پھاٹک کھول دیا۔ بخت نصر نے خوب مال لوٹا اور یویاحین اور دس ہزار افراد کو قیدی غلام بنا کر لے گیا۔

چار سال بعد بنی اسرائیل نے دوبارہ مخالفت کا اعلان کیا، چنانچہ بخت نصر پھر لشکر جرار کے ساتھ حملہ آور ہوا۔ ادھر بنی اسرائیل کو مصر سے کمک پہنچ گئی اور وہ آمادۂ پیکار ہوئے لیکن بخت نصر کا حملہ زیادہ شدید تھا۔ مصری فوج شکست سے دوچار ہوئی اور بخت نصر نے بیت المقدس کا محاصرہ کر لیا۔

اب بنی اسرائیل کی سزا کا وہ مرحلہ شروع ہوا جس کا ذکر کرتے ہوئے مورخین کا قلم کانپ اٹھتا ہے۔ یہ محاصرہ اٹھارہ مہینے تک جاری رہا۔ اس دوران اندرون شہر غذا کی اتنی شدید قلت پیدا ہوگئی کہ لوگوں نے بھوک کی شدت میں اپنے بچوں کو بھون کھایا۔ پھر جب بے بسی انتہا کو پہنچ گئی تو مزاحمت ختم ہوگئی، چنانچہ بخت نصر کی فوج شہر کے اندر گھس گئی اور اس کے ذریعے اللہ نے اس سزا کا وعدہ سچ کر دکھایا جو ظلمات میں ڈوبی ہوئی ایسی اقوام کے ساتھ ہوتا ہے جو حق اور سچائی کو سمجھتے ہوئے بھی سرکشی اور نافرمانی سے باز نہیں آتیں۔

بخت نصر نے تمام افراد کو قتل کیا یا مع زن وفرزند لونڈی اور غلام بنا لیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی بنائی ہوئی مسجد اقصیٰ مسمار کر دی، فصیل کو ڈھا کر زمین کے برابر کر دیا اور شہر کو آگ لگا دی، مختصر یہ کہ ہلاکت و بربادی کی انتہا کر دی۔

یہ وہی تباہی تھی جسے دیکھ کر حضرت عزیر علیہ السلام نے اس بناء پر حیرت ظاہر کی تھی کہ اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ اس بری طرح اجڑ جانے والے شہر کو کس طرح پھر سے آباد کرے گا۔ تب انہیں اللہ کی طرف سے سو سال کی گہری اور پرسکون نیند عطا ہوئی، چنانچہ جاگنے پر ان کا گمان تھا کہ وہ دن کے محض چند لمحے سوئے ہیں جبکہ ان کا گدھا ہڈیوں کا پنجر بن چکا تھا۔ یہ پورا واقعہ مفسرین قرآن نے ذکر کیا ہے۔

اس سے ثابت ہوا کہ جب جلیل القدر پیغمبر بھی عالمِ خواب میں دنیا و مافیہا سے بے خبر ہوتے ہیں تو بزرگ اولیاء موت کے بعد بھی دنیا سے باخبر کیسے ہو سکتے ہیں؟ یہ واقعہ اس ظلمت کی نقاب کشائی کے لیے کافی ہے اور ایمان کی صداقت وسلامتی کے لیے ضروری ہے کہ اللہ کے سوا کسی کو مشکل کشا اور حاجت روا نہ سمجھا جائے۔

انبیاء کا قتل

بنی اسرائیل کی ظلمت کا ایک اور پہلو یہ ہے کہ انھوں نے اللہ کے نبیوں کو ناحق قتل کیا۔ حضرت زکریا علیہ السلام اور آپ علیہ السلام کے فرزند حضرت یحییٰ علیہ السلام کا قتل ایسی ہی حق کو جھٹلانے کی مثال ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کے ساتھ معجزات کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔ آپ علیہ السلام مبعوث ہوئے تو کارِ نبوت و رسالت کا آغاز کیا لیکن جب یہودی راہبوں کے مفادات پر زد پڑی تو ان پیروں اور مرشدوں نے آپ علیہ السلام کے قتل کی سازش رچی۔ قیصر روم کو یہ کہہ کر آپ علیہ السلام کے خلاف بھڑکایا کہ آپ علیہ السلام قیصر کی حکومت کو ٹیکس ادا کرنے کے مخالف ہیں۔ اس نے آپ علیہ السلام کی گرفتاری اور سولی کا حکم دے دیا۔

آپ علیہ السلام کے حواریوں میں ایک شخص یہوذا الاسخر نامی تھا۔ اس نے چند ٹکوں کے عوض غداری کی اور دشمنوں کو اس مکان کا پتہ بتا دیا جس میں آپ علیہ السلام تشریف فرما تھے۔

انھوں نے مکان کو گھیر لیا۔ یہ شخص مکان میں داخل ہوا تو اس کی صورت آپ علیہ السلام سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشابہ کردی گئی اور آپ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اٹھا لیا۔ بعد میں یہ شخص لاکھ چیخ و پکار کرتا رہا کہ میں عیسیٰ علیہ السلام نہیں ہوں لیکن کسی نے اس کی نہیں سنی اور اسی کو آپ علیہ السلام کے مغالطے میں صلیب پر چڑھا دیا گیا۔ یہ اس کے لیے اللہ اور اس کے رسول علیہ السلام سے غداری کرنے کی سزا تھی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دور سے ساڑھے پانچ سو برس بعد مکہ میں بیت اللہ پر حملہ کرنے والے ابرہہ کو بھی بغاوت کی سزا ملی اور اس کے ہاتھیوں پر مشتمل اور ناقابلِ تسخیر سمجھے جانے والے لشکر کو عذابِ الٰہی کے ذریعے ایسی عبرتناک تباہی سے دوچار ہونا پڑا کہ ان کی حالت کھائے ہوئے بھوسے جیسی ہوگئی۔

توبہ کا دروازہ

ظلمات سے نور کی طرف آنے کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوتا۔ اس کی روشن مثال حضرت یونس علیہ السلام کا واقعہ ہے۔ جب قوم کی سرکشی سے مایوس ہو کر اور عذاب کے آثار دیکھ کر وہ از خود اس علاقے سے نکل گئے تو قوم کو احساس ہوا کہ اس نے غلطی کر دی ہے۔ اس واقعہ کا تفصیلی بیان آئندہ باب ''نور'' میں ہوگا کہ کیسے قوم آپ علیہ السلام پر غائبانہ ایمان لے آئی اور جب آپ علیہ السلام واپس اپنی بستی میں پہنچے تو قوم توبہ کرنے کے بعد ظلمات کی گہرائیوں سے نکل کر دائرہ نور میں داخل ہونے کے لیے تیار کھڑی تھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقوام گذشتہ کی تاریخ کا اجمالی جائزہ

گذشتہ صفحات میں سابقہ اقوام کی جو تاریخ بیان کی گئی اس کے اجمالی جائزہ کے طور پر یہ امر ذہن نشین رہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے جب بھی کسی قوم کی آزمائش کے لیے اسے تمدن وسیاست، معیشت ومعاشرت، ذرائع ووسائل، غرض ہر شعبہ زندگی کے حوالے سے عزت ووقار، اقتدار واختیار سے نوازا اور امن وخوشحالی کی نعمتوں سے بہرہ یاب کیا، اس قوم نے ان عنایات اور کرم نوازی کا کماحقہ شکر ادا کرنے کی بجائے کھلی سرکشی اور بغاوت کا رویہ اپنایا اور اللہ تعالیٰ کے اتارے ہوئے نظام حیات کو جھٹلایا، پیغمبروں کو ناحق قتل کیا، حالانکہ وہ قوم کی خیر خواہی کے لیے ہی مبعوث کیے گئے تھے اور ایک مکمل ضابطہ حیات اس تک پہنچا رہے تھے۔

کچھ اقوام ایسی بھی تھیں جنھوں نے اطاعت کے نام پر اس قدر غلو کیا کہ شرک تک پہنچ گئیں۔ ان لوگوں کا وطیرہ یہ ہوگیا کہ اپنے نبیوں اور بزرگوں کی رحلت کے بعد ان کے مجسمے بنا لیتے اور انہیں دین اور خدا کے درمیان وسیلہ ٹھہرا لیتے۔ بزرگوں کا احترام اور عزت میں مبالغہ کی حدود پھلانگ جاتے اور پھر ان کے مزاروں پر چڑھاوے چڑھاتے، منتیں، مرادیں مانگتے اور ان کو خدا تک پہنچنے کا وسیلہ قرار دے کر ان کی گویا پوجا کرنے لگتے۔ تب اس کی آڑ میں سماجی برائیاں پنپنے لگتیں۔ مزاروں پر حسین عورتوں، خوبصورت لڑکوں کے جمگھٹے ہوتے اور ان کے حسن میں نفس پرستوں کو خدا کا جلوہ نظر آتا۔ ان کی دلکش تانوں پر موسیقی اور رقص وسرود کے دروازے کھلتے اور وہ لوگ اس عمل کو عین کارِ ثواب بنا لیتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ لوگ اسلاف کے نام پر دین میں نئی نئی ایجادات کرتے اور پھر ان پر سختی سے قائم ہو جاتے۔ اپنی انہی خود ساختہ باتوں کے خلاف عمل کرنا تو درکنار، بات سننے تک کے روادار نہ ہوتے اور صحیح بات بتلانے والے کو دین سے منحرف، کافر کہہ کر قتل کرنے سے بھی دریغ نہ کرتے۔

مذہبی پیشواؤں کا چلن تھا کہ اپنے دنیاوی مفادات کی خاطر معمولی فروعی اختلافات کو ہوا دے کر لوگوں کو آپس میں لڑاتے۔ اسی مفاد پرستی کی خاطر دینی مسائل میں تحریف کے جواز گھڑتے، پھر حکام سے ربط وضبط بڑھاتے اور ان کی مرضی کے مطابق دینی مسائل گھڑتے تاکہ ان سے مراعات حاصل کر سکیں۔

حق سے گریز اُن اقوام کا شیوہ تھا، چنانچہ ہوس اور بدعنوانی عام تھی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کی سازش کا بنیادی کردار آپ علیہ السلام کا ایک حواری تھا، جس نے تیس سکوں کی رشوت کے عوض آپ علیہ السلام سے غداری کرتے ہوئے آپ علیہ السلام کے دشمنوں کو آپ علیہ السلام کا پتہ دیا تھا۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کو اس لیے قتل کیا گیا کہ انھوں نے دین میں بادشاہ کی مرضی کے مطابق تحریف کرنے کی بجائے سچائی واضح کر دی تھی اور بادشاہ کے خلاف فتویٰ دے دیا تھا۔

ان معاشروں میں بڑی بڑی سماجی برائیوں، مثلاً: زنا، اغلام، چوری، قتل وغارت گری جیسے مکروہ گناہ عام تھے۔ ظاہری صورتیں ان لوگوں کی نہایت پاکیزہ دکھائی دیتیں لیکن بہ باطن انہیں کسی گناہ سے دریغ نہ ہوتا۔

یہ رویہ باری تعالیٰ کے فرامین کیصریح خلاف ورزی کا مصداق تھا چنانچہ ان لوگوں کو بار بار متنبہ کیا جاتا رہا اور جب ان کی حالت میں تبدیلی نہ آتی تو عذاب الٰہی کا نزول ہوتا۔ کسی کو طوفانِ بادوباراں سے، کسی کو پتھروں کی بارش سے، کسی کو سمندر میں غرق کر کے، کسی کو ایک زبردست چیخ کے ذریعے اور کسی کو زمین میں دھنسا کر ہلاکت اور تباہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ہمکنار کیا گیا۔

دور جہالت

عرب میں توحید کا آوازہ سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بلند کیا تھا۔ خدائے واحد کی پرستش کے لیے انھوں نے انہی نشانوں پر تعمیر کعبہ فرمائی جن پر حضرت آدم علیہ السلام نے فرشتوں کی نشاندہی کے بعد کعبہ کی عمارت اٹھائی تھی اور جو طوفان نوح کے بعد تعمیر نو کے مراحل سے نہیں گزری تھی۔

رفتہ رفتہ لوگوں کے دلوں سے صدائے توحید کا اثر زائل ہوتا گیا اور پھر وہ وقت بھی آیا کہ خالص خدا کا نام لینے والا کوئی بھی نہ رہا۔ صحرائے نجد اور مصر و فلسطین کے علاقے میں بڑے بڑے اولوالعزم پیغمبر مبعوث ہوتے رہے، مصلحین نے اخلاق کی صدائیں بلند کیں جو وقتی طور پر قدرے موثر بھی ہوئیں لیکن زود فراموش انسان نے توحید و اخلاق کے سبق جلد ہی پس پشت ڈال دیئے۔

دنیا بھر میں کیفیت یہ تھی کہ جن قوموں میں نورِ الٰہی کی کوئی کرن ابھی باقی تھی ان کے تمدن میں اس کرن پر ظلمت کے اتنے حجاب پڑ گئے تھے کہ اس کی ماہیت پنہاں ہوگئی تھی اور پانچویں صدی عیسوی کے اواخر تک تو حقیقی خدا پرست قوم کا گویا وجود ہی باقی نہ رہا تھا۔

قوم فارس

ایرانی قوم توحید خالص سے آشنا ہی نہ ہوئی تھی۔ زرتشت اور مانی نے جو اخلاقیات کی آگ روشن کی تھی وہ یزداں (یعنی نیکی کا خدا) اور اہرمن (بدی کا دیوتا) کا گورکھ دھندا بن گئی تھی۔ اب ان کے نظام اخلاقیات میں باپ بیٹی اور بھائی بہن کی کوئی تمیز نہ تھی۔ حکمرانوں کو راہب کی حیثیت بھی حاصل تھی اور وہ رعایا سے اپنی پرستش کراتے۔ معاشرے میں جنگل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا قانون نافذ تھا اور ظالم حکمران تھا۔ طاقتور کے سامنے ناتواں کی کوئی ہستی نہ تھی، ادنیٰ اعلیٰ کا غلام تصور کیا جاتا تھا۔ آئے دن کے سیاسی انقلابات سے امن وامان مفقود ہو چکا تھا۔

روم

دوسری طرف روم وفرنگ کا ایک وسیع معاشرہ تھا لیکن یہ بھی رو بہ تنزل تھا اور زوال پذیری میں ایران سے بھی زیادہ زبوں حالی کا شکار تھا۔ اس معاشرے نے کسی دور میں عیسائیت اختیار کی تھی لیکن یہ عیسائیت مدتوں پہلے ہی سینٹ پال کے ہاتھوں بری طرح مسخ کی جا چکی تھی۔ عیسیٰ علیہ السلام، مریم اور روح القدس علیہم السلام کی شخصیت اور مرتبے کے تعین نے کئی فرقے پیدا کر دیئے تھے اور مذہبی فرقہ واریت باہمی جنگ وجدل اور کشت وخون کا باعث بنی رہی تھی۔

اُس دور میں توحید کی جگہ تثلیث اور مشرکانہ رسوم کا چلن تھا اور روحانیت کی روح ان رسوم کے ہاتھوں کچلی جا چکی تھی۔ دین ایسے دنیا پرست پادریوں کے ہاتھوں میں پہنچ گیا تھا جو خود ہی خدا کے بااختیار نمائندے اور گویا مسجود خلائق بن بیٹھے تھے۔ معابد اور گرجا گھروں میں بت آویزاں ہو چکے تھے اور قبریں عبادت خانے بن گئی تھیں۔ مذہبی پیشوا کی جنبش لب سے نظام حکومت تلپٹ ہو جاتا..... حکومت اور کلیسا کی یہ آویزش وکشمکش عیسائی معاشروں کی تاریخ کا سب سے اندوہناک اور تاریک باب ہے۔ مذہبی اجارہ داری کے نتیجے میں پادریوں کے اندر اخلاقی برائیاں جڑ پکڑ چکی تھیں۔ وہ عیسائیت جس میں دنیا کو امن وآشتی، تجرد اور لذائذ دنیاوی سے کنارہ کشی کے اسباق تھے، جنگ وخونریزی، سفاکی و بربریت، عیاشی وبوالہوسی اور فتنہ وفساد کا گہوارا بن گئی تھی۔ مذہبی خانقاہیں عیش وطرب کے چکلے تھیں جن میں مذہبیت ایک تکلیف دہ ناقابل عمل ضابطہ بنا دی گئی تھی۔

اس کا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ سیاسی حالت ابتر تھی، پوری سلطنت روما میں آئے دن کی خانہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنگیوں کے نتیجے میں علاقائی خودمختاری کا رجحان زور پکڑ چکا تھا اور ملک کے ٹکڑے ہونا شروع ہو گئے تھے۔ چھٹی صدی عیسوی میں یہ سلطنت تنزل وانحطاط کی انتہائی حدود کو چھو رہی تھی۔

برصغیر پاک وہند

تیسرا بڑا انسانی معاشرہ اور تمدنی مرکز ہندوستان تھا۔ یہ معاشرہ بھی توحید خالص سے ناآشنا رہا تھا۔ اگرچہ یہاں مصلحین یعنی کرشن، گوتم بدھ وغیرہ نے مختلف زمانوں میں فلسفیانہ روحانیت اور اخلاق کا درس دیا تھا، مگر یہ اسباق بھی مدت ہوئی فراموش کیے جا چکے تھے اور ان مصلحین کو دیوتا قرار دے کر ان کی پوجا شروع ہو چکی تھی۔ پرانوں کی تعلیم کا دور دورہ تھا۔ یہ پُران قدیم تاریک عہد کی تعلیمات پر مبنی کتابیں تھیں اور ان کے نتیجے میں شرک انتہا کو پہنچ چکا تھا۔

اوہام پرستی نے کروڑوں خدا بنا دیئے تھے۔ زمین سے آسمان تک ہر شے دیوتا کا درجہ رکھتی تھی۔ ایک ہندو مؤرخ نے کہا ہے کہ دیوتاؤں کی تعداد ہندوستان کی کل آبادی سے کئی گنا زیادہ تھی۔

اس تعلیم نے انسانی شرافت اور اعلیٰ اقدار کو نابود کر دیا تھا۔ انسانی تذلیل کی انتہا یہ تھی کہ نچلا طبقہ بلند طبقے کا غلام، بلکہ اس سے بھی پست سمجھا جاتا تھا۔ اس طبقے کو جانوروں کے برابر حقوق بھی حاصل نہ تھے۔ یہ لوگ مذہبی تعلیم سے قانوناً محروم تھے جبکہ دوسری طرف برہمن طبقہ اس قدر مراعات یافتہ بن بیٹھا تھا کہ اس طبقے کے افراد کے لیے کسی جرم کے ارتکاب پر کوئی سزا ہی نہ تھی، حالانکہ اچھوت اگر اونچی ذات والوں کو چھو بھی لیتے تو سزائے موت کے مستحق ٹھہرتے۔

اخلاقی حالت انتہائی شرمناک تھی، ایک عورت کے کئی شوہر ہوتے تھے۔ بدمستی میں ہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گناہ ثواب بن جاتا۔ محرمات سے تمتع دیوتاؤں کی خوشنودی کا باعث سمجھا جاتا۔ عصمت نسواں کی کوئی قدر و قیمت نہ تھی۔ ذی وجاہت عورتیں بھی جامہ عصمت اتارنے میں قباحت نہ سمجھتی تھیں۔ شہوت پرستی اس درجہ مذہب کا حصہ بنا دی گئی تھی کہ مردانہ شرمگاہ کی بھی پوجا ہوتی تھی اور اسے دیوتا کا درجہ حاصل تھا۔ مندروں کے پجاری پرلے درجے کے بوالہوس تھے اور عام عورتوں سے لے کر دیوداسیوں تک سبھی ان کی خبث فطرت کا مذہبا اور قانونا نشانہ بنتی تھیں۔

معاشرے میں عورت کی حیثیت یہ تھی کہ علاقوں میں صرف لڑکوں کو زندہ رکھا جاتا اور لڑکیوں کو قتل کر دیا جاتا۔ شوہر کے مرنے کے بعد بیوہ کو زندگی کے تمام دنیاوی حقوق سے محروم کر دیا جاتا یہاں تک کہ وہ شوہر کی لاش کے ساتھ ہی جل مرنے کو زندہ رہنے پر ترجیح دینے لگتی۔ اس رسم کو ''ستی'' کا نام دیا گیا تھا۔

ظلمات کی اس شدت میں اگر کسی کے اندر تلاشِ حق کا جذبہ بیدار ہوتا تو وہ جنگلوں پہاڑوں میں نکل جاتا اور وہاں جستجوئے نروان میں سرگرداں رہتا۔ جہالت کی تاریکی یہاں تک تھی کہ انسان نیکی کی تلاش میں خود اذیتی کے ذریعے تزکیۂ نفس کی کوشش کرتا۔ یہ خود اذیتی بسا اوقات انسانی قوت برداشت کے دائرے سے باہر نکل جاتی۔

پورے کرۂ ارض پر چھائی ہوئی اس تاریکی میں انسانیت کی رہنمائی کی امید اگر کہیں سے ہوسکتی تھی تو وہ اہل کتاب بنی اسرائیل کا معاشرہ تھا لیکن جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں کہ ان پر دیگر خرابیوں کے علاوہ ایک خاص تکبر اور خودستائی کی ظلمت بھی طاری تھی اور وہ ساری خدائی میں خود کو محبوب خدا اور اس کا خاص کنبہ تصور کرتے تھے۔ ان کا عقیدہ تھا کہ روزِ حشر ان سے کوئی مواخذہ نہ ہوگا، چنانچہ اس عقیدے کے ردعمل میں ان کے اندر طمع، سودخوری، دوسروں کو اپنا غلام بنانے کی ہوس اور دوسروں سے ان کی محنتوں کا ثمر حاصل کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لینے کی طلب پیدا ہوگئی تھی۔ اسی مقصد کے لیے وہ احکامِ الٰہیہ کو اپنے حسب منشا تبدیل کر لیتے تھے۔

اگرچہ مذہب کے اعتبار سے ان کی تاریخ نہایت بھرپور اور علم وفضل سے لبریز تھی مگر ظلمت کے سبب اللہ کی طرف سے ان پر جو ذلت ومسکنت طاری تھی اس کے نتیجے میں ان کی سیاسی اہمیت بالکل ختم ہو چکی تھی۔ ان کا مذہبی مرکز یعنی بیت المقدس بھی ان سے چھن چکا تھا اور وہ مختلف ممالک میں دربدر بھٹکتے پھر رہے تھے۔ ہر جگہ ان سے نہایت ذلت وتحقیر کا برتاؤ ہو رہا تھا چنانچہ ان سے انسانیت کی رہنمائی کی توقع ہی ممکن نہ تھی۔

قوم عرب اور سرزمین حجاز

ان حالات میں عرب معاشرے کے لیے توحید خالص تک از خود رہنمائی حاصل کرنے کا امکان نہ تھا کہ وہاں دین ابراہیمی مسخ تھا، خدائے واحد کے ساتھ بہت سے کارساز شریک بنا دیئے گئے تھے۔ عرب لوگ فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں قرار دیتے، اجنہ کو الوہیت کا درجہ دیتے اور بتوں کو مظہر خدا جان کر ان کی پوجا کرتے۔ پورے عرب میں ان گنت معبودوں، بتوں کی پوجا ہوتی تھی۔ ان میں ہبل، لات، منات، اور عزیٰ زیادہ بڑے بت تصور ہوتے تھے۔ ہبل خاص خانہ کعبہ کی چھت پر نصب تھا اور پورے عرب کی نظر میں دیوتا بنا ہوا تھا۔ قبائل کے بت علیحدہ علیحدہ تھے۔ مثال کے طور پر ''منات'' اوس اور خزرج قبائل کا بت تھا۔ ''لات'' بنو ثقیف کا اور ''عزیٰ'' غطفان کا۔ عزیٰ کی پوجا ارکان حج میں شامل تصور ہوتی تھی۔ ان بتوں کے نام پر سانڈ چھوڑے جاتے، ان پر انسانوں کی قربانیاں ہوتیں، ان کے نام پر تیروں سے فال نکالی جاتی۔ جہالت ایسی تھی کہ خانہ ساز بت بھی دیوتا بنائے جاتے اور پتھر تراشنے کی استطاعت نہ ہوتی تو لکڑی مسالے وغیرہ سے کھڑے کر لیے جاتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مختلف قبائل میں مختلف مذاہب بھی تھے۔ عیسائیت، ستارہ پرستی اور یہودیت بھی کئی قبائل میں موجود تھی۔ متنوع خود ساختہ عقائد ان پر مستزاد تھے۔ کچھ قبائل ملحد بھی تھے جو خدا کے وجود کے ہی منکر تھے۔ بعض خدا کے قائل تھے مگر حیات بعد الموت اور سزا و جزا کے قائل نہ تھے۔ بعض خدا کے وجود کے تو قائل تھے مگر انبیاء کے منکر تھے۔

ضعیف الاعتقادی، اوہام پرستی، خرافات، اخلاقی پستی، جنگ جوئی، انتقام پسندی، خونریزی، سفاکی گویا سرشت کا حصہ بن چکی تھیں۔ معمولی باتوں پر دشمنی قائم ہو جاتی جو نسلوں تک برقرار رہتی۔ عربوں کی خانہ جنگیاں ان کی تاریخ کا ایک مستقل اور وسیع باب ہیں۔

بہیمت اور درندگی ان کے کلچر کا حصہ تھی، لڑکیوں کو زندہ درگور کر دیا جاتا۔ مجرموں کو انتہائی دردناک سزائیں دی جاتیں۔ شراب نوشی کا چلن اس قدر تھا کہ ہر گھر میخانہ تھا۔ بدمستی میں مال و دولت پر عزت و ناموس قربان کر دیتے۔ قمار بازی فخر و مباہات کا درجہ رکھتی تھی، یہاں تک کہ گھر کی کل دولت اور عورتیں بھی بازی میں لگا دیتے تھے۔ سود خوری بھی یہودیوں کے قرب کی وجہ سے داخل معاشرت ہو چکی تھی اور سود سے مقروض کو تباہ کر ڈالتے تھے۔

کئی قبائل کا پیشہ ہی لوٹ مار اور چوری ڈکیتی تھا اور وہ تجارتی قافلوں کو لوٹنا بالکل جائز اور درست تصور کرتے۔ وہ ایسے عقائد کے باعث دیگر اخلاقی برائیوں کو بھی جائز سمجھنے لگے تھے، چنانچہ ان کے اندر فسق و فجور اور بے حیائی و بے شرمی ہنر کا درجہ حاصل چکی تھی اور بڑے بڑے شرفاء بھی اپنی عزیز عورتوں اور شریف آں جہانی خواتین کے عشق و محبت کی داستانیں محفلوں میں علانیہ اور فخریہ سناتے تھے۔ زنا کوئی عیب تصور نہ ہوتا تھا، چنانچہ متمول لوگ بھیڑ بکریوں کی طرح کئی کئی عورتیں رکھ لیتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان حالات میں جب زمین فتنہ وفساد سے پُر تھی اور ظلمت و جہالت کی تاریکی پوری دنیا میں گہری ہوتی جارہی تھی، اللہ تعالیٰ نے نور کے پھیلانے کا اہتمام کیا اور نبی آخر الزمان محمد الرسول اللہ ﷺ کی بعثت ہوگئی۔ اس کے بعد محض تیئس برسوں میں ظلمات کا یہ اندھیرا پورے عرب سے چھٹ گیا۔

امت مسلمہ میں گمراہی اور ظلمت کی ابتداء

نور کا یہ پھیلاؤ آپ ﷺ کے بعد خلفائے راشدین کے ادوار میں بھی جاری رہا تاہم پھر جب اللہ کی نازل کردہ شریعت کی خلاف ورزیاں ہونے لگیں اور اقتدار کے حصول کے لیے مسلم امت باہمی انتشار اور جنگ وجدول کی شکار ہوئی، ہر طاقتور اور صاحبِ اقتدار شخص اپنے مخالفین کو اذیتناک سزاؤں اور انتقامی کارروائیوں کا نشانہ بنانے لگا تو دشمنان اسلام یہود کو موقع مل گیا کہ اسلام کو زیادہ سے زیادہ نقصان پہنچانے کی سازشیں کرسکیں۔ انھوں نے مسلمانی کا لبادہ اوڑھ کر اور منافقت کا وطیرہ اپناتے ہوئے ریشہ دوانیاں شروع کردیں اور مذہب ومسلک کے نام پر تعصبات اور نفاق وعداوت کی تخم ریزی کرنے لگے۔

خلافتِ راشدہ کے بعد اموی دور شروع ہوا تو خلافت کی جگہ ملوکیت نے لے لی۔ اس دور میں صرف ایک نام حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا ہے جنھوں نے خلافت راشدہ کی روح دوبارہ جسدِ اقتدار میں پھونکنے کی سعی کی لیکن شہادت ان کا بھی مقدر ٹھہری اور اس کے ساتھ ہی اصلاح احوال کی کوششیں ختم ہوگئیں جس کے نتیجے میں معاشرہ تیزی سے انحطاط پذیر ہوتا چلا گیا۔ اقتدار کی حرص میں ہر جائز ناجائز حربہ استعمال ہونے لگا، عوام پر ظلم وستم کا آغاز ہوا اور مخالفین کو کچلنے کے لیے صحیح یا غلط کی پروا نہ کی جاتی۔ تاریخ میں تو یہاں تک مذکور ہے کہ حجاج بن یوسف کی سپاہ نے کعبہ کا تقدس پامال کرنے سے بھی دریغ نہ کیا اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ پر غلبہ حاصل کرنے کے لیے مسجد حرام پر بھی منجنیق سے پتھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برسائے گئے۔ بنی امیہ کے دور میں ہی ایک اور گورنر زیاد اور اس کے بیٹے عبیدہ کے ظلم کی داستانیں بھی تاریخ کے اوراق میں رقم ہیں۔ شہادت حسین رضی اللہ عنہ کا سانحہ بھی اسی کے دور میں ہوا۔ یہ سب اقتدار کی اموی طمع کا شاخسانہ تھا جس کے نتیجے میں مجالس شوریٰ کی جگہ دربار داری نے لے لی، حکومتی آمدن غیر شرعی کاموں اور اسراف پر خرچ ہونے لگی اور اقتدار کا تعین شرعی اہلیت کی بجائے وراثت کی بنیادوں پر ہونے لگا چنانچہ جب کمزور ایمان وکردار کے حامل لوگوں کے ہاتھ میں عنان اقتدار آئی تو فتوحات کا دائرہ بھی اس قدر سرعت کے ساتھ وسعت پذیر نہ رہ سکا۔ اگرچہ تمدن کے لوازم یعنی غذا اور لباس تو ویسے ہی رہے لیکن تعیش اور لذت پرستی کے نتیجے میں پُرشکوہ محلات کی تعمیر شروع ہوگئی اور یوں معاشرے میں طبقاتی امتیاز جنم لینے لگا۔

ظلمت بھرے ان حالات میں اللہ کی طرف سے عذاب اور سزا کا فیصلہ ہونا ہی تھا لیکن امت کی خوش قسمتی یہ تھی کہ عوام میں اہل بصیرت اور مخلص علماء وخواص موجود تھے۔ حکام کے ان رویوں کے نتیجے میں عوام کے اندر مخالفت کی شدت بڑھتی گئی۔ خواص اس مخالفت کے حمایتی تھے، چنانچہ اللہ کی یہ سزا اہل اقتدار اور ان کے خاندان والوں تک محدود ہوگئی کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ سزا صرف انہی کو ملتی ہے جو خود ظلمت کے محافظ ہوتے ہیں یا اس پر خاموش رہتے ہیں اور اس پر کوئی مزاحمت نہیں کرتے جبکہ وہ لوگ جو اس ظلمت کے خلاف برسرپیکار ہو جاتے ہیں وہ چونکہ انبیاء کے نقش قدم پر چلنے والے ہوتے ہیں لہٰذا انہیں اس سزا سے محفوظ رکھا جاتا ہے۔

بنو امیہ کو ان کی سرکشی اور اللہ سے بغاوت کی سزا یوں ملی کہ پہلے تو ان میں اقتدار کی اندرونی کشمکش باہمی قتل وغارت کی شکل اختیار کر گئی اور پھر جب مخالفانہ تحریکوں میں سے ایک تحریک یعنی بنو عباس کی تحریک کامیاب ہوگئی اور انھوں نے اقتدار بنی امیہ سے چھین لیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو اس سزا کا دوسرا مرحلہ ان کے ہاتھوں انجام کو پہنچا۔ تب بنی امیہ کے ایک ایک فرد اور بچے کو انتقامی کارروائی کے دوران چن چن کر قتل کر دیا گیا، صرف ایک شخص عبدالرحمٰن بچ کر نکل جانے میں کامیاب ہوا اور پھر اس نے اپنے سسرال کی مدد سے اسپین میں اپنی حکومت کی بنیاد ڈالی۔

عباسی دور اور سانحۂ بغداد

بنوعباس کے پہلے خلیفہ عبداللہ سفاح کا دور اسی بہیمت اور درندگی سے عبارت ہے جو اس نے بنو امیہ کے بچے کھچے افراد پر روا رکھی اور رسوائی اس درجہ تک کی کہ بنو امیہ کے خاندان کے بزرگوں، عورتوں، مردوں کی قبریں اکھڑوا کر ان کی ہڈیاں جلائی گئیں۔ مختصر یہ کہ ظلم و بربریت میں یہ شخص تمام حدود پھلانگ گیا، تاہم عام رعایا اس کے ظلم و ستم سے محفوظ رہی۔

اس کے بعد وہ دور آیا کہ خلافت جو پہلے ہی ملوکیت میں ڈھل چکی تھی، اب آمریت میں بدلنے لگی۔ اقربا پروری کے نتیجے میں انارکی اور طوائف الملوکی پھیلنے لگی اور عوام سے لوٹ کھسوٹ کا بہانہ تلاش کیا جانے لگا۔ عقیدۂ خلق قرآن اسی حرص و ہوس کا مظہر تھا۔ اس عقیدے کو عباسی دور میں نہایت زور و شور سے قانونی حیثیت دینے کی کوشش کی جاتی رہی۔ ہزاروں افراد کو یہ عقیدہ تسلیم نہ کرنے کی پاداش میں زندگی سے ہاتھ دھونا پڑے۔ عباسی بادشاہوں نے جلیل القدر علماء کا بھی احترام نہ کیا، یہاں تک کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو بھی اس عقیدے کی مخالفت پر کوڑے مارے گئے۔

عباسی دور میں ایک ظلم یہ ڈھایا گیا کہ قیادت کو امامت سے علیحدہ کر دیا گیا۔ دوسرے الفاظ میں ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ دین اور دنیا کو علیحدہ کر دیا گیا۔ علامہ اقبال رحمہ اللہ نے اسی کے بارے میں کہا تھا کہ ''جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس دور میں مساجد ائمہ اور مذہبی پیشواؤں کے حوالے کر دی گئیں اور خلفاء وقت کہلانے والوں نے خود کو جمعہ وعیدین کے خطبے سے مستثنیٰ کر لیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عوامی احتساب کا خوف دامن گیر نہ رہا چنانچہ عیاشی، کروفر اور تعیشات تیزی سے حکمرانوں میں زور پکڑنے لگے اور پھر چند برسوں میں یہ عالم ہو گیا کہ مامون الرشید کی بارات جب اس کے سسر اور وزیر خزانہ حسن بن سہل کے گھر پہنچی تو اسراف حد سے تجاوز کر چکا تھا۔ چاندی کا ایک پورا گاؤں بنایا گیا تھا۔ بارات کے پہنچنے پر سونے کے فرش پر موتی نچھاور ہوئے اور مشک کی گولیاں لٹائی گئیں جن میں انعام کی پرچی ہوتی۔ جس کے ہاتھ جو گولی لگتی اس میں جو انعام لکھا ہوتا یعنی زمین جائیداد لونڈی غلام گھوڑے سونا وغیرہ، اسی وقت دے دیا جاتا۔ یہ سلسلہ انیس روز تک جاری رہا۔

الغرض عوام کی دولت کو بیدردی سے لٹانے کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ اس کے نتیجے میں بادہ نوشی بھی معاشرتی معمولات کا حصہ ٹھہری۔ رقص وسرور اور نغمہ وموسیقی کا دور شروع ہوا اور خلفاء وقت اور امراء کے مزاج کی مناسبت سے حسن فروش عورتوں کو بھی بازار جمانے کا موقع میسر آ گیا۔ یوں عیش پسندی، رندی اور بوالہوسی معاشرے کا وطیرہ بنتی چلی گئی۔ اس دور کے ادب اور شاعری کا جو ذکر تاریخ میں ملتا ہے وہ عشق و عاشقی، عورتوں اور لونڈیوں کے حسن کی تفصیلات، ناز و ادا کی مبالغہ آرائی اور دیگر ایسے ہی سوقیانہ موضوعات پر مشتمل ہے۔

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ عوام اس ماحول کے عادی ہونے لگے اور انہوں نے ائمہ وصلحاء کی نصائح پر کان دھرنا بند کر دیا۔ وہ اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت چھوڑ کر لہو و لعب میں غرق ہوتے چلے گئے اور پھر جب ان کی سرکشی اور بداعمالی حد سے گزر گئی تو اس کی پاداش میں اللہ کی طرف سے عذاب کا فیصلہ صادر ہو گیا۔ ہلاکو خاں کے ہاتھوں سلطنت بغداد کی تباہی اسی مکافات عمل کی مظہر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سقوط بغداد امت مسلمہ کی تاریخ میں اس قدر المناک سانحہ کی حیثیت رکھتا ہے جس کی نہ تو کوئی مثال اس سے پہلے موجود تھی اور نہ ہی اس کے بعد سامنے آئی۔ مورخین نے اس واقعہ میں قتل ہونے والوں کی تعداد سولہ لاکھ بتائی ہے۔ مذکور ہے کہ عورتوں اور بچوں سمیت تمام لوگوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر موت کے گھاٹ اتارا جاتا رہا تاکہ شہر میں زندگی کے آثار ہی باقی نہ رہیں۔ سروں کے ڈھیر لگائے گئے، عورتوں کی ان کے خاوندوں اور بزرگوں، سرپرستوں کے سامنے عصمت دری کی گئی اور انہیں برہنہ رقص تک کرنے پر مجبور کیا گیا۔ گھروں اور دکانوں، غرض تمام عمارتوں کو لوٹ کھسوٹ کے بعد زمین بوس کر دیا گیا۔ تاتاریوں کی وحشت کا عالم یہ تھا کہ انہوں نے ہر ایسی شے بھی برباد کر دی جس کی ان کے نزدیک بھی کوئی مالی حیثیت نہ تھی، مثال کے طور پر بغداد کی لائبریریاں بھی جو پوری اسلامی دنیا میں علم و تحقیق کے مرکز کی حیثیت رکھتی تھیں، ان کی دست برد کی شکار ہوئیں اور علم وادب کا وسیع ذخیرہ دجلہ میں گرا دیا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس ذخیرے میں نادر قلمی نسخے اتنی تعداد میں تھے کہ جب انہیں دجلہ میں پھینکا گیا تو ان کی روشنائی سے دجلہ کا پانی سیاہ ہو گیا تھا۔

مختصر یہ کہ سانحۂ بغداد کی صورت میں اسلامی اقتدار و سیاست، علم و ادب اور معاش و معاشرت کے خاتمے کا دور اس شہر میں یوں وقوع پذیر ہوا کہ چھ سو سالہ قدیم اسلامی تہذیب گویا آناً فاناً نیست و نابود ہو گئی۔

ہسپانیہ

ہسپانیہ یعنی سپین میں بھی مسلمانوں کا زوال اللہ کی طرف سے وہ سزا تھی جو امت واحدہ کا تصور مجروح کرنے، نسلی تعصب، منافرت اور انتشار پھیلانے کی پاداش میں دی گئی۔ اس دور میں اہل اقتدار کے اندر شرعی جرائم کی نمود آہستہ آہستہ ہوئی تاہم آخری دور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں حالت یہ تھی کہ منصب اقتدار کیلئے شرعی معیار واہلیت کی تمیز رخصت ہو چکی تھی جس کے نتیجے میں عدم احتساب کی فضا جنم لے چکی تھی اور شراب و شباب، عیاشی، عورتوں کی صحبت اور بے راہ روی اس دور کے اہل مناصب میں جڑ پکڑ چکی تھیں اس کے نتیجے میں بادشاہ کاہل اور لا پروا ہو گئے اور عمال اور وزراء نے لوٹ کھسوٹ اور رعایا پر جبر و استبداد کا بازار گرم کر دیا۔ یوں عدل وانصاف ختم ہوتا چلا گیا اور بدعنوانی بڑھ گئی۔

اس صورت حال کے ردعمل میں لسانی و قبائلی منافرت نے جنم لیا اور غیر عرب افراد اسے عرب نسلی امتیاز کا شاخسانہ قرار دینے لگے۔ ادھر حکام نے رویہ نہ بدلا چنانچہ انتشار اور نفرت کی چنگاری بھڑکتی چلی گئی۔

اس کا اگلا مرحلہ طبقاتی گروہ بندیوں کی صورت میں ظاہر ہوا جس کا قدرتی ردعمل مذہبی فرقہ واریت بن کر ابھرا۔ قبائلی عصبیت اس پر مستزاد تھی چنانچہ باہمی نفرت پنپنے لگی۔ دوسری طرف حکام لذت پرستی میں اور فوج عیش وطرب میں غرق ہونے کے باعث بزدل ہوتی چلی گئی۔ یہی وجہ تھی کہ جب عیسائی قوت (فرڈی نند اور ازابیلا) کی طرف سے قرطبہ پر جارحیت ہوئی تو بدمست حکام اور نشے میں چور بزدل فوج کو شکست فاش ہوئی جبکہ عوام خاموش تماشائی بنے رہے۔

جنوبی ایشیاء

بنو عباس کے آخری دور میں برصغیر پاک و ہند پر شمال مغربی سرحد کی طرف سے مسلمان بادشاہوں کی لشکر کشی اور اس کے نتیجے میں بزرگان دین کی آمد کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا چنانچہ جب سقوط بغداد کا سانحہ رونما ہوا تو دہلی ایک ایسا مقام بن چکا تھا جو مسلمانوں کیلئے امن وسکون کے گہوارے کی سی حیثیت رکھتا تھا۔

تاتاریوں کی جس یورش کا نشانہ بغداد بنا تھا، وہ برصغیر کو بھی تختۂ مشق بنائے رہی تھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور تیرھویں صدی عیسوی کے آغاز میں ہی چنگیز خانی افواج نے افغانستان سے لے کر مغربی پنجاب، بالخصوص لاہور تک کا تمام علاقہ تاراج کر ڈالا تھا، تاہم دلی کا شہر ابھی تک ان کی یلغار سے محفوظ تھا۔ دوسری طرف کراچی سے ملتان تک کے وسیع علاقے میں مسلمان محمد بن قاسم کے دور سے ہی آباد چلے آ رہے تھے۔ اس کے نتیجے میں یہاں فروغ اسلام کی راہ ہموار تھی لیکن امت کی بدقسمتی یہ رہی کہ برصغیر کے اکثر مسلمان سلاطین حُبِ دنیا سے مغلوب رہے۔ ان میں اکثر کی حرص و ہوس کا عالم یہ تھا کہ ان کی تمام فتوحات میں ان کا مطمحِ نظر صرف اس مال و دولت زر و جواہر اور سونا چاندی کا حصول تھا جن سے اُن دنوں یہ خطہ مالا مال تھا۔ انہوں نے حصول اقتدار کیلئے دینی اور خاندانی رشتوں کے ساتھ بھی جنگ و جدل سے گریز نہ کیا۔

برصغیر میں مسلمان حکمرانوں کا ہزار سالہ دور حکومت اسی کشمکش اقتدار اور زر و مال کی چھینا جھپٹی کی داستان ہے۔ سورہ حج کی آیہ 41 میں اللہ تعالیٰ کا حکم یہ ہے کہ جب مومنین کو اقتدار عطا کیا جائے تو وہ نماز قائم کریں، زکوٰۃ دیں اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیں لیکن ان مسلمان سلاطین کی اکثریت نے اس فرض سے اغماض برتا چنانچہ اللہ کی طرف سے ان پر عذاب کے فیصلے بھی ہوتے رہے۔ تیرھویں صدی عیسوی کے آغاز میں چنگیز خان کے ہاتھوں لاہور کا تاخت و تاراج ہونا اسی عذاب کی غمازی کرتا ہے۔ لاہور کی تباہی کا اندازہ اس امر سے ہوسکتا ہے کہ اس واقعہ کے بعد برسوں تک یہاں انسانی زندگی کے آثار ناپید رہے اور وسیع و عریض علاقے میں خودرو جنگل اور ویرانی کا منظر رہا۔

یہ سانحہ مسلمانوں کیلئے حدود و شریعہ کو پامال کرنے کی پاداش میں قتل و غارت گری اور ذلت و رسوائی کی صورت میں ایک انتباہ تھا۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ جب بھی اور جن علاقوں میں بھی اللہ کے بھیجے ہوئے نظام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فطرت سے سرکشی کا ارتکاب ہوا، انسان کو تباہی اور ہلاکت کی صورت میں کسی نہ کسی طرح کے عذاب الٰہی کا سامنا ضرور کرنا پڑا۔

ایسے ہی عذاب کے مظہر وہ مسلمان بادشاہ بھی بنے جو یہاں کی مسلمان حکومتوں پر لوٹ مار کی نیت سے حملہ آور ہوتے رہے۔ نادر شاہ اسی کی مثال ہے۔ اس وقت جب نادر شاہ کی صورت میں دہلی میں قدرت کی طرف سے تادیبی کارروائی ہوئی، مغل حکمرانوں کی بدکرداری اور ہوس پرستی حد سے تجاوز کر چکی تھی۔ حکمران محمد شاہ رنگیلے کا دربار انتہا درجے کی عیاشیوں اور نشاط انگیزیوں کا مرکز تھا۔ یہ ماحول اس نے اپنے پیش روؤں سے پایا تھا۔ مثال کے طور پر اس سے چند سال قبل تخت حکومت پر متمکن مغل حکمران جہاندار شاہ کی ہوس ناکی اس درجہ غلو اختیار کر چکی تھی کہ اس نے اپنی ایک منہ چڑھی داشتہ کی خوشی کیلئے اس کی فرمائش پر دریائے جمنا میں مسافروں سے بھری ہوئی ایک کشتی ڈبوا کر اس عورت کو ڈوبتے چیختے لوگوں کا تماشا دکھایا تھا۔

ان سب کا انجام تو الم ناک ہونا ہی تھا سو ہوا، لیکن جب عام رعایا بھی حکام کے رنگ میں رنگی جانے لگی اور اللہ کے احکام کو سنی ان سنی کر دینا معاشرے کا وطیرہ بن گیا تو نادر شاہی قتل عام کی صورت میں عمومی عذاب الٰہی کا فیصلہ مقدر ٹھہرا۔ آج تک نادر شاہی حکم اور نادر شاہی فرمان کے الفاظ زبان زد عام ہیں۔ نادر شاہ کے حکم کے تحت دلی میں عام لوگوں کا قتل عام تاریخ برصغیر کا المناک باب ہے۔

نادر شاہ مسلمانوں کے ہی ایک لشکر کا سربراہ تھا چنانچہ اس کا یہ حملہ بھی امت مسلمہ میں پھوٹ ڈالنے، اسے باہم متصادم رکھنے اور قتل و غارت گری سے ہمکنار کرنے یعنی امت واحدہ کے تصور کو مجروح کرنے کے مصداق ہے لہٰذا اللہ کے احکام کی خلاف ورزی کے دائرے میں آتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ اگر اسلامی لشکر کسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بستی پر حملے کا قصد کرے اور اس بستی سے آذان کی آواز آجائے تو وہ لشکر واپس لوٹ آئے.....لیکن اس حکم رسول ﷺ کی پاسداری کرنے والا حکمران ہزار سالہ مسلم دورِ برصغیر میں کوئی دکھائی نہیں دیتا۔ ابراہیم لودھی اور بابر کی مثال لیں، شیر شاہ سوری اور ہمایوں کا واقعہ دیکھیں یا مغلوں کی حیدر آباد دکن پر چڑھائی، اورنگ زیب عالمگیر کا اپنے سگے بھائیوں کے ساتھ جنگ وجدال اور باپ کو پابند قفس رکھنا یا جہانگیر کی اپنے باپ اکبر کے خلاف مسلح بغاوت کا تجزیہ کریں، ہر جگہ یہی حکم عدولی دکھائی دیتی ہے۔ یہ یقینی بات ہے کہ اگر اس دور میں اللہ کے نازل کردہ قوانین کسی بھی فرمانروا نے نافذ کر دیئے ہوتے تو آج پورا برصغیر ایک مسلمان حکومت کے زیر نگیں ہوتا.....لیکن تاریخ بار بار خود کو دہراتی رہی، اہل اقتدار ہوسِ زر و جاہ وحشم اور نفسانی خواہشات سے مغلوب ہو کر اللہ کے احکام سے سرکشی کرتے رہے، امت ان کی نقالی میں اپنے اصل کارِ منصبی کو فراموش کیے رہی چنانچہ معاشرہ بگاڑ کا شکار ہوتا رہا۔ جرأت، ایثار، غیرت ملی اور سخت کوشی جیسے اوصاف کی جگہ خود ستائی، کاہلی، آزاد روی، لذت پرستی اور بزدلی جیسی خامیاں در آئیں اور پھر خود مسلمان بادشاہوں یعنی نادر شاہ اور احمد شاہ ابدالی جیسے مسلمان حملہ آوروں کے ہاتھوں پامالی اور ذلت و مسکنت کی سزا ملی۔ علامہ اقبال مرحوم نے فرمایا تھا۔

میں تجھ کو بتاتا ہوں تقدیر امم کیا ہے
شمشیر و سنان اول طاؤس و رباب آخر

بے شک یہ تصویر برصغیر میں امت مسلمہ کی ہزار سالہ تاریخ کی بھرپور آئینہ داری کرتی ہے کہ جب بار بار کے انتباہ کے باوجود معاشرہ طاؤس و رباب چھوڑنے پر آمادہ نہ ہوا تو معاشرے کا وقتِ شکست و ریخت آن پہنچا اور حتمی فیصلے کے طور پر انگریزوں کو ایک ظالم قوم کے طور پر مسلط کر دیا گیا.....اور سچ تو یہ ہے کہ انہیں یہ موقع فراہم کرنے کی ذمہ داری بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہی نام نہاد مسلمانوں پر ہی عائد ہوتی ہے جو اس دور کی مغلیہ اور دیگر خود مختار حکومتوں کے شہری کہلاتے تھے۔ اصول فطرت ہے کہ جو قوم اللہ کے نظام سے بغاوت کرتے ہوئے عیاشی، فحاشی اور عیش ونشاط میں غرق ہوتی ہے اس میں ایمان کی کمزوری اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ اس کے نتیجے میں اس کے افراد غدارانہ اور بزدلانہ ذہنیت کے حامل بن جاتے ہیں، تب کسی ظالم قوم کا اس پر مسلط ہونا ایک قدرتی سی بات ہو جاتی ہے کیونکہ جب کسی قوم میں روح جہاد باقی نہ رہے تو اس کیلئے جنگ دوبھر ہو جاتی ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے واضح الفاظ میں اس کیفیت سے خبردار کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ۝ اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا وَّ يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَ لَا تَضُرُّوْهُ شَيْئًا وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝﴾ (التوبہ 9:38,39)

''کیا تم نے آخرت کے (مقابلے میں) دنیا کی زندگی کو پسند کر لیا؟ دنیا کی زندگی کا سروسامان تو آخرت کے مقابلہ میں بہت کم ہے۔ اگر تم (جنگ کیلئے) نہیں نکلو گے تو اللہ تمہیں دردناک سزا دے گا اور تمہاری جگہ کسی اور قوم کو لے آئے گا اور تم اس قوم کو کچھ نقصان بھی نہ پہنچا سکو گے۔ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے''

پرتگالیوں، فرانسیسیوں اور انگریزوں کی طرف سے مختلف ادوار میں اسلامی ریاستوں میں نوآبادیات کا قیام اسی تسلط کا مظہر ہے اور قرآن کے اسی اصول کا اطلاق ہے۔

امت مسلمہ کا حقیقی زوال بیسویں صدی عیسوی کے آغاز میں شروع ہوا جب دنیا کے نقشے سے خلافت اسلامیہ کا نام ہی مٹا دیا گیا۔ اگرچہ یہ خلافت بھی صرف نام کو ہی رہ گئی تھی اور اختیارات کے حوالے سے اسلامی ریاستیں اس خلافت کے عملاً ماتحت نہیں تھیں تاہم یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی اپنی جگہ ایک حقیقت ہے کہ خلیفۂ وقت کا تقدس اور احترام کا جذبہ تھا ایسا جس سے ظالم اقوام خائف رہتی تھیں۔

امت کے تنزل کی انتہا یہ رہی کہ دنیا کے کسی بھی مسلمان معاشرے میں اس خلافت کو سبوتاژ کیے جانے پر دنیائے اسلام میں کوئی عسکری ردعمل نہیں ہوا۔ بس عوامی سطح پر چند احتجاجی تحریکیں اور صدائیں بلند ہوئیں۔ ان میں سب سے قابل ذکر تحریک خلافت تھی جس کا آغاز جذبۂ ایمانی کے حامل کچھ لوگوں نے کیا اور پھر یہ تحریک پورے برصغیر میں بسرعت پھیلنا شروع ہوگئی لیکن اس سے خوفزدہ ہوکر اس وقت کی فرنگی حکومت نے قادیانی سازش کی اور پھر اس تحریک کی ناکامی کے بعد تحریک خلافت کو قوت حاصل کرنے سے پیشتر ہی سختی سے کچل دیا۔ یہی اس تحریک کی ناکامی کا اصل سبب ہے۔

تب سے آج تک امت مسلمہ اس خلافت کو از سرِ نو ایک نظام مملکت کے طور پر نافذ کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکی۔

انسانی خون ریزی

انسان کے ہاتھوں انسان کی ہلاکت اور قتل و غارت گری کا سلسلہ ہزاروں سال سے جاری ہے۔ تخلیق انسان کے وقت فرشتوں نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا تھا کہ یہ انسان زمین میں خونریزی کرے گا۔ ان کا کہنا یوں درست نکلا کہ جن انسانوں نے اللہ کے عطا کردہ نظام حیات سے انکار کیا اور اس سے سرکشی اختیار کی وہ اسی قول ملائکہ کے مصداق ٹھہرے۔ چنگیز خاں ہلاکو اور ایسے مشہور بادشاہ جنہوں نے بربریت کی انتہا کی اور مفتوحہ علاقوں کے باشندوں کی لاشوں کھوپڑیوں کے مینار بنائے، اسی کی مثال ہیں۔

دور حاضر میں عالمی سطح پر انسان کے ہاتھوں بنی نوع انسان کی قتل و غارت گری کی پہلی مثال جنگ عظیم اول ہے۔ یہ جنگ عظیم تسخیر ارض کی ہوس کا شاخسانہ تھی۔ اس کے نتیجے میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کروڑوں انسانوں کی ہلاکت ہوئی، کئی ممالک تباہ ہو گئے، اسلامی ریاستیں بالخصوص مشرق وسطیٰ کی ریاستیں یہود و نصاریٰ کے ہاتھوں تاخت و تاراج ہوئیں اور پوری دنیا میں جدید اسلحہ کے حصول کی شدید دوڑ شروع ہوگئی۔

انسانی اخلاق بھی روبہ زوال ہوا۔ جنگوں کے بعد جو فوج فتح یاب ہوتی وہ مال غنیمت لوٹنے کے ساتھ ساتھ عورتوں کا بھی استحصال کرتی اور ان کی عزت و عصمت کی پامالی کا ارتکاب بھی اپنا حق اور امتیاز سمجھ کر کرتی۔ جنگی قیدیوں پر ایسے ایسے ظلم ڈھائے گئے جن کی تاریخ میں کوئی مثال نہیں ملتی۔ پوری دنیا میں یورپی اقوام نے اور بالخصوص انگریزوں نے اپنا نو آبادیاتی نظام مستحکم اور وسیع تر کرلیا اور جابر حکمرانوں کے طور پر ان مقامی باشندوں پر مسلط ہو گئے جو اپنے علاقے پر حکومت کا فطری استحقاق رکھتے تھے۔

اس کے نتیجے میں انہیں اپنا کلچر، اپنی تہذیب اور اپنے مذہب کی تبلیغ کیلئے میدان صاف مل گیا چنانچہ اس کے ذریعے براعظم امریکہ سے آسٹریلیا تک اس نو آبادیاتی نظام میں جبر و استبداد کے ذریعے نہ صرف انسانی حقوق پامال کیے گئے بلکہ عیسائی مشنریوں کو بھی تقویت پہنچائی گئی۔

پہلی جنگ عظیم میں جرمنی اور اسکے اتحادی شکست سے دوچار رہے۔ اس کا ردعمل دوسری جنگ عظیم میں ظاہر ہوا جب ہٹلر کی فوجیں یاجوج ماجوج کی تمثیل بن کر نکلیں۔ ہٹلر نے پہلے تو قوم پرستی کے نام پر بے تحاشا عسکری قوت جمع کی اور پھر دنیا کو زیر نگیں کرنے کا جنون اس کے سر پر سوار ہو گیا۔

اس نے آغاز میں ہی جدید جنگی ساز و سامان اور ٹینکوں کے زور پر یورش کی اور اس کے اسلحہ کے معیار و مقدار کے سامنے کوئی مزاحمت نہ کر سکا چنانچہ اس کے قرب و جوار کے ممالک تیزی سے سرنگوں ہوتے چلے گئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے نتیجے میں ہٹلر کی ہمت اور بڑھ گئی اور اس نے برطانیہ اور روس کے خلاف بھی جارحیت کا آغاز کر دیا۔ اٹلی اور جاپان اس کے حلیف بن گئے۔ جاپان نے مشرق سے جنوبی ایشیا کی طرف اتحادی افواج کو دھکیل دیا اور کچھ ہی عرصہ میں اسے برما تک کے علاقے پر فتح حاصل ہوگئی جس سے اتحادیوں کو شدید زک پہنچی۔

متحارب ممالک کی مشترکہ افواج جس میں انگریزوں اور امریکیوں کی فوجیں شامل تھیں، ایشیا اور افریقہ میں بھی مختلف محاذوں پر ہٹلر اور اس کے حلیفوں سے نبرد آزما ہوئیں جس کے نتیجے میں جنگ طوالت اختیار کر گئی اور جان و مال کا نا قابل اندازہ اتلاف شروع ہو گیا۔

ہٹلر کے ہاتھوں ہلاک ہونے والے صرف یہودیوں کی تعداد بیس لاکھ سے متجاوز مذکور ہے۔ پوری جنگ کے دوران اگر فوجی اور سویلین افراد کی مجموعی ہلاکتوں کا تخمینہ دیکھا جائے تو یہ تعداد کروڑوں تک پہنچتی ہے۔

برطانوی وزیر اعظم چرچل کی تدابیر کے باعث جرمنی کو شکستوں کا سامنا ہوا تو پھر جرمنوں کی پسپائی کے ساتھ ہی مقبوضہ ممالک بھی آزاد ہو گئے اور ہٹلر اپنے انجام کو پہنچا، لیکن اس کے باوجود جاپانیوں کی مزاحمت ہنوز برقرار تھی۔ اتحادیوں کیلئے یہ قوم زبردست جنگجو اور نا قابل شکست بن گئی تھی چنانچہ امریکہ نے آخری حربے کے طور پر ایٹم بم استعمال کر ڈالا اور یوں انسانی تاریخ میں ہلاکت اور خونریزی کا سب سے المناک سانحہ رونما ہو گیا۔ جاپانی شہروں ہیروشیما اور ناگاساکی پر جب یہ بم گرائے گئے تو لاکھوں کی تعداد میں مرد عورتیں اور بچے لمحہ بھر میں اذیت ناک ہلاکت اور زندہ جلائے جانے کے عمل سے گزرے۔ تاب کار شعاعوں نے دور دور تک کے علاقوں میں ہر انسانی اور حیوانی جسم پر نا قابل علاج زخم پیدا کر دیئے، عمارتیں زمین بوس ہو گئیں اور ہنستی کھیلتی وسیع آبادیاں آناً فاناً راکھ کا ڈھیر بن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئیں۔ یہ ایک ایسا روح فرسا المیہ ہے جس کے سامنے تاریخ کے ظالم ترین بادشاہوں بخت نصر، چنگیز خاں اور ہلاکو کی بربریت بھی ماند پڑ جاتی ہے۔ ابتدائے آفرینش سے لے کر دور حاضر تک کی انسانی تاریخ میں اس قدر سفاکی اور وحشیانہ عمل کی اور کوئی مثال نہیں ملتی۔ مہذب دور میں پیش آنے والا یہ ایسا دلخراش واقعہ ہے جس کے تصور سے ہی بالغ نظر انسان کی روح کانپ اٹھتی ہے۔ آج اس سانحے کو نصف صدی سے زائد عرصہ گزر چکا ہے لیکن جاپان میں ہر سال اس روز اس سانحے کی یاد میں دکھ اور سوگواری کا دن پورے اہتمام سے منایا جاتا ہے۔

انسان نے جنگ عظیم کی ہولناک تباہ کاریوں سے بھی عبرت نہ پکڑی اور ملک گیری کی ہوس سے انسانی جبلت پاک نہ ہو سکی۔ شمالی اور جنوبی کوریا کی آویزش، چین اور جاپان کی طویل جنگ، اسرائیل کی عربوں پر 67ء اور 73ء میں جارحیت، ویت نام میں کئی سال طویل امریکی جنگ جس میں لاکھوں کی تعداد میں ویت نامی عوام ناحق مارے گئے، یہ سب واقعات اسی ہوس کا شاخسانہ تھے۔

جنگی جنون اور دوسرے ممالک کو مغلوب کرنے کی خواہش بھی اسی ظلمت کا ایک پہلو ہے۔ ایران عراق کی نو سالہ طویل لڑائی، عراق کا کویت پر حملہ اور امریکہ برطانیہ کی عراق کے خلاف فوجی کارروائی، سوویت یونین کے افغانستان پر غاصبانہ تسلط سے امریکی جارحیت تک سب اسی خواہش کی کارفرمائیاں تھیں۔ چیچنیا اور بوسنیا میں مسلمان اسی لیے لاکھوں کی تعداد میں ہلاک اور اجتماعی قبروں میں دفن ہوئے کہ وہ خود کو طاغوتی معاشروں کے زیر نگیں کرنے پر آمادہ نہیں تھے۔ آج تک وہاں یہی حالات ہیں۔

امریکہ پر ملک گیری اور دنیا کو مغلوب کرنے کی یہ ہوس آج فزوں تر ہے۔ وہ اپنے مفادات کی خاطر کوئی بہانہ تراش کے انتہائی قدم اٹھانے سے بھی دریغ نہیں کرتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

11 ستمبر 2001ء کو نیو یارک میں ورلڈ ٹریڈ سینٹر کی تباہی سے امریکی جنون تسلط نے مسلمان معاشروں پر جارحیت کا جواز پیدا کیا اور پھر افغانستان کو دہشت گردی کے زمرے میں شامل کرتے ہوئے امریکہ سے ہزاروں میل دور واقع پسماندہ ترین معیشت کے حامل اور حربی قوت کے اعتبار سے کمزور ترین اس ملک پر دھاوا بول دیا گیا۔ امریکہ کیلئے اس کارروائی کا مقصد علاقائی اور سیاسی مفادات کے علاوہ یہاں کی معدنیات کے ذخائر کو ہڑپ کرنا بھی تھا چنانچہ اس ملک پر تباہ کن بموں میزائلوں کی بارش کر کے اس کی اینٹ سے اینٹ بجادی گئی جس سے عمارتیں ملبے کا ڈھیر بن گئیں اور لاکھوں کی تعداد میں عورتیں بچے اور بوڑھے لوگ شدید موسم کی صعوبتیں برداشت کرتے ہوئے ہمسایہ ممالک میں پناہ گزین ہونے پر مجبور ہو گئے۔ یہ بموں کی ایسی بارش تھی جس کی مثال جنگ عظیم میں بھی نہیں ملتی۔

اس بمباری کے بعد افغانستان پر عالم کفر نے تسلط جمایا اور پھر دیگر اسلامی ممالک میں ''دہشت گردی کے خلاف جنگ'' کے نام پر امریکی مفادات کو افغانستان سے تحفظ دینے اور اپنی اعلان کردہ صلیبی جنگوں کو جاری رکھنے کیلئے بہانے تراشنے شروع کر دیئے گئے۔ یہاں بجا طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ انسانی آبادیوں کو ریگزاروں میں بدل دینے ولا اور افغان لوگوں کو اپنے ہی ملک میں مہاجر بنا دینے والا یہ ملک یعنی امریکہ کس طرح بنیادی حقوق کا علمبردار قرار دیا جاسکتا ہے؟ اسی طرح یہ سوال بھی ہے کہ کیا ظالم کے خلاف اپنے ملک اور عوام کے دفاع اور انہیں تباہ کاریوں اور شکست وریخت سے بچانے کی کوشش جرم یا دہشت گردی کے زمرے میں آسکتی ہے؟ سچ تو یہ ہے کہ امریکہ کے طرز عمل کو آج کے مہذب دور کے تناظر میں جس قدر بھی برے نام سے منسوب کیا جائے، درست ہوگا۔

آج دنیا بھر کے سائنسدان جدید اور مہلک سے مہلک تر ایسے ہتھیار بنانے میں مصروف ہیں جن سے وسیع وعریض خطے میں تباہی مچائی جا سکے، بلکہ اب تو کیمیائی اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جراثیمی ہتھیاروں کے باعث پورے کرہ ارض پر لمحوں میں شدید تباہی مچا دینے کی صلاحیت بھی حاصل کی جا چکی ہے۔ ماہرین کے مطابق صرف امریکہ کے پاس ہی اتنی مقدار میں مہلک اسلحہ موجود ہے جس سے پورے کرۂ ارض کو گیارہ مرتبہ مکمل طور پر تباہ کیا جا سکتا ہے۔ کیا یہ قیامت کی تیاری نہیں ہے؟

آج اسلحہ سازی کو ملکی معیشت کی مضبوطی کیلئے اہم ترین اور سب سے منافع بخش صنعت قرار دے دیا گیا ہے۔ بڑے ممالک چھوٹے ملکوں کو آپس میں متصادم کرانے کے اسباب پیدا کر کے انہیں اپنا بنایا ہوا اسلحہ بیچتے ہیں اور پھر اس اسلحہ کے ایمونیشن اور فاضل پرزہ جات کیلئے چھوٹے ممالک کو اپنا مزید دست نگر بنا لیتے ہیں۔

آج انسانیت کی اکثریت اس حال میں ہے کہ غربت، بیماریوں، فاقہ کشی اور طبقاتی استحصال کے باعث بنیادی ضروریات زندگی سے ہی محروم ہے حتی کہ دنیا میں کئی قحط زدہ علاقے انسانیت کے نام پر دھبے کی مثال ہیں۔ اگر وہ اربوں کھربوں ڈالرز کے اخراجات جو آج اسلحہ کی تیاری، اس کی خریداری اور انسانیت کی ہلاکت و بربادی کے سامان پر ہو رہے ہیں، انسانیت کی فلاح و بہبود پر کیے جائیں تو دنیا امن وخوشحالی کا گہوارا بن جائے، انسان جیو اور جینے دو کا اصول اپنا لے اور انسانی حقوق کو حقیقی اور کما حقہ، تحفظ دستیاب ہو جائے، انسان اپنی تمام تر مخلصانہ مساعی اور فکر و جہد کے ساتھ اقوام متحدہ کو فی الواقعہ ایک فعال ادارہ بنا کر بروئے کار لے آئے اور اللہ کے عطا کردہ نظام حیات کی سختی سے پابندی کرتے ہوئے ہر فرد کیلئے باہمی تحفظات کی مکمل ضمانت دے دی جائے تو یہ عالم رنگ و بو حقیقی معنوں میں جنت نظیر بن جائے..... لیکن زمینی حقائق اس کے برعکس منظر پیش کر رہے ہیں۔ اقوام متحدہ سپر پاور کے سامنے بے بسی کی انتہا کو پہنچنے کے بعد گویا اپنا وجود کھو چکی ہے اور انسان کی ملک گیری کی ہوس اور جنگی جنون کے سامنے تمام فکر وعلم، تعلیم و تربیت، اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحقیق وتبلیغ غیر موثر اور اکارت دکھائی دے رہی ہے۔ جنگل کا قانون رائج الوقت ہے، مہذب ہونے کے دعووں کے باوجود انسانی جبلی خونریزی عود کر آئی ہے اور بظاہر یہی دکھائی دیتا ہے کہ قیامت تک یہی کیفیت برقرار رہے گی۔

ظلمت سے نور کی طرف آنے کا راستہ قدرت کی طرف سے کبھی بند نہیں ہوتا جیسا کہ اقوام سابقہ کے واقعات سے ثابت ہے۔ اس موضوع پر قدرے صراحت کے ساتھ آئندہ صفحات پر گفتگو زیر نظر آئے گی۔

اخلاقی اور روحانی تباہی

ابتدائے آفرینش سے دور حاضر تک کی انسانی تاریخ کے جائزے سے ہویدا ہے کہ جہاں انسانی تہذیب ارتقائی منازل طے کرتی رہی وہاں اخلاقی اور روحانی تباہی کا سلسلہ بھی روبہ عمل رہا۔ تخلیق انسانی کے موقع پر شیطان نے انسان کی بربادی کا جو دعویٰ پیش کیا تھا، انسان کی اعلیٰ اقدار کی تباہی اسی دعوے کا وہ تسلسل تھا جو اب تک جاری و ساری ہے اور شیطان کی پیروی اور انسانیت کے نام پر دھبے کے مترادف ہے۔

شیطان نے انسان کی بداعمالیوں اور بے حیائی و بے غیرتی پر مبنی رویوں کو دلکش اور دلفریب بنا کر پیش کیا اور انسان نے ان اسفل السافلین اقدار و افعال کو اپنے لیے دنیا میں ترقی و کامرانی کا زینہ تصور کر لیا۔ اس نے سمجھا کہ بے روک ٹوک اور مادر پدر آزاد تہذیب انسانی عظمت کی علامت ہے چنانچہ گمراہی کا شکار ہو کر وہ شیطانی تہذیب کو نہایت اچھی اور مستحسن نظر سے دیکھنے لگا۔

آج وہ سفلی خواہشات کی تکمیل کیلئے دوسروں کی عزت و آبرو اور ان کے زیر ملکیت مال و زر پر اختیارات حاصل کرنے کے درپے ہوتا ہے اور پھر اقتدار اور وقت حاصل کر کے طبقاتی امتیاز پیدا کرتے ہوئے معاشرے میں فتنہ وفساد اور ہلاکت کا باعث بن جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاشروں میں عدل و انصاف ناپید ہو جاتا ہے اور اعلیٰ انسانی اقدار مثلاً اخوت، ہمدردی، احسان و مروت جیسے رویے معدوم ہو جاتے ہیں جبکہ حکم حاکم مرگ مفاجات جیسے اصولوں پر مبنی جنگل کا قانون مروج ہو جاتا ہے۔

شراب نوشی

ظلمات کی ان عمیق گہرائیوں میں انسانیت کو گرانے میں شراب اور دیگر نشہ آور اشیاء کا بہت عمل دخل ہے۔ یہ ایسی اشیاء ہیں جو انسان سے اس کا شعور یعنی اچھے برے، جائز ناجائز اور مفید و مضر کی تمیز چھین لیتی ہیں اور پھر وہ اپنے ہوش و حواس کھو کر اعلیٰ اور بنیادی انسانی اقدار، خودداری، تحفظ عزت و آبرو اور پاسِ ناموسِ نسوانیت کھو بیٹھتا ہے۔ اسی لیے شراب کو ام الخبائث کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ شراب کئی معاشروں کی بربادی کی محرک ہوئی ہے۔

شراب نوشی کے نتیجے میں عیاشی، بوالہوسی کا جنون اور بے قابو حواس کی کیفیت پیدا ہوتی ہے جس کے دوران سرزد ہونے والی حرکات معاشرے میں امن و سکون کی معدومی اور فتنہ و جرائم کے فروغ کا سبب بنتی ہیں۔ تاریخ میں ہم دیکھتے ہیں کہ جن ممالک کے حکام کا اوڑھنا بچھونا شراب و شباب تھا ان پر اللہ کا قہر نازل ہوتا رہا، حتیٰ کہ ان شرابی حکام نے اپنی عزت و آبرو تک دشمنوں کے تسلط میں سونپ دی اور بالآخر اپنے عوام کیلئے تاریخ کے بد ترین اور ظالم حکمران کی عبرت ناک مثال بن گئے۔ دور حاضر میں شراب و شباب میں جن بدمست حکمرانوں کی طرف سے ان کے تکبر، ایمان کی کمزوری اور نااہلی کے باعث ایسے ہی مزید نقصانات کا اندیشہ ہے، انہیں سوچنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں شراب، جوا، بتخانے اور پانسوں کے پیسے کو شیطانی عمل اور حرام قرار دیا ہے۔ اس لیے تمام دنیا کے سر براہان اور صاحبان اقتدار کو، بالخصوص اسلامی دنیا کے سر براہوں کو شراب و منشیات کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عواقب سے عبرت لیتے ہوئے اپنے زیرِ عملداری علاقوں میں اس کی سرِ عام خرید و فروخت اور استعمال پر سختی سے قدغن عائد کر دینا چاہیے۔

حرمتِ نسواں کی پامالی

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو تخلیق و افزائش نسل انسانی کا ذریعہ بنانے کیلئے رفیق حیات ''حوا'' عطا کی تو اسے انسانیت کی ماں کی صورت میں عزت و حرمت کا ارفع مقام دیتے ہوئے حقوق و درجات کے ضمن میں باپ سے بھی بلند تر رکھا لیکن مرد نے مفاد خویش کی خاطر اس نسل حوا کو اس کی اصلی وجہ تخلیق سے ہٹا کر اس کو بری طرح پامال اور ذلیل و خوار کر کے رکھ دیا۔ اس کے حسن کو تجارتی جنس کی صورت دے دی اور کبھی باندی اور لونڈی اور کہیں بھیڑ بکریوں کے مال غنیمت کی طرح اس سے سلوک کیا۔ غرض عورت کے جسم و روح کا کرب ہر دور میں اس کی آبروریزی کی صورت میں فزوں تر رہا۔ بادشاہ، سلاطین، امراء اور حکام وقت، مالکان اقتدار امراء و رؤسا اور نوابوں راجاؤں نے جس طرح اسے اپنی نفسانی خواہشات کی تکمیل کیلئے عیاشی اور درباری محفل آرائی کا ذریعہ بنایا اور برہنہ ناچ گانا، انفرادی اور اجتماعی عصمت دری اور ہوسنا کی کیلئے استعمال کیا اس نے معاشرے میں پاکیزگی، عظمت نسواں اور عفت و عصمت کے تصورات کو بری طرح مجروح کیا اور بدترین معاشرتی برائیوں نے جنم لیا۔ عورت لٹتی بکتی رہی اور قحبہ خانے اور بازارِ حسن وجود میں آتے رہے۔ دیکھنے میں آیا ہے کہ پہلے پہل یہ بازارِ حسن بادشاہوں کے قلعوں اور فوجی چھاؤنیوں کے قرب و جوار میں وجود میں آتے رہے اور اس شیطانی عمل کو ان فوجیوں کے ذریعے تقویت ملتی رہی۔ دورِ حاضر میں حسن فروشی یعنی خوبصورت عورتوں کی ماڈلنگ اور ایڈورٹائزنگ، فلمی اداکاری، الیکٹرک میڈیا پر اظہار ناز و ادا اور بے باکی و نیم عریانی، سنگیت اور اس کی آڑ میں نمائش حسن اور اس نمائش کی نام نہاد مہذب دنیا کے اخبارات و جرائد میں پذیرائی اور اس کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کاروبار کا ذریعہ بنایا جانا، یہ سب کچھ عورت کے اسی شیطانی استحصال کا نیا انداز ہے۔

تاریخ گواہ ہے کہ حسن نسواں ملکی جنگیں جیتنے کیلئے بھی استعمال ہوتا رہا۔ دشمن کے مردوں کو لبھا کر جاسوسی یا دیگر جنگی مقاصد حاصل کرنا ماضی میں بھی کامیاب حربی ہتھکنڈہ سمجھا جاتا تھا اور اب بھی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور میں اس نوعیت کا جو واقعہ پیش آیا تھا اس کا ذکر گزشتہ صفحات میں بلعم بن باعور کے واقعہ کے ذیل میں ہو چکا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس بگاڑ کی ایک بہت بڑی وجہ خود عورت کی اپنے حقوق سے لاعلمی اور گمراہی بھی ہے۔ اسے یہ احساس ہی نہیں ہے کہ معاشرے نے اسے کس طرح تماشا بنا رکھا ہے جبکہ فطرت نے اس کیلئے کس قدر احترام اور فضیلت کا استحقاق رکھا ہے۔ وہ جب اپنی محدود عقل کے باعث کسی نتیجے پر پہنچ نہیں پاتی تو یہود و نصاریٰ کے فراہم کردہ غیر اسلامی کلچر کی چکاچوند سے متاثر ہو کر اس کے ہاتھ کا کھلونا بن جاتی ہے اور اس حیثیت کو قابل فخر سمجھ بیٹھتی ہے۔

آج مسلمان معاشروں میں بھی فیشن کے نام پر عورتوں کے نیم عریاں ملبوسات، مجالس اور محافل میں مردوں عورتوں کا بے تکلفانہ اختلاط، ہوٹلوں کلبوں میں انگریزی طرز کے رقص و موسیقی اور لباس کی تراش خراش میں برہنگی، بناؤ سنگھار اور بے باکانہ ناز وادا، پردے کا تمسخر اور اسلامی اقدار و احکام شریعہ سے کھلم کھلا سرکشی کا ارتکاب خود عورت کی طرف سے بھی ہو رہا ہے۔ ادھر مغربی معاشروں میں زنا اور ہم جنس پرستی جیسی کریہہ برائیوں کو قانونی طور پر جائز تسلیم کر لیا گیا ہے جو حرمت انسانیت اور نسلی بقاء کے خلاف کھلی جنگ کے مصداق ہے۔

ہم جنسی اور اغلام پرستی کو پہلی مرتبہ قوم لوط میں وجود ملا اور اس قوم کا جو خوفناک حشر قرآن میں مذکور ہے یعنی پتھروں کی بارش اور بستی کا الٹ جانا، وہ رہتی دنیا تک کیلئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک عبرت انگیز انتباہ ہے لیکن عورت کے مقامِ احترام وتوقیر کے تقاضوں کو مسخ کر دینے والی یہ تباہی جو نسل انسانی کے فروغ کے حوالے سے حرام وحلال اور سچ جھوٹ کا امتیاز ختم کر دیتی ہے، یہ تباہی آج کے نام نہاد تہذیب یافتہ قانون سازوں کی نگاہ سے اوجھل ہوگئی ہے چنانچہ یہ کہنا غلط نہیں ہے کہ انسانی سرکشی اور قدرت کے متعینہ اصولوں کے خلاف جنگ کا سلسلہ تہذیبی ارتقاء کے باوجود جاری وساری ہے اور شیطان کے خوابوں کی تعبیر بن کر ابھر رہا ہے۔ ماضی میں کم سن بچیوں کو اغوا کر کے کائیاں طوائفوں کی سرپرستی میں ان سے پیشہ کرانے کے واقعات ملتے ہیں۔ اسی طرح مالکوں کا اپنی لونڈیوں سے پیشہ کرانا بھی معاشرتی چلن رہا ہے لیکن آج عورت اپنی ناسمجھی کے باعث اس ذلت کی گہرائی میں خود ہی غرق ہونے پر آمادہ ہے۔ یہ ظلمت کے بدترین درجات میں سے ایک ہے۔

حکام وقت بھی اس سازش کا جزو بنے ہوئے ہیں اور استقبالیہ اور دیگر تقاریب میں نوخیز دوشیزاؤں کا مہمانوں کو پھولوں کے ہار پہنانا، گل پاشی کرنا، کورنش بجا لانا، استقبالیہ ارکان اور مہمان عورتوں اور مردوں کا ایک دوسرے سے ہاتھ ملانا، یہ سب باغیانہ حرکات ایسی ہیں جن کی ذمہ داری حکام وقت پر عائد ہوتی ہے۔ اسلام نے رسول اللہ ﷺ کے طرز حیات کو زندگیوں کیلئے بہترین اسوہ قرار دے کر جس اسلامی، یک رنگی، پاکیزگی اور بے ریائی کا حکم دیا تھا، ملبوسات فاخرہ مجلسی اختلاط بے باکی اور فیشن اس اسلامی رہنمائی کے استہزاء کے مترادف ہیں۔

عورت کی تذلیل کا ایک اور منظر جہیز کی صورت میں دکھائی دیتا ہے۔ اس تذلیل کی محرک یہ سوچ ہے کہ گویا عورت ایک ناکارہ شے ہے جس کو بلا قیمت اٹھانا گوارا نہیں چنانچہ یہ تبھی قابل قبول ہوگی جب اس کے ساتھ مال بھی ملے گا۔ صدیوں پہلے عربوں میں یہ سوچ اس قدر پختہ ہوگئی تھی کہ لڑکی کا پیدا ہونا باعث ننگ ورسوائی بن گیا تھا حتیٰ کہ کئی ظالم افراد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لڑکی پیدا ہوتے ہی اسے زندہ دفن کر دیتے تھے۔ قرآن میں نہایت سخت الفاظ میں اس ظلمت بھری سوچ کے خلاف تنبیہ وارد ہوئی ہے۔

حرام غذائیں

ظلمت کا ایک اور پہلو انسانی غذا سے متعلق ہے۔ جو اشیاء حلال قرار دی گئی ہیں وہ انسانی حیات اور صحت و تندرستی کیلئے مدد و معاون ہیں جبکہ شراب، سور کا گوشت، خون اور مردار وغیرہ انسانی قوت و صحت کی تباہی کا ذریعہ بنتے ہیں۔ ماضی میں جو قومیں خون کو منجمد کرتی اور اسے بطور غذا استعمال کرتی تھیں، ہم دیکھتے ہیں کہ ان میں وحشت و بربریت اور ظلم و استبداد کے رویے نمایاں تھے اور خونخوار درندوں جیسی عادات ان کی معاشرت کا حصہ تھیں۔ ان قبیح اثرات سے انسانیت کو محفوظ رکھنے کی خاطر خون کو حرام کیا گیا۔ جانور کو ذبح کرنے میں بھی حکمت یہ ہے کہ اس طرح خون اس کے جسم کی رگوں سے نکل جاتا ہے۔

سور اپنی افزائش نسل کے ضمن میں ایسی جبلت رکھتا ہے جو فطری انسانی معاشرے میں بے حیائی اور بے شرمی یا بے غیرتی کے زمرے میں آتی ہے۔ یہی اس جانور کا گوشت حرام کر دینے کی حکمت ہے کہ اس غذا کے جزوِ بدن بننے کے نتیجے میں انسان اپنے فطری جذبات کی سیرابی کی کوشش میں سرکش ہو جاتا ہے جس کے ردعمل میں بے ہودگی، فحاشی اور اقدار کی پامالی کے رویے جنم لیتے ہیں، انسان حلال و حرام کا امتیاز کھو بیٹھتا ہے اور بعض اوقات ایسی حرکات کا سرعام ارتکاب کر بیٹھتا ہے جن سے عزت و ناموس کا تحفظ مفقود ہو جاتا ہے۔ اس کی سب سے بڑی مثال مغربی اقوام کا طرز معاشرت ہے۔ وہاں دریاؤں سمندروں کے کنارے ایسے مناظر عام ہیں۔ بعض جگہوں پر تو ایسے علاقے بھی مخصوص ہیں جہاں کوئی فرد لباس پہن کر نہیں جا سکتا۔

ایسی سیر گاہوں میں بے حیائی کا وہ مظاہرہ دیکھنے میں آتا ہے کہ جس میں محترم انسانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رشتوں کا تقدس ختم ہو چکا ہوتا ہے اور سب جانتے ہیں کہ سور کا گوشت ان معاشروں کی غذا میں ایک معمول کی طرح شامل ہے۔

انسان کیلئے ضرر رسانی کے تناظر میں مردار گوشت کی کیفیت بھی اس سے مختلف نہیں ہے۔ اب تو طبی اعتبار سے بھی تسلیم شدہ ہے کہ مردہ جسم کے اندر تھوڑی دیر میں ہی مہلک جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں۔

جانور کو ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لینا معاشرے کی نفسیاتی پرداخت کیلئے ضروری ہے تاکہ اطاعت الٰہیہ اور جواب دہی کا احساس ہر وقت جاگزیں رہے۔ غرض ہر حوالے سے احکام فطرت انسان کی بہتری کے آئینہ دار ہیں اور وہی معاشرے بگاڑ کے شکار ہوتے ہیں جو ان قوانین سے سرکشی کی ظلمت میں مبتلا رہتے ہیں۔

اسراف

مال و زر کا غیر ضروری اور نارو استعمال اسراف کے دائرے میں آتا ہے جسے اپنانے والوں کو قرآن نے شیطان کے بھائی قرار دیا ہے، لیکن ان فطری اصولوں سے مردوں کے علاوہ عورتوں کی اکثریت بھی گریزاں ہے۔

دور حاضر میں امت مسلمہ پر جو ذلت و مسکنت طاری ہے اس کا بنیادی باعث یہی ہے کہ اس نے اللہ کے عطا کردہ نظام کی اطاعت کا عہد توڑ ڈالا ہے اور اسلام کے ان سب سے بڑے دشمنوں ہنود و یہود کے ابلیسی کلچر کو اختیار کرنے لگی ہے جن کی سازش ہی یہ ہے کہ اسلامی ریاستوں کے معاشروں میں یہی کلچر رواج پا جائے تاکہ دین کی اعلیٰ اقدار ان معاشروں میں معدوم ہوتی چلی جائیں اور ایک دو نسلوں کے گزرنے تک دین کا صرف نام رہ جائے باقی سب کچھ مفقود ہو جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نور علیٰ نور

﴿اللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ط اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ط اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنِةٍ لَّاشَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ ط يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ط نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ط يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ط وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ o فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ ط يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ o رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ ط يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ o لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ o﴾ (النور:35-38)

''اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے (کائنات میں) اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق میں چراغ ہو، چراغ ایک فانوس میں ہو اور فانوس گویا موتی کی طرح (چمکتا ہوا) تارا ہے اور وہ زیتون کے ایک ایسے مبارک درخت کے تیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے روشن کیا جاتا ہو جو نہ شرقی ہو اور نہ غربی اور قریب ہے کہ اس کا تیل خود ہی بھڑک اٹھے چاہے اس کو آگ نہ لگے۔ روشنی پر روشنی۔ اللہ اپنے نور کیلئے جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ وہ لوگوں (کو سمجھانے) کیلئے مثالیں بیان کرتا ہے اور اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے (ہدایت پانے والے لوگ) ایسے گھروں میں (ہوتے ہیں) جن کے متعلق اللہ نے اذن دیا ہے کہ ان کو بلند کیا جائے اور ان میں اس کا نام ذکر کیا جائے۔ ان میں صبح و شام اس کی تسبیح کرتے ہیں۔ ایسے لوگ جن کو تجارت اور خرید و فروخت اللہ کی یاد سے اور نماز قائم کرنے سے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے غافل نہیں کرتی۔ وہ اس دن سے ڈرتے رہتے ہیں جس میں آنکھیں اور دل الٹ جائیں گے تاکہ اللہ ان کو جزا دے ان بہترین اعمال کی جو انہوں نے کیے ہیں اور اپنے فضل سے ان کو مزید دے اور اللہ جسے چاہتا ہے بغیر حساب کے دیتا ہے۔''

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کو آسمانوں اور زمینوں کے نور سے معنون کیا گیا ہے اور مثالوں کے ذریعے بتایا گیا ہے کہ اس نور میں یکساں روشنی ہے اور یہ شرق و غرب کے امتیاز سے مبرا ہے۔ اس کا ایندھن ایسا مصفا کہ آگ کے بغیر جلنے کو تیار ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسی روشنی تیز ہو گی شفاف شیشے میں سے گزرنے کی وجہ سے واضح اور روشن تر ہو گی اور دور تک پہنچنے والی اور پاکیزہ ہو گی۔ پس اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنے اس نور کے ذریعے سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔ آیت کے الفاظ ﴿يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ﴾ سے مترشح ہے کہ اس سے اللہ کا وہ پیغام مراد ہے جو روشن اور منور ہے، تابناک ہے اور گمراہیوں اور ظلمتوں کی تاریکیوں کو دور کرنے والا ہے۔ اللہ جس کو چاہتا ہے اس نور سے کسب ضوء کا موقع دیتا ہے۔

اس کے بعد ان مثالوں کے بیان کرنے کی وجہ بھی بتا دی گئی تاکہ انسان اکتساب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معرفت کر سکے۔ اس سے یہ مراد ہو سکتا ہے کہ جس طرح نور اور روشنی سے تمام اشیاء متجلی ہو جاتی ہیں اور سب کچھ نظر آنے لگتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کیلئے بمنزلہ نور کے ہے یعنی اگر اللہ تعالیٰ کو حاکم مطلق اور اس کی نازل کردہ ہدایات کو ضابطۂ حیات نہ تسلیم کیا جائے تو کائنات کا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے اور ہر طرف تاریکی ہی تاریکی دکھائی دیتی ہے جبکہ اگر اللہ پر ایمان کامل رکھ کر، اسے خالق اور رب حقیقی مانتے ہوئے اس کے نازل کردہ ضابطۂ حیات کو حرز جاں بنا لیا جائے تو کائنات کی تمام گتھیاں سلجھ جاتی ہیں، تمام مخلوقات کے مسائل کا حل مل جاتا ہے اور کسی گوشہ میں تاریکی نہیں رہتی۔

اس ضابطۂ حیات کے زمان و مکان کی قید سے ماورا ہونے کی تاکید ان الفاظ میں موجود ہے جن کا ترجمہ ہے کہ نہ تو یہ نور شرقی ہے اور نہ غربی، اور اس کا تیل روشنی دیتا ہے اگرچہ اسے آگ نہ بھی چھوئے۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ شرقی اور غربی کی نفی سے مکان کی قید ختم ہوگئی اور آگ چھوئے بغیر روشنی دینے کے تصور سے زمان کی حد باقی نہ رہی کیونکہ یہ بجلی اور قمقمہ کا اولین تصور ہے۔ دوسرے الفاظ میں ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ یہ سائنسی ترقی کے ادوار کی طرف اشارہ ہے۔

اس کے بعد کے الفاظ سے مربوط کر کے دیکھیں تو اس حوالے کو اور بھی تقویت ملتی ہے یہ الفاظ ہیں "نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٌ" یعنی روشنی اور اس پر مزید روشنی، گویا نور ہر دور کے نئے نئے تقاضوں کے مطابق اپنی ضیا پاشیاں بڑھاتا جاتا ہے اور روشنی کے اوپر مزید روشنی آنے کا یہ عمل قیامت تک جاری رہے گا۔ یوں ان انسانوں کی جو اسی روشنی سے اکتساب معرفت کر کے اپنی زندگی کا لائحہ عمل ترتیب دیں گے، ان کی زندگی میں ظلمت و جہالت کی تاریکی اور محرومی کا گزر نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے مختلف ادوار میں اقوام پر نزول کتب سماویہ اور ان کے علم کے ذریعے روشنی عطا کی تاکہ انسان اسی روشنی میں کائنات، مخلوقات، خود اپنی ذات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور پیدائش کی حکمت کے رموز آشکار کرے اور پورے نظام ہائے کائنات کا شعور حاصل کرے۔

کائنات کی ہر شے آسمان، زمین اور جو کچھ ان میں ہے، سب نور سے منور ہے۔ سورج چاند تارے روشنی کا ذریعہ بنتے ہیں اور اپنے اپنے تفویض کردہ فرائض کی انجام دہی کے حوالے سے اپنے وجود کا اظہار کرتے ہیں۔ اللہ کے نور کو پھیلانے کی یہ ذمہ داری ان کے خالق کی طرف سے ان پر بحیثیت مخلوق عائد کی گئی چنانچہ وہ کائنات میں زندگی کی نمود کیلئے ایک مقررہ اور طے شدہ نظام کا حصہ بن کر اپنے اپنے دائرۂ عمل میں متحرک رہتے ہیں۔ ان کے اسی تحرک کے نتیجے میں کوہ و دمن، صحرا دریا، فصلیں باغات موسم ہریالی جنگل، بارش، روئیدگی، چشمے اور سمندر فطری قوانین کے مطابق نمود حیات کا تسلسل قائم رکھتے ہیں۔ اس حیات میں نباتات وحیوانات، چرند پرند، چوپائے، درندے حشرات اور اشرف المخلوقات انسان، سبھی کی زندگی شامل ہے۔ حیات کی یہ نمود پانی سے ہوتی ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اَوَلَمْ یَرَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ کَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا وَ جَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ کُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ﴾

(الأنبیاء 30:21)

''کیا جن لوگوں نے (ماننے سے) انکار کیا ہے انہوں نے غور نہیں کیا کہ آسمان اور زمین باہم ملے ہوئے تھے پھر ہم نے انہیں جدا کیا اور پانی سے ہر زندہ چیز بنائی۔ کیا وہ اس کو نہیں مانتے۔''

اور پانی اسی روشنی کے ذریعے اپنے کار منصبی کا تسلسل قائم رکھتا ہے۔ گویا اللہ کا نور روشنی کی وہ کرن بھی ہے جو دنیاوی زندگی کی بقائے جسمانی کا سہارا بنتی ہے اور وہ بھی جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کامیابی کی منزلوں کے راستوں کی رہنمائی کرتی ہے۔ اسی سے تمام مخلوقات کا شعور اپنی اپنی منزلوں کا سراغ تلاش کر پاتا ہے۔

ارتقاءِ تہذیب کی مناسبت سے نورِ شریعت کا نزول

تخلیق آدم علیہ السلام کے ساتھ جب انسانی زندگی کا آغاز ہوا تو تمدنی ارتقاء کے وجود پذیر ہونے تک انسان کو نعمتوں کے ساتھ ساتھ ان کا شکر بجا لانے کی تعلیم دی گئی چنانچہ ایک عرصہ تک تعلیمات و ہدایات خداوندی عبادات اور وردو ظائف پر مبنی رہیں۔ پھر حضرت نوح علیہ السلام کے دور میں جب معاشرتی خدوخال مرتب ہونا شروع ہوئے تو اجتماعی نظام سے متعلق ہدایات کا نزول بھی ہونے لگا اور جائز و ناجائز، حلال و حرام کی قیود و حدود متعین کر دی گئیں۔ صحیفۂ ابراہیمی کے بعد حیاتِ انسانی کی رہنمائی کیلئے یہ نور مختلف پیغمبروں پر صحائف کی صورت میں نازل ہوتا رہا۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام پر تورات، داؤد علیہ السلام پر زبور اور عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل کا نزول اسی نور کی مختلف صورتیں تھیں۔ سورہ مائدہ آیہ 44 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰةَ فِيْهَا هُدًى وَّ نُوْرٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا﴾ (المائدۃ5:44)

''ہم نے تورات نازل کی۔ اس میں ہدایت اور نور تھا اور اس کے مطابق سارے نبی جو مسلم تھے، فیصلے کرتے تھے۔''

﴿وَ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰةِ وَ اٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّ نُوْرٌ وَّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰةِ وَ هُدًى وَّ مَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ۝﴾ (المائدۃ5:46)

''پھر ہم نے ان کے نقش قدم پر عیسیٰ بن مریم کو بھیجا۔ تورات میں سے جو کچھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے سامنے تھا وہ اس کی تصدیق کرنے والا تھا اور ہم نے اسے انجیل عطا کی جس میں رہنمائی اور نور تھا اور جو اپنے سے پہلے آئی ہوئی تورات کی تصدیق کرنے والی تھی اور خدا سے ڈرنے والوں کیلئے ہدایت اور نصیحت تھی۔''

مفسرین نے لکھا ہے کہ تورات میں ہدایت اور نور کا کافی سامان تھا چنانچہ تمام گزشتہ انبیاء کا دستور العمل تورات ہی رہی۔ احبار وعلماء بھی مکلّف تھے کہ تورات کو یاد رکھیں اور اسی کے مطابق فیصلے کریں۔ اسی طرح انجیل بھی ہے۔ اگرچہ اس کی چند تعلیمات قدرے مختلف ہیں لیکن اختلاف کا مقصد حالات و واقعات اور زمان و مکان کے تغیرات کے مطابق محض فروعات کی تبدیلی ہے جبکہ اصول و اساس میں کامل وحدت اور یکسانی ہے۔ اللہ کے ضابطۂ حیات کا مقصود جس کی دونوں کتب مظہر ہیں، یہی ہے کہ انسان کو اس کی روح اور جسم سمیت ارتقاء کی سب سے اونچی سیڑھی پر پہنچایا جائے اور اس میں حالات وظرف کے مطابق ایسی استعداد پیدا کی جائے کہ وہ دنیا وعقبیٰ کی سعادتوں کا حامل بن جائے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر لاحق اپنے سابق کی تصدیق وتائید کرتا ہے۔ ان آیات میں جس حقیقت ثابتہ کی طرف اشارہ ہے وہ یہی ہے کہ تورات اور انجیل اور دیگر کتب سماویہ اللہ کی طرف سے رہنمائی اور نور کا سرچشمہ ہیں اور اُن اقوام پر جن کیلئے یہ نازل ہوئیں، ان کتب میں بیان کیے گئے قوانین پر عمل پیرا ہونا لازم اور فرض تھا۔

اسوۂ رسل علیہم السلام.....شریعت کی عملی تفسیر

انسان کی رہبری کیلئے اللہ تعالیٰ نے ہر امت کیلئے خود اسی میں سے انبیاء و رسل کو مبعوث کیا۔ وہ انسان کیلئے اس کے سفر حیات کی منازل کی نشاندہی بھی کرتے رہے اور اندھیرے اور روشنی میں امتیاز کرنے کے اسباق بھی پڑھاتے رہے۔ ان کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے انسان کیلئے نیکی و بدی، اچھائی برائی، گناہ، ثواب، فلاح و بربادی اور حیات و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہلاکت کے تمام رموز اپنے نور سے روشن کر دیئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

''بے شک آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں، رات اور دن کے آنے جانے اور ان کشتیوں میں جو لوگوں کیلئے نفع بخش ساز و سامان کے ساتھ سمندر میں چلتی ہیں اور اللہ نے جو آسمان سے پانی اتارا اور اس سے زمین کو اس کی موت کے بعد زندگی بخشی اور اس میں ہر قسم کے جاندار پھیلا دیئے اور ہواؤں کی گردش میں اور ان بادلوں میں جو آسمان اور زمین کے درمیان تابع فرمان بنائے گئے ہیں، ان لوگوں کیلئے نشانیاں ہیں جو عقل سے کام لیتے ہیں۔''

انبیاء و رسل نے اپنے اسوہ کے ذریعے ان اسباق خداوندی کے مطابق نیکی اور فلاح کا راستہ اختیار کرنے کی عملی مثال قائم کی۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ پوری انسانیت حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہونے کے ناتے باہمی یگانگت، بھائی چارہ، ہمدردی، احسان و ایثار اور عدل و انصاف کے اصولوں کو اپنا لے تاکہ ہر انسان کو بنیادی حقوق کا تحفظ میسر آ جائے، اس کی زندگی خوشحال، مطمئن اور آسودہ بن جائے، اس کا معاشرہ پر امن اور مسائل سے پاک ہو کر جنت نظیر بنا رہے۔

جن اقوام نے اس نور کی اتباع کی اور انبیاء و رسل کے اسوہ کو مشعل راہ بنائے رکھا انہوں نے اس ہدایت نامے میں عطا کردہ فطری قوانین کو اپنایا چنانچہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمتوں نعمتوں، مہربانیوں اور نوازشات کی حقدار ٹھہریں اور ان کے نتیجے میں کامیابیوں سے بہرہ یاب ہوئیں، غم و فکر سے بے نیاز شادمان زندگی ان کا مقدر ٹھہری اور وہ آنے والے انسانوں کیلئے روشن نقوش قدم کی صورت میں راہ عمل کا سراغ چھوڑ گئیں۔

وقت کے ساتھ ساتھ انسان ان رہنما اصولوں سے روگردانی کرنے لگا۔ وہ جہالت کا شکار ہو کر اللہ کے احکام کو توڑنے لگا چنانچہ نور کا استحقاق کھو بیٹھا اور ذلت و مسکنت میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈوب گیا۔ تب وہ حالات پیدا ہو گئے جب اللہ تعالیٰ اپنے نور کے پھیلاؤ کیلئے ہر امت میں کسی نبی رسول کو مبعوث کرتا ہے۔

اللہ کے نور کو اختیار کرنے والے کامیاب ہیں ظلمت میں غرق ہونے والے ناکام ہو جاتے ہیں۔ اقوام گزشتہ کے ذکر میں ہمیں اس نور کو اختیار کرنے والوں کی بہت سی مثالیں ملتی ہیں۔

حضرت نوح علیہ السلام صاحب شریعت رسول تھے چنانچہ قوم میں سے جو مسلمین (فرمانبردار) بن گئے یعنی ظلمت میں سے نکل کر نور میں آ گئے انہیں محفوظ رکھا گیا جبکہ نافرمانوں کو شریعت کی حکم عدولی پر عذاب دے دیا گیا۔ سیدنا نوح علیہ السلام پر ایمان لانے والے یہی مسلمین تھے جن کی اولاد بعد میں پورے کرہ ارض میں پھیلی اور مختلف انسانی معاشروں کو وجود میں لانے کا ذریعہ بنی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نار نمرود میں سلامتی اور ٹھنڈک فراہم ہوئی اور پھر انہیں کتنی ہی سعادتیں بھی عطا ہوئیں جن میں انسانیت کی امامت اور بیت اللہ کی تعمیر نو شامل ہیں۔ ملت ابراہیمی (طریقۂ ابراہیمی) کی پیروی آنے والے تمام انبیاء و رسل کیلئے لازم قرار دی گئی۔ آپ علیہ السلام کی اہلیہ کی عصمت نمرود کے ہاتھوں سے محفوظ رکھی گئی۔

سائرہ اور ہاجرہ آپ کی دونوں بیویوں کے رتبہ و مقام کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ ایک کی نسل میں سے انبیاء کرام کا تسلسل سے نزول ہوتا رہا جبکہ حضرت ہاجرہ کا رتبہ اور بھی بلند فرمایا اور حج کے موقع پر اللہ کے نیک بندے انہی کے ایک عمل کی تقلید میں ''سعی'' کا اہم رکن انجام دیتے ہیں۔ انہیں اسماعیل علیہ السلام جیسے صابر بیٹے اور اطاعت گزار نبی کی ماں بننے کا شرف ملا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کا مقام یہ ہے کہ ان کی سنت کی پیروی قیامت تک عید الاضحیٰ کی صورت میں ہوتی رہے گی۔ انہی کی اولاد میں خاتم النبیین محمد الرسول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﷺ مبعوث ہوئے جو قیامت تک کیلئے اور پوری انسانیت کیلئے نبوت و رسالت کا منصب لے کر آئے تھے۔ وہ ہر زمانے کیلئے ہدایت کا نور، قرآن مجید لے کر مبعوث ہوئے اور جن کے دور میں دین کے مکمل ہو جانے کی خوشخبری عطا کی گئی۔

سیدنا لوط علیہ السلام کی مثال بھی ایسی ہی ہے۔ نور کا راستہ اختیار کرنے والے مسلمین ٹھہرے جو عذاب کا وقت آنے سے پہلے بستی سے نکال لیے گئے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام جب آزمائشوں سے کامیاب گزرے تو انہیں اپنا چہیتا بیٹا مصر کے حکمران کی صورت میں واپس ملا۔ خود حضرت یوسف علیہ السلام جب آزمائشوں میں سے گزرے اور اللہ کی توفیق سے انہوں نے اپنی عصمت و حرمت پر آنچ نہ آنے دی تو اللہ کی طرف سے انہیں عالم رُویا اور پھر مالیاتی حکومتی اختیارات کی نعمتیں ملیں۔

قوم ثمود کو آزمائش کے طور پر بہت عروج ملا۔ صلاحیت اور وسعت و خوشحالی کے اعتبار سے وہ دیگر اقوام پر بالاتر تھے لیکن اکثریت ظلمت سے نور کی طرف نہ آئی چنانچہ معدودے چند ایمان والوں کو حضرت صالح علیہ السلام کے ساتھ حفاظت ملی۔

یمن کی ملکہ بلقیس کا علاقہ ایسی عجیب و غریب نعمتوں سے فیض یاب تھا جن کی نظیر تلاش کرنا دشوار ہے۔ ہوا میں ایسی تاثیر تھی کہ کھٹمل مچھر اور فصلوں کے کیڑے زندہ نہیں رہتے تھے چنانچہ زراعت کے بھرپور طریقے سے فروغ پانے کا پورا سامان موجود تھا۔ اللہ کے انعام کے طور پر افراد کو ذہانت اور صلاحیت بھی عطا ہوئی تھیں چنانچہ انہوں نے لوہے کی چادریں ڈھال کر پانی کے آگے بند بنایا اور پھر اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ زرعی خوشحالی ناقابل یقین حدود تک پہنچ گئی۔ تاریخ میں مذکور ہے کہ باغات میں اس کثرت سے پھل تھے کہ کوئی عورت سر پر خالی ٹوکرا رکھ کر درختوں کے نیچے سے گزر جاتی تو ٹوکرا بھر جاتا۔ لیکن یہ تمام نعمتیں اس وقت چھین لی گئیں جب قوم سرکشی پر آمادہ ہوئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ پانی کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بند ٹوٹ گئے اور پھر یہ جنت اراضی جب سیلابوں کی زد میں آئی تو آبادیاں بہہ گئیں، علاقہ ویران ہو گیا اور جنگلات اور خاردار جھاڑیوں سے اٹ گیا۔

شہر بابل کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ طوفان نوح کے بعد دنیا کا سب سے پہلا متمدن اور ترقی یافتہ شہر یہی ہے۔ اس کی تعمیر خاص طور پر باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت ایک نقشے کے مطابق ہوئی تھی۔ وسعت کا عالم یہ تھا کہ فصیل کے بازو کی لمبائی دو سو میل تھی جس میں سینکڑوں دروازے تھے اور ان کو ملانے والی چوپڑ کی سڑکیں تھیں۔ شہر میں سونے چاندی کے اجسام، نقاشی اور فن تعمیر کے عروج کے مظہر تھے۔ بابل کے معلق باغات جن کے نشانات آج بھی موجود بتائے جاتے ہیں، عدیم النظیر تھے۔ مذکور ہے کہ بخت نصر کی وہ بیوی جس کی خوشی کے لیے یہ باغات بنائے گئے تھے، کوہ قاف کی بادشاہ کی بیٹی تھی۔ بخت نصر کی اولاد جب اس پچاس لاکھ آبادی کے شہر کی حاکم تھی تو ہیبت و جبروت کا عالم یہ تھا کہ تین سو ممالک کے بادشاہ دربار میں حاضر ہوتے تھے اور کورنش بجالاتے تھے۔ انہی باجگزار ممالک میں فارس بھی شامل تھا۔

جونہی معاشرہ نور سے ظلمات میں داخل ہوا اور سرکشی اختیار کی، تباہی مقدر بن گئی اور آج یہ عبرت ناک افسانے کی صورت میں زبان زد عام ہے۔

بنی اسرائیل کی تاریخ بحیثیت مجموعی تو بے شک احکام الٰہیہ سے سرکشی اور حکم عدولی کی داستان ہے تاہم یہ بھی اپنی جگہ ایک حقیقت ہے کہ وہ جب بھی ظلمت سے گریز کرتے ہوئے نور کے دائرے میں آئے اللہ کی طرف سے انہیں بے مثال اور ایسے انوکھے انعامات عطا ہوئے جن کی مثال نہ تو اس سے پہلے موجود تھی اور نہ ہی اس کے بعد کسی زمانے میں سامنے آئی۔ سب سے پہلے تو انہیں ظالم سے تحفظ کیلئے سمندر میں راستہ دیا گیا اور پھر انہیں پرامن جگہ فراہم ہوئی۔ انہوں نے جس چیز کی تمنا کی، انہیں مہیا کی جاتی رہی۔ پانی مانگا تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بارہ چشمے دیئے گئے، من وسلویٰ کی نعمت ملی، مال اور عزت کا تحفظ فراہم ہوا، شان وشوکت اور وسیع وعریض علاقہ پر حکومت ملی اور پھر گرمی اور دھوپ سے تحفظ کیلئے سایۂ ابر ملا، اقوام عالم میں ان کا مرتبہ بلند کیا گیا۔ غرض ایسے اعلیٰ انعامات ملے کہ انہیں یہ غلط فہمی ہوگئی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے چہیتے ہیں اور وہ کچھ بھی کرتے رہیں، ان پر دنیا وآخرت میں اللہ کی مہربانیاں ہی ہوتی رہیں گی اور کوئی مواخذہ نہیں کیا جائے گا۔ ان کی گمراہیوں میں اس غلط فہمی کا بنیادی کردار تھا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نبوت ملنے سے پہلے ہی انعامات کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔ آپ علیہ السلام کی پرورش شاہی محل میں ناز ونعم کے ماحول میں ہوئی۔ جسمانی قوت آپ علیہ السلام کی بے مثال تھی کہ سرزنش کے طور پر آپ کے مارے ہوئے گھونسے کے نتیجے میں قبطی جان سے ہاتھ دھو بیٹھا۔ یہ قوت آپ علیہ السلام کے ساتھ آخر تک قائم رہی۔

آپ علیہ السلام کے معجزات بھی نہایت اعلیٰ رتبہ کے مظہر تھے۔ ید بیضا اور عصا کے معجزات کے علاوہ اللہ سے ہمکلامی کا شرف بھی آپ علیہ السلام کو حاصل ہوا۔ اسی نسبت سے آپ علیہ السلام کو کلیم اللہ کہا جاتا ہے۔ اللہ کی تجلی کی زیارت کا موقع آپ علیہ السلام کو اس طرح ملا کہ آپ علیہ السلام بہ تقاضائے بشریت اس حنیف ولطیف تجلی کی زیارت کی بھی تاب نہ لا سکے۔

آپ علیہ السلام کے جانشین حضرت یوشع بھی نورانیت کے راستے پر گامزن رہے اور بنی اسرائیل کی نئی نسل کے ذریعے جہاد کا فریضہ انجام دیا۔ ان کے واقعات سے معلوم ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی جہادی افواج کی کس طرح مدد کرتا ہے۔ مذکور ہے کہ آپ علیہ السلام پر وحی آئی کہ فوجوں کو دریائے یرون کے پار لے جائیں۔ اس موقع پر معجزہ یہ ہوا کہ دریا کے پانی میں اسی طرح راستے بنے جیسے موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں بنی اسرائیل کیلئے بنے تھے۔ حضرت یوشع کے دور میں اسرائیل کو غیر معمولی فتوحات حاصل ہوئیں اور اللہ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیک بندے لشکروں کی صورت میں اللہ کے دین کی سربلندی کیلئے جہاں جہاں گئے، اللہ کی مدد سے کامیابی نے قدم چومے اور پے در پے فتوحات نصیب ہوئیں۔

حضرت داؤد علیہ السلام بنی اسرائیل کے انبیاء میں سے ہیں۔ آپ علیہ السلام کو زبور کے ساتھ ایک خاص لحن عطا ہوا تھا چنانچہ آپ علیہ السلام زبور پڑھتے تو گویا ایک زمانہ وجد میں آجاتا۔ پہاڑ اور برگ و بار جھومنے لگتے اور جانور، اور پرندے بھی مبہوت ہو جاتے۔ دوسرا معجزہ یہ تھا کہ آپ علیہ السلام کے ہاتھ میں لوہا نرم ہو جاتا اور آپ اسے جس شکل میں چاہتے ڈھال لیتے۔

آپ علیہ السلام کو غیر معمولی فراست و دانائی اور جسمانی طاقت عطا کی گئی تھی۔ آپ علیہ السلام کے ہاتھ سے جالوت جس طرح کیفر کردار کو پہنچا وہ واقعہ اسی دانائی اور قوت کا مظہر ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام آپ کے بیٹے تھے۔ مذکور ہے کہ انہیں اتنی عظیم بادشاہت بخشی گئی تھی جو نہ ان سے پہلے کسی کو ملی اور نہ ان کے بعد نصیب ہوئی۔ جنات، ہوا اور چرند پرند سمیت ساری مخلوق آپ علیہ السلام کے تابع تھی۔ آپ علیہ السلام کا تخت ہوا پر اڑتا تھا۔ آپ مافوق البشری کام جنات سے لیتے۔ بیت المقدس کے باب میں بتایا جاتا ہے کہ اسے آپ علیہ السلام کی نگرانی میں جنات نے ہی تعمیر کیا تھا۔ ملکہ بلقیس جو بڑی شان و شوکت والی سمجھی جاتی تھی آپ علیہ السلام سے مرعوب ہو کر ایمان لے آئی کیونکہ آپ علیہ السلام نے اس کا تخت پلک جھپکتے میں اپنے سامنے حاضر کروایا تھا۔

دورِ سلیمانی تک بنی اسرائیل پابند شرع رہے لیکن آپ علیہ السلام کے بعد آپ علیہ السلام کی اولاد آپ علیہ السلام کی حقیقی جانشین نہ بن سکی لہذا برائیوں اور نافرمانیوں کا چلن ہونے لگا اور بنی اسرائیل کا دورِ زوال شروع ہو گیا۔

حضرت یونس علیہ السلام کی قوم کا واقعہ بھی ظلمت سے نور کی طرف رجوع کرنے کی نہایت درخشاں مثال ہے۔ آپ علیہ السلام جب قوم کی طرف سے مایوس ہو گئے تو بددعا کی اور پھر قوم کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ بتا کر کہ فلاں دن تم پر عذاب ہوگا، اپنی بستی نینوا سے نکل گئے اور اس احتمال سے کہ اگر معاملہ اسی طرح نہ پیش آیا جس طرح قوم کو بتا کر آیا ہوں تو قوم جھٹلائے گی، اس احتمال سے علاقے سے دور چلے جانے کا قصد کیا اور ایک کشتی میں سوار ہو گئے۔

کشتی جب پانی کے درمیان پہنچی تو گرداب میں آ گئی۔ ملاح چیخے کہ کشتی میں کوئی ایسا غلام موجود ہے جو اپنے مالک سے بھاگ کر آیا ہے۔ جب تک وہ کشتی میں موجود ہے کشتی بھنور میں پھنسی رہے گی۔ آپ علیہ السلام نے جونہی یہ سنا، آپ علیہ السلام کو خیال آیا کہ میں نے ہی اذنِ خداوندی کے بغیر اپنی بستی چھوڑی ہے چنانچہ میں ہی اپنے مالک حقیقی سے بھاگا ہوا ہوں۔ یہ خیال آتے ہی آپ علیہ السلام نے پانی میں چھلانگ لگا دی۔

اللہ کے حکم سے ایک بڑی مچھلی نے آپ علیہ السلام کو نگل لیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس مچھلی پر آپ علیہ السلام کا گوشت حرام کر دیا اور اس کے پیٹ کو آئینے کی طرح شفاف بنا دیا۔ وہ مچھلی آپ علیہ السلام کو سمندروں کی سیر اور عجائبات کا مشاہدہ کراتی رہی۔ تین روز آپ علیہ السلام نے اسی حالت میں استغفار کرتے ہوئے گزارے۔ آپ علیہ السلام کی یہ دعا قرآن میں ﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ﴾ کے الفاظ میں مذکور ہے۔ یہ اتنی جامع دعا ہے کہ آیت کریمہ کے نام سے یاد کی جاتی ہے اور لوگوں کی مصیبتوں، بیماریوں، پریشانیوں، تکلیفوں اور مسائل کے حل کیلئے اللہ کے حکم سے دائمی نسخۂ نجات سمجھی جاتی ہے چنانچہ آج بھی لوگ اپنی بیماریوں، پریشانیوں سے نجات کیلئے اس کا ورد کرتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس آزمائش میں بھی کس قدر نورانی حکمت پنہاں تھی۔

تین روز کے بعد مچھلی نے آپ علیہ السلام کو کنارے پر اگل دیا اور آپ علیہ السلام صحت یابی کے بعد واپس اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوئے۔ ادھر قوم بھی بڑی بے تابی سے آپ کا انتظار کر رہی تھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بستی والوں کی بے تابی کا باعث یہ تھا کہ جب حضرت یونس علیہ السلام بستی سے نکل گئے اور قوم کو عذاب کے آثار دکھائی دیئے تو وہ آپ علیہ السلام کی عدم موجودگی میں ہی توبہ کر کے ایمان لے آئے چنانچہ ان پر عذاب ٹل گیا۔ اب وہ اس انتظار میں تھے کہ آپ علیہ السلام کسی طرح واپس آ جائیں تا کہ وہ آپ علیہ السلام کی رہنمائی میں دنیا و عقبیٰ کی کامیابیاں حاصل کر سکیں اور اللہ کے انعامات اور نوازشات کے حقدار بن سکیں۔

حضرت ایوب علیہ السلام بھی بنی اسرائیل میں اسی دور میں مبعوث ہوئے جب بابل والوں کی حکومت تھی۔ آپ بالوس نام کے مقام پر رہتے تھے اور علاقے کے متمول ترین افراد میں شمار ہوتے تھے۔ مال و متاع کی افراط تھی، آٹھ ہزار بھیڑیں اور ہزاروں کی تعداد میں اونٹ، بیل، گدھے اور گھوڑے تھے، بے شمار نوکر چاکر لونڈی غلام اس پر مستزاد تھے۔ آپ علیہ السلام کے سات بیٹے اور تین بیٹیاں تھیں۔ اتنی نعمتیں ملنے کے بعد بھی آپ علیہ السلام کلمہ شکر ادا کرتے اور اللہ کے عبادت گزار بندے بن کر رہتے تھے۔ اللہ نے خوشی کا اظہار کیا تو شیطان نے کہا کہ اس شکر کی وجہ یہ ہے کہ آپ علیہ السلام نے کوئی مصیبت نہیں دیکھی۔ اللہ نے شیطان کے اس چیلنج پر اسے آپ علیہ السلام کے مال پر اختیار دے دیا چنانچہ آپ علیہ السلام کا مال آپ علیہ السلام سے چھن گیا۔ اس پر بھی آپ علیہ السلام نے کلمۂ شکر نہ چھوڑا تو اس نے اللہ سے آپ علیہ السلام کے جسم پر اختیار مانگا۔ اللہ نے وہ بھی اسے دے دیا چنانچہ آپ علیہ السلام کی تندرستی بھی رخصت ہوئی اور آپ علیہ السلام انتہائی خوفناک بیماریوں میں مبتلا ہو گئے۔

آپ علیہ السلام ایک عرصہ تک اسی کیفیت میں رہے۔ مال و متاع کا نقصان اٹھایا، اہل سے جدائی برداشت کی لیکن آپ علیہ السلام کے لبوں سے شکایت کا ایک لفظ بھی نہ نکلا اور آپ علیہ السلام ان تمام آزمائشوں سے صبر و استقامت کے ساتھ کامیاب گزرتے چلے گئے۔ آپ کا یہ نورانی اسوہ رہتی دنیا تک کی انسانیت کیلئے صبر و شکر کی قابل تقلید مثال ہے اور نورِ ایمان کے سفر کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راستہ ہے۔

اصحاب کہف کا واقعہ اس امر کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ نور کا راستہ اختیار کرنے والے اپنے فرمانبردار بندوں پر بے پناہ لطف وکرم فرماتا ہے۔

اصحاب کہف وہ ایمان والے لوگ تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے عزت بخشی، انہیں معاشرے میں مکرم بنایا، ان کے درجات کو بڑھایا اور وہ برگزیدہ کہلائے۔ اس انعام کی وجہ یہ تھی کہ وہ کافر بادشاہ کے ظلم واستبداد کے باوجود اپنے ایمان پر سختی سے قائم رہے تھے۔ وہ ظلم کو ہاتھ سے روکنے کی قدرت نہ رکھتے تھے چنانچہ انہوں نے اللہ کے حکم کے مطابق اپنے ایمان کے تحفظ کیلئے اپنی بستی سے ہجرت کی اور ایک غار میں پناہ لی۔ وہاں اللہ کی طرف سے انہیں کم وبیش ساڑھے تین سو برس کیلئے نیند کی نعمت ملی اور اللہ تعالیٰ نے دست غیب سے ان کی حفاظت کا انتظام بھی فرما دیا۔ یہ نیند اس قدر گہری اور پرسکون تھی کہ جب وہ بیدار ہوئے تو ان کا گمان تھا کہ وہ ایک روز یا اس کے کچھ پہر سوئے ہوں گے لیکن جب وہ باہر نکلے تو انہیں صدیاں گزر جانے کا علم ہوا۔ اس عرصہ کے دوران ان کے علاقے کی حکومت ظلمت سے نور کی طرف سفر کر چکی تھی چنانچہ وہاں اللہ کے عطا کردہ آئین ودستور کا نفاذ ہو چکا تھا۔ یوں ان کا اپنا علاقہ اور اپنی بستی ہی ان کیلئے جائے امان بن گئی اور ان کی عزت بھی ان کی قوم میں بڑھا دی گئی۔

ایسے ایمان والوں کیلئے جو اپنے ملک میں ظلم کو روکنے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں اور اس کے نتیجے میں ظلم کا حصہ بننے پر مجبور ہوں، ان کیلئے سورہ نساء کی آیات 97 میں وہاں سے ہجرت کر جانے کا واضح حکم دیا گیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿ إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنتُمْ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ قَالُوا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللَّهِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰيهُمْ جَهَنَّمُ وَ سَآءَ تْ مَصِيْرًا﴾ (النسآء 97-4)

''جن لوگوں کی جانیں فرشتے اس حال میں قبض کرتے ہیں کہ وہ اپنے آپ پر ظلم کر رہے ہوتے ہیں تو ان سے کہتے ہیں کہ تم یہ کس حال میں تھے؟ (اس پر وہ جواب میں) کہتے ہیں کہ ہم تو زمین میں کمزور تھے۔ (تب فرشتے) کہتے ہیں کہ کیا اللہ کی زمین وسیع نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے۔ ان لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہے اور بہت برا ٹھکانہ ہے۔''

مفسرین نے ان آیات کی تفسیر میں لکھا ہے کہ غلامی و بے بسی اللہ کا عذاب ہے اور وہ لوگ خود بھی ظالم ہیں جو حریت اور آزادی جیسی نعمت سے محروم ہیں یعنی جنہیں اللہ کے احکام پر عمل پیرا ہونے کی آزادی نہیں ہے۔ موت کے وقت فرشتے ان سے پوچھیں گے کہ بتاؤ تم نے اس ضعف اور بے بسی کے خلاف جہاد کیوں نہ کیا اور تم آزاد مطلق العنان ہو کر کیوں نہ رہے؟ تب وہ لوگ جواب میں کہیں گے کہ ہمارے پاس جرأت و جسارت نہ تھی اور ہم ایسے ملک میں رہتے تھے جہاں رہ کر مقابلہ کرنا ہمارے لیے ممکن نہ تھا تو فرشتوں کا جواب یہ ہوگا کہ کیا خدا کی زمین تمہارے ارادوں کی تکمیل کیلئے کافی نہ تھی اور کیا یہ ممکن نہ تھا کہ تم اس ملک وقوم کو چھوڑ دیتے جو تمہیں غلام رکھے ہوئے ہے اور وہاں جا بستے جہاں آزادی کے ساتھ اعلائے کلمۃ اللہ کا فرض ادا کر سکتے؟

مفسرین نے یہ بھی لکھا ہے کہ اسلام ایک زندہ کامل نظام عمل، مکمل ضابطۂ حیات کا حامل ہے جو زندگی کے ہر شعبہ کو اپنے دائرۂ ہدایات میں لئے ہوئے ہے اور اس نظام عمل کی برکات سے پوری طرح متمتع نہیں ہوا جا سکتا جب تک اس کیلئے آزادانہ فضا پیدا نہ کر دی جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہر دور میں نافذ العمل رہا ہے۔ اور اسی حکم کی اتباع میں اصحاب کہف نے بھی ہجرت کر کے بنی نوع انسانیت کیلئے اس حکم ربی کی پیروی کی عملی مثال قائم کی تھی۔

ذوالقرنین بھی اللہ کے ایک نیک بندے تھے۔ مشرق سے مغرب تک کا یعنی بہت وسیع علاقہ ان کی عملداری تھا۔ وہ جدھر بھی رخ کرتے فتوحات ان کے قدم چومتیں۔ اللہ نے انہیں جس قوم پر حاکم مقرر کیا وہ اس کے نیکوں پر انعام کا رویہ رکھتے اور ظالموں کی سرکوبی کرتے۔ ان کی یہ روش حکام کیلئے طرز حکمرانی کی اساس کے طور پر مشعل راہ کا درجہ رکھتی ہے۔

حضرت ذکریا علیہ السلام بنی اسرائیل میں مبعوث ہوئے۔ وہ خانۂ خدا بیت المقدس کے خادم تھے۔ خود بوڑھے ہو چکے تھے اور بیوی بانجھ تھی لیکن نرینہ اولاد کی تمنا تھی۔ آپ علیہ السلام اپنی بھانجی مریم کے سرپرست تھے جو بعد میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ بنیں۔ جب کبھی آپ علیہ السلام اپنی بھانجی کے پاس دریافت احوال وغیرہ کی غرض سے جاتے تو ان کے پاس بے موسم پھل موجود پاتے۔ ایک روز حضرت مریم سے دریافت کیا کہ یہ پھل تمہارے پاس کہاں سے آتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے۔ آپ علیہ السلام کے دل میں خیال آیا کہ جو خدا بے موسم پھل دے سکتا ہے وہ بڑھاپے میں اولاد بھی دے سکتا ہے۔ آپ علیہ السلام اپنے حجرے میں آئے اور دعا کی کہ اے اللہ مجھے ایک فرزند عطا کر جو آل یعقوب کا وارث بنے۔

دعا قبول ہوئی اور فرشتے نے فرزند کیلئے نام یحییٰ بتایا۔ یہ نام اس سے پہلے کسی کا نہیں تھا۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام عابد و زاہد اور یاد الٰہی میں مستغرق رہنے والے تھے۔ آپ علیہ السلام کو نبوت ملی تو آپ علیہ السلام بنی اسرائیل کے جھوٹے عالموں کی تحریف کی سعی کرتے رہے۔ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علاقے کے بادشاہ نے بھاوج کو زبردستی گھر میں ڈال لیا تھا اور اب اس کوشش میں تھا کہ اس کی اس حرمت کو مذہبی تائید حاصل ہو جائے۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے اس فعل کو حرام قرار دے دیا چنانچہ بادشاہ نے آپ علیہ السلام کو شہید کرا دیا۔ ابن الوقت پادریوں نے حضرت زکریا علیہ السلام کی بھی بادشاہ سے شکایت کی کہ وہ بھی یہی کہتے ہیں چنانچہ ان کے خلاف بھی موت کے احکام جاری ہوئے اور انہیں بھی بنی اسرائیل نے شہید کر دیا۔ یہ اسوہ ہے ان انبیاء کا جو موت کو سامنے دیکھ کر بھی حق سے روگردانی یا کتمان پر آمادہ نہ ہوئے اور یہ نورانی اسوہ قیامت تک کیلئے راہ حق پر چلنے والوں کیلئے مشعل راہ بن گیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مفسرین نے بنی اسرائیل کے آخری پیغمبر قرار دیا ہے۔ آپ علیہ السلام کو ملنے والے معجزات آپ علیہ السلام کے دور بعثت کے حوالے سے نہایت اہم اور اللہ کے خصوصی عطایا میں سے تھے۔ آپ علیہ السلام نے عالم طفولیت میں معجزانہ طور پر کلام کیا اور اپنی والدہ کی بریت اور برگزیدگی ثابت کی۔ آپ علیہ السلام اللہ کے حکم سے مایوس العلاج بیماروں کی شفایابی کا ذریعہ بنتے۔ اسی نسبت سے آپ علیہ السلام کو مسیح کہا جاتا ہے۔ آپ علیہ السلام مٹی کے پرندے میں اللہ کے اذن سے پھونک مارتے تو وہ زندگی پا کر اڑنے لگتا۔ اس حوالے سے آپ علیہ السلام کو روح اللہ اور اللہ کا کلمہ بھی کہا جاتا ہے۔ آپ علیہ السلام کے آسمان پر زندہ اور بحفاظت اٹھائے جانے کا واقعہ اس نور کے راستے پر اللہ کی مدد کی نہایت اعلیٰ مثال ہے۔

مختصر یہ کہ نور کے سفر کی ابتداء اللہ کے نازل کردہ ضابطۂ حیات کو اختیار کرنے کے عزم سے ہوتی ہے اور جیسے جیسے انسان اس عزم پر پورا اترتا جاتا ہے، کامیابیاں حاصل کرتا جاتا ہے اور انعامات ونوازشات الٰہیہ اس کو عطا ہوتی رہتی ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ارتفاع آسمانی کے بعد یہودی حکومت قعر ظلمت میں مزید گرتی چلی گئی اور مذہب کو محض رسمی اور رواجی بنا کر رکھ دیا گیا۔ اس کے نتیجے میں قدرتی طور پر دیگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقوام کو بھی آسمانی ہدایات کا ابلاغ کم سے کم ہوتا چلا گیا چنانچہ چار پانچ سو برس کے دوران اکثر معاشروں میں بت پرستی اور سماجی برائیاں عروج پہ پہنچ گئیں۔ انہی میں عرب معاشرہ بھی تھا۔

عرب کے بدو قبائل میں اگرچہ جہالت اور اندھے عقائد اپنی جڑیں پختہ کر چکے تھے تاہم دو خوبیاں ایسی تھیں جن میں یہ معاشرہ امتیازی حیثیت کا حامل تھا۔ ایک تو یہ کہ یہاں عربی زبان اپنی فصاحت و بلاغت کے تناظر میں اس انتہا کو چھو رہی تھی کہ اس خوبی کو عرب قوم اپنا سرمایۂ فخر و امتیاز گردانتی تھی۔ دوسری خوبی اس معاشرے کے اقتصادی ڈھانچے میں تھی۔ اکثر باشندوں کا ذریعۂ معاش تجارت تھا اور اس مقصد کیلئے ان کا سلسلۂ نقل و حمل جنوب میں یمن اور شمال میں شام تک پھیلا ہوا تھا۔ اسی ضمن میں روم اور فارس کی دو سپر پاورز میں ان کے تجارتی قافلے آتے جاتے رہے تھے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تقریباً پانچ سو برس بعد تک مختلف معاشروں میں باہمی ارتباط اس قدر بڑھ گیا تھا کہ اب پوری انسانیت کے لیے ایک مکمل اور جامع، ایسا ہدایت نامہ نازل کیے جانے کیلئے ساز گار فضا وجود میں آچکی تھی جو تا بہ ابد ہر زمانے اور ہر علاقے کے انسانوں کی دائمی ہدایت کا ضامن ہو۔

حکمت الٰہیہ نے اسی مقصد کیلئے صدیوں کے ارتقائی عمل کے ذریعے عربی زبان کو ﴿عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ﴾ یعنی فصاحت و بلاغت کے اعلیٰ ترین درجات سے ہمکنار کر دیا تھا۔ ادھر عرب معاشرے کی اقتصادی ساخت بھی اس طرح ترتیب دی جا چکی تھی کہ اس میں اس ہدایت نامے کے ابلاغ کی ذمہ داری سنبھالنے اور انسانیت کیلئے ظلمات سے نور کی طرف سفر کی رہنمائی کا فریضہ انجام دینے کی صلاحیت قدرتی طور پر نمود حاصل کر گئی تھی چنانچہ نورِ قرآن کے نزول کا فیصلہ ہو گیا اور مکہ مکرمہ میں حضور نبی اکرم محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ﴿عَرَبِیٌّ مُّبِیْنٌ﴾ میں نزول قرآن کی ابتدا ہوئی۔ حکم فرما دیا گیا کہ یہ ہدایت نامہ پوری انسانیت اور جنات کیلئے ضابطۂ حیات Code of Life کا درجہ رکھتا ہے۔ جو لوگ اس ہدایت نامے کو مضبوطی سے تھام لیں گے..... ﴿وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا..... ﴾ کے مطابق آپس میں انتشار و تفریق کا باعث نہیں بنیں گے انہیں دنیا میں بھی کامیابی و کامرانی حاصل ہوگی اور وہ کبھی نامراد اور مغموم نہیں ہوں گے۔

اس ضابطۂ حیات قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ تعالیٰ نے زندگی کے ہر پہلو کے حوالے سے رہنمائی دی اور اس رہنمائی پر نبی اکرم ﷺ نے خود عمل پیرا ہو کر رہتی دنیا تک کیلئے ایک قابل تقلید عملی نمونہ اور سلسلۂ نقوش قدم قائم کر دیا۔ انہی نقوش قدم اور اسی عملی نمونے کا نام اسوۂ حسنہ ہے جسے قرآن میں رہنمائی اور فلاح و کامیابی کے راستے کیلئے سند و حجت قرار دیا گیا۔

اسوۂ حسنہ میں زندگی کے ہر پہلو کیلئے مکمل رہنمائی ملتی ہے۔ آپ ﷺ نے حیات انسانی کے ہمہ گیر متنوع اور انفرادی و اجتماعی، تمام حوالوں کے ساتھ یعنی ایک ذمہ دار شہری سے رعایا لے کر پرور عادل حکمران تک اور مونس و غمخوار شوہر سے لے کر شفیق باپ تک، ہر حیثیت سے اخلاق عالیہ اور پاکیزگی کی عظیم الشان مثالیں ضوفشاں کیں۔ انہوں نے دین کے درجہ تکمیل تک پہنچنے کے عمل یعنی ﴿اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ ..... ﴾ ''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی .....'' اس عمل کو بالفعل ثابت کیا چنانچہ اس کے بعد امت کے ہر فرد پر یہ لازم ٹھہر گیا کہ اس مکمل ترین ضابطۂ حیات اور اس کی عملی مثال یعنی آپ ﷺ کے اسوۂ حسنہ کی پیروی حرزِ جاں بنا لے۔

آپ ﷺ کی رحلت کے بعد خلفاء راشدین نے آپ ﷺ کے نقوشِ قدم کی پیروی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا حق ادا کیا اور تعلیماتِ قرآنیہ کی وسعتِ ابلاغ لاکھوں مربع کلومیٹر پر محیط کر دی۔

اس نورِ قرآن کے ابلاغ و تفہیم کا سلسلہ آپ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ کے دوران ہی آغازِ تفجیر کر چکا تھا اور آپ ﷺ کی نگرانی میں علومِ قرآنیہ کے حامل صحابہ رضی اللہ عنہم پر مشتمل جماعتیں دور دراز کے علاقوں کو اس مقصد کیلئے روانہ کی جاتی تھیں تاکہ مختلف مذاہب و عقائد کے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو نہ صرف اللہ کے عطا کردہ اعلیٰ ترین نظامِ حیات سے بہرہ یاب کیا جائے بلکہ ان پر اتمامِ حجت بھی ہو جائے اور قیامت کے روز وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فرامین و ہدایات سے لاعلمی کا عذر پیش نہ کر سکیں۔ اسی مقصد کیلئے اعراب یعنی ان پڑھ بدوؤں کو مختلف مجالس میں اور انفرادی طور پر بھی قرآن کی آیات اور ان کے فہم و حکمت کی تعلیم دی جاتی تھی اور اس کی بنیاد پر ان کے گفتار و کردار کی اصلاح، تزکیہ و تطہیر کا عمل انجام پاتا تھا۔ قرآن میں ارشاد ہے کہ

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ﴾ (الجمعہ 2:62)

''وہی (اللہ) ہے جس نے ان پڑھ لوگوں کے اندر ایک رسول خود انہی میں سے مبعوث کیا جو انہیں اس کی آیتیں سناتا ہے، ان کا تزکیہ کرتا ہے اور ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے حالانکہ اس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔''

فہم القرآن کے اسی عظیم مقصد کی خاطر ایسے غیر عرب افراد کیلئے جو دائرۂ اسلام میں داخل ہو رہے تھے، ترجمۂ آیات کی بھی ابتدا ہو چکی تھی۔ قرآن کو سینوں میں محفوظ کرنے کا سلسلہ جو آج تک جاری ہے، شروع ہو چکا تھا اور لاکھوں کی تعداد میں حفاظ قرآن تیار ہو کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے اس وعدے کی تکمیل کا ذریعہ بن رہے تھے جو قرآن میں ان الفاظ میں کیا گیا ہے۔

﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾ (الحجر 15:9)

''بے شک ہم نے ہی یہ ذکر (قرآن مجید) نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں''

مختصر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کی حیاتِ طیبہ کے دوران ہی حفاظتِ قرآن کی ضرورت کا اہتمام و انصرام فرما دیا تھا چنانچہ آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کے رفقاء گرامی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس نور کی تدوین و اشاعت کے حوالے سے گراں قدر خدمات انجام دیں اور فہم قرآن جو پوری انسانیت کیلئے ظلمت سے نور کی طرف رجوع کرنے کا دروازہ ہے، بلاتجدید زمان و مکان، تا بہ ابد وا کر دیا۔

ہر مسلمان کا ایمان ہے کہ کلامِ الٰہی اللہ کی نازل کردہ ان ہدایات پر مشتمل ہے کہ باطل اور طاغوت جن کے آس پاس بھی پھٹک نہیں سکتا۔ سچا وہی ہے جو ان ہدایات کے مطابق بات کرے اور عادل وہی ہے جو ان کی روشنی میں فیصلہ کرے۔ مقرب وہی ہے جو اس قرآن کی افضلیت و انفرادیت پر اپنے ایمان بالقلب کو اپنے قول و فعل سے ثابت کرے اور کامیاب و کامران وہی ہے جو اس کی ہدایات کو سمجھ کر ان پر عمل پیرا ہو۔ اسی طرح تباہ و برباد وہی لوگ ہوتے ہیں جو اس کی تعلیمات سے اعراض کر جاتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روشنی کی طرف سفر

قرآن کریم سراپا ہدایت ہے۔ اس میں علم ونصیحت کے خزانے اور رشد و رہنمائی کے سمندر موجود ہیں مگر یہ خزانے اسی کو ملتے ہیں جو ان کا طلبگار رہتا ہے۔ یہی وہ رہبری ہے جس سے اقوام کا رتبہ بلند ہوتا ہے اور اسی کو چھوڑ دینے سے انسان خود قرآن کے الفاظ میں ﴿أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ﴾ یعنی ''حیوان سے بھی بدتر حالت'' میں پہنچ جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو تخلیق کیا تو حضرت آدم علیہ السلام کو اسماء سکھائے، پھر جب انہیں زمین پر اترنے کا حکم ہوا تو انھوں نے اللہ تعالیٰ سے یہاں زندگی بسر کرنے کے لیے کچھ باتیں سیکھیں اور ہدایات حاصل کیں۔ باری تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا کہ میں اپنے انبیاء و رسل کے ذریعے شریعت کی شکل میں حسب موقع وضرورت، ہدایات اور نصائح بھیجتا رہوں گا، جو انسان ان کی پیروی کریں گے انہیں زندگی میں نہ تو کوئی خوف ہو اور نہ وہ غمگین ہوں گے اور انہیں نہ ختم ہونے والا اجر ملے گا۔

اس کے بعد انسانیت کی رہنمائی کے لیے تواتر کے ساتھ رسولوں کی بعثت ہوتی رہی اور ان پر نازل کیے جانے والے صحائف اور آسمانی کتب کے ذریعے موقع ومحل کے مطابق شریعت (ضابطہ قوانین) آتی رہی۔ اللہ کے پیغمبروں نے یہ شریعت، یہ احکام الٰہیہ اور زندگی گزارنے کے اصول بنی نوع انسان تک پہنچائے۔ جب تک لوگوں نے اپنی زندگیاں،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاملات اور امور سلطنت و معاشرت ان صحائف، کتب اور ان میں دی گئی شریعت کے تابع رکھے، وہ پرسکون اور خوش وخرم زندگی گزارتے رہے۔ پھر جن لوگوں نے ان ہدایات سے منہ موڑا یا کفر کیا، اللہ کے سوا کسی دوسرے کو خدا بنا لیا یا شرک کیا اور انبیاء و رسل کو جھٹلایا (حتیٰ کہ کچھ لوگوں نے ان کے قتل سے بھی دریغ نہ کیا) تو ان لوگوں کی زندگیوں میں فتنہ و فساد، اخلاقی بے راہ روی، عیاشی جیسی قبیح برائیوں نے جڑ پکڑ لی۔ یوں انسان نے اپنے ہاتھوں نہ صرف اپنا چین سکون کھو یا بلکہ خود کی ہلاکت کے سامان بھی پیدا کر لیے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے احکام کو جھٹلانے والی ان اقوام پر آسمانی عذاب نازل کر کے انہیں ہلاک اور نابود کر دیا۔

عرب میں دورِ جہالت جب اپنی انتہا کو پہنچ گیا تو اس کے خاتمے کے لیے نبی اکرم محمد الرسول اللہ ﷺ کی بعثت ہوئی اور پوری انسانیت کی رہنمائی کے لیے آپ ﷺ پر قرآن مجید کی صورت میں شریعت کا حتمی ایڈیشن نازل فرما کر دین کو ہر اعتبار سے مکمل کر دیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی آپ ﷺ نے اس شریعت پر عمل پیرا ہو کر اپنی سنت کے ذریعہ زندگی کی ہر جہت کے لیے ایک عملی نمونہ انسانیت کو عطا فرما دیا۔

دنیا سے پردہ فرمانے سے قبل آپ ﷺ نے لوگوں کو متنبہ کر دیا تھا کہ میرے بعد اگر تم پرسکون اور کامیاب زندگی اور اللہ کی عطا کردہ نعمتوں سے کماحقہٗ مستفید ہونا چاہتے ہو تو کتاب اللہ اور میری سنت پر لازماً کاربند رہنا۔ آپ ﷺ کا یہ فرمان بھی ہے کہ تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک تمہارا ہر عمل میری لائی ہوئی شریعت کے مطابق نہیں ہو جاتا۔ (الحدیث)

اللہ تعالیٰ نے بھی فرما دیا کہ اگر تم سچے مسلمان ہو تو میری اور میرے رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کے لیے ہر مسلمان پر لازم ہو جاتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ وہ اللہ کے نازل کردہ احکام، ہدایات اور نصیحتوں کی پوری پوری پیروی اپنی زندگی کے ہر عمل میں کرے۔

نبی اکرم ﷺ کے رحلت بعد خلفاء راشدین، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و تابعین رحمہم اللہ نے اللہ کے احکام اور سنت نبوی ﷺ کی بھرپور طریقے سے پیروی کی اور ایک سنہری اسلامی معاشرہ دور دور تک پھیلتا چلا گیا۔ پھر جب مسلمان نے کتاب اللہ اور اسوۂ حسنہ کی مکمل پیروی سے اجتناب شروع کر دیا اور خلافت کی جگہ ملوکیت نے لے لی تو برائیاں، فتنہ وفساد، خونریزیاں اور ہلاکت و بربادی مسلم سلطنت کا مقدر بننے لگی۔ سانحۂ بغداد و غرناطہ، خلافت عثمانیہ کا خاتمہ، برصغیر میں مغل تاجداروں کا انجام اور قیام پاکستان کے بعد سقوطِ ڈھاکہ کا المیہ، یہ سب کچھ مسلمانوں کے قرآن وسنت کو چھوڑنے کے نتیجے میں اللہ کی طرف سے عذاب کی صورت میں نازل ہوا۔

آج ہمارے معاشروں میں ابتری وانتشار کا دور دورہ ہے۔ اگر گہری نگاہ سے اس کی وجوہات کا مشاہدہ کریں تو دکھائی دیتا ہے کہ یہ حالات اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ نور یعنی قرآن مجید سے عدم توجہی کا نتیجہ ہیں۔ آج صورت حال یہ ہے کہ بلا تخصیص مرد وزن، مسلمانوں کی اکثریت قرآن کریم کو سمجھے بغیر محض پڑھ لینے کو ''تلاوت کا حق'' گردانتی ہے اور قرآن کے ادب واحترام کا تقاضا بس یہی تصور کر لیا گیا ہے کہ اس کو ایصالِ ثواب' فاتحہ خوانی، اموات اور شادی بیاہ کی صوت میں، یا زیادہ سے زیادہ یہ کہ مفہوم سمجھے بغیر ہی اس کے الفاظ کو دہرا دیا جائے اور برکت یا شفاء کے لیے ان آیات پڑھ کر پھونک لیا جائے، طغرے یا فریم شدہ تعویذ بنا کر آویزاں کیا جائے یا معطر غلاف میں لپیٹ کر طاق کی زینت بنا دیا جائے، غرض اس کی شانِ نزول کے مقاصد کی طرف اکثریت کی توجہ ہی نہیں ہے چنانچہ آج ہمارے معاشرے ان ثمرات وفوائد سے محروم ہیں جو اللہ کے عطا کردہ ضابطۂ حیات، اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے آئینِ زندگی پر معاشرتی ڈھانچہ استوار کرنے کے نتیجے میں حاصل ہوتے ہیں۔ اللہ کا عطا کردہ یہ آئینِ زندگی قرآن حکیم کی صورت میں ہمارے پاس موجود ہے لیکن ہم اس سے غافل ہیں اور عدم بصیرت کی وجہ سے اسے بغیر سمجھے، اس کے الفاظ کو طوطے کی طرح بول دینے پر اکتفا کیے بیٹھے ہیں، اسی کو حق تلاوت سمجھے ہوئے ہیں۔

اس کج فہمی کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ بحیثیتِ مجموعی، پوری دنیا میں معاشرتی صورتحال بھیانک تر ہوتی چلی جارہی ہے۔ اخلاقی اقدار مسخ ہو چکی ہیں اور حرص و ہوس اس قدر بڑھ چکی ہیں کہ رحمی رشتے بھی ایک دوسرے کے دشمن ہو رہے ہیں۔ عدالتوں میں باپ بیٹے، بہن بھائی، شوہر بیوی اور ماں بیٹی کے مابین مقدامات، الزام تراشیاں، تنازعات، رنجشیں، عداوتیں، طلاقیں اور قتل وغارت روز کا معمول ہیں۔ وسیع تر کینوس پر دیکھیں تو آج کی سربراہی و سیاسی قیادت اور انتظامی وعدالتی اربابِ اختیار قرآنی اقدار کو پس پشت رکھتے ہوئے ہر شعبے کو بدعنوانی اور کرپشن میں اس قدر ملوث کر چکے ہیں کہ امن وامان اور جان و مال کی تحفظ کی بجائے لوٹ کھسوٹ اور چھینا جھپٹی کا عالم ہے۔

ان حالات پر غور کرنے سے یہ احساس قوی تر ہونے لگا کہ معاشرتی ابتری کا بنیادی سبب قرآن سے عدم توجہی ہے اور قرآن کی وہ آیات جن میں کتاب اللہ کو سمجھنے اور اس پر تدبر کرنے کی تاکید ہے، اسی کے مظہر ہیں۔ ارشادِ الٰہی ہے۔

﴿اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ﴾

(البقرۃ2:121)

''وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب (قرآن) دی وہ اس کی تلاوت ایسے کرتے ہیں جیسے تلاوت کرنے کا حق ہے۔ یہی لوگ ہیں جو اس پر ایمان رکھتے ہیں۔''

تلاوت کا حقیقی معنی قرآن کو فہم کے ساتھ پڑھنا ہے اور اس پر ایمان رکھنے کا مطلب یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ قرآن مجید کے احکام، ہدایات اور نصائح کو سمجھ کر ان کے مطابق عمل کر کے اپنی زندگی کو سنوارا جائے اور قرآن پاک کی تلاوت اس کے آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے کی جائے۔

﴿اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ﴾

''ہم نے اس قرآن کو عربی زبان میں نازل کیا ہے تاکہ تم سمجھو۔''

آسمانی کتابوں کے نزول کا مقصد لوگوں کی رہنمائی ہے اور یہ مقصد اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے جب وہ کتاب قابل فہم زبان میں ہو۔ اسی لیے ہر آسمانی کتاب اسی قوم کی زبان میں نازل ہوتی رہی ہے جس کی ہدایات کے لیے اتاری گئی تھی۔ زبور، تورات، انجیل، اور دیگر صحائف جو مختلف انبیاء و رسل پر نازل ہوئے، ان کی امتوں کی زبان میں ہی تھے۔ مقصد یہ تھا کہ انہیں سمجھنے میں عذر نہ ہو۔ قرآن مجید کے اولین مخاطب چونکہ عرب تھے لہٰذا اسے عربی زبان میں نازل فرمایا گیا تاکہ وہ عرب قوم کے افراد اس قرآن کو اچھی طرح سمجھیں اور اس پر کماحقہٗ عمل پیرا ہو سکیں چنانچہ اسی بات کو سورۂ حم سجدہ کی آیت 44 میں نہایت وضاحت کے ساتھ فرمایا گیا جہاں ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ءَاَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ﴾

''اور اگر ہم اسے عجمی زبان کا قرآن بناتے تو (اہل عرب) کہتے کہ اس کی آیات واضح کیوں نہ کی گئیں یعنی کتاب عجمی ہے اور نبی عربی۔ کہہ دیجئے کہ قرآن ان کے لیے جو ایمان لائے، ہدایت اور شفاء ہے۔''

اس آیت میں بھی پیغام حقیقت میں یہی ہے کہ تعلیماتِ قرآن کو سمجھنا اور ان پر علی وجہ البصیرت عمل پیرا ہونا ہر ایمان والے پر لازم ہے۔ سورہ قمر میں بار بار ارشاد باری تعالیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دہرایا جاتا ہے:

﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ﴾ (القمر 54:17)

''اور ہم نے قرآن کو نصیحت پکڑنے کے لیے آسان کر دیا۔ پس کیا ہے کوئی سمجھنے والا!''

قرآن کو آسان بنا دینے کی بشارت سے بھی یہی منشاءِ الٰہی ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کو سمجھ کر پڑھنے کا حکم دیا ہے اور بندوں کے لیے اسے بے سمجھے پڑھ کر یہ گمان کر لینا کہ تلاوت کا حق ادا ہو گیا، قطعاً درست نہیں ہے۔

قرآن کو آسان کر دینے سے مراد یہ ہے کہ اسے سمجھنے میں دشواری نہیں ہوتی جبکہ انسانوں کی بدقسمتی یہ ہے کہ علماء کرام کی اکثریت ماضی میں اسے سمجھنے کے حوالے سے مشکل قرار دیتی رہی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ انھوں نے قرآن کو دنیا کمانے کا ذریعہ بنا رکھا تھا۔

سورۂ بقرۃ آیت 174 میں ارشاد ہے

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَ يَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ لَا يُزَكِّيْهِمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾

''جو لوگ اللہ کی اتاری ہوئی کتاب کو چھپاتے ہیں اور اسے تھوڑی قیمت پر بیچتے ہیں، یہ لوگ اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ان سے بات بھی نہیں کرے گا، نہ انہیں پاک کرے گا بلکہ ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔''

سورۂ آل عمران کی آیت 187 میں ارشاد ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَ لَا تَكْتُمُوْنَهٗ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَ اشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ﴾

''ان لوگوں سے جنہیں کتاب عطا کی گئی ہے، اللہ تعالیٰ نے عہد لیا کہ تم اسے سب لوگوں سے بیان کرتے رہا کرو اور اسے چھپاؤ نہیں، پھر بھی ان لوگوں نے اسے اپنی پیٹھ پیچھے ڈال دیا اور بہت کم قیمت پر بیچ ڈالا۔ ان کا یہ بیوپار بہت برا ہے۔''

سورۂ توبہ کی آیت 9 میں ارشاد ہے۔

﴿اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾

''انھوں نے اللہ کی آیات تھوڑی قیمت پر بیچ ڈالیں اور اس کی راہ سے لوگوں کو روکا، بہت برا ہے جو یہ کرتے ہیں۔''

سنن ابی داؤد میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص اس علم کو جس سے اللہ کی رضا مندی حاصل ہوتی ہے، اس لیے سیکھے کہ اس سے دنیا کمائے، وہ قیامت کے روز جنت کی خوشبو تک نہ پائے گا۔''

ان واضح فرامین الٰہیہ کے باوجود اکثر علماء کی کوشش یہی رہی کہ عوام میں قرآن کو براہِ راست سمجھنے کی استعداد پیدا نہ ہوتا کہ قرآن کی تعلیمات پر خود ان علماء کی اجارہ داری قائم رہے، اسی لیے انھوں نے صدیوں تک امت کا قرآن سے براہ راست تعلق قائم نہ ہونے دیا۔ آج انسان کی قرآن سے دوری کی بہت بڑی وجہ یہی علماء ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ عَمِیَ فَعَلَیْهَا﴾ (الأنعام6:104)

''تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہیں دل کی آنکھیں پہنچ چکی ہیں۔اب جو کوئی دیکھے تو اپنا ہی فائدہ کرے گا اور جو اندھا بن جائے تو اپنا ہی نقصان کرے گا۔''

وہ بصائر اور بینات جو قرآن میں ہیں اور جو رسول اللہ ﷺ نے پیش کی ہیں، ان سے اسی کی ذات کو فائدہ پہنچتا ہے جو بصیرت سے کام لیتا ہے، جیسے فرمایا گیا کہ جو کوئی ہدایت حاصل کرتا ہے وہ اپنی ذات کے لیے ہی کرتا ہے اور جو بھٹک جاتا ہے، اپنا ہی نقصان کرتا ہے۔اسی طرح دوسری جگہ ارشاد ہے کہ جو اندھا بن جاتا ہے، خود کو ہی نقصان پہنچاتا ہے اور یہ بھی کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل اندھے ہوتے ہیں۔

﴿وَ نَزَّلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ تِبْیَانًا لِّكُلِّ شَیْءٍ وَّ هُدًى وَّ رَحْمَةً وَّ بُشْرٰى لِلْمُسْلِمِیْنَ﴾ (النحل16:89)

''ہم نے یہ کتاب تم پر نازل کی ہے جو ہر چیز کی وضاحت کرنے والی اور ہدایت و رحمت اور بشارت ہے ان لوگوں کے لیے جو مسلمین ہیں۔''

اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود کے لیے قرآن مجید میں حقیقی اغراض و مقاصد بیان کیے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے خود اعلان فرمایا ہے کہ'' قرآن تمام چیزوں کی تفصیل اور ہدایت ہے اور اس میں انسانیت کے لیے تمام مفید مثالیں بیان کر دی گئی ہیں'' چنانچہ قرآن اپنے فصیح و بلیغ اور معجزہ نما انداز بیان میں تھوڑے تھوڑے الفاظ میں زیادہ سے زیادہ مقاصد ارشاد فرماتا ہے اور یہ وہ صفات اور خواص کلام اللہ ہیں جن سے خدا کے متقی اور مخلص و وفادار بندوں نے بے شمار عملی فوائد حاصل کیے ہیں اور وہ دنیا اور عقبیٰ میں سرفراز و کامیاب ہوئے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا﴾

(الدھر 29:76، المزمل 19:73)

''قرآن تو انسانیت کے لیے ایک نصیحت ہے پس جو شخص بھی چاہے اپنے پروردگار تک پہنچنے کے لیے (بذریعہ قرآن) صحیح راستہ اختیار کرے۔''

قرآن مجید کا یہ احسان ساری انسانیت پر ہے کہ اس نے بندہ و رحمٰن کے درمیان جتنے پردے حائل تھے، سب چاک کر دیئے۔ اب ہر شخص براہ راست اسے پکار سکتا ہے عبادت کے لیے کسی وسیلے کی ضرورت ہے نہ استعانت کے لیے کسی شفیع کی حاجت۔

﴿الٓرٰ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ﴾ (ابراھیم 14::1)

''اس کتاب کو ہم نے آپ پر اس لیے اتارا ہے کہ آپ خدا کے حکم سے لوگوں کو جہالت کے اندھیروں سے (علم اور فہم کے) نور کی طرف لے چلیں۔

اس آیہ مبارکہ میں جو مضمون ذکر ہوا ہے وہ قرآن میں اور بھی کئی مقامات پر مذکور ہے سورۂ حدید (9) میں فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ وہی ذات ہے جو اپنے بندے پر واضح آیات نازل فرماتی ہے تاکہ وہ تمہیں اندھیروں سے نکال کے نور کی طرف لائے۔ اسی طرح سورۂ بقرہ (257) میں ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کا دوست ہے، وہ انہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے۔ سورۂ مائدہ کی مندرجہ ذیل آیہ میں یہی مضمون زیادہ تفصیل کے ساتھ وارد ہوا ہے۔

﴿قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۝ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِاِذْنِهٖ وَ يَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ﴾(المائدہ 5:15,16)

''تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور اور وضاحت کر دینے والی کتاب آ گئی ہے۔ اس کے ذریعہ اللہ ان لوگوں کو جو اس کی رضا کے طلب گار ہیں، سلامتی کی راہیں دکھاتا ہے اور اپنے اذن سے انھیں اندھیروں سے روشنی کی طرف نکال لاتا ہے۔ اللہ سیدھے راستے کی طرف ان کی رہنمائی کرتا ہے اور راہ راست دکھلاتا ہے۔''

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ قرآن روشنی کا مینار ہے جو جہل اور تعصب کی تاریکیوں سے نکالتا ہے اور علم و عرفان کی پرنور وادیوں میں جگہ دیتا ہے۔ یہی وہ روشنی ہے جو صراط مستقیم کی طرف ہماری رہنمائی کرتی ہے اور یہی وہ پیغام ہے جس کی طمانیت سے دل کے تمام اندھیرے کافور ہو جاتے ہیں۔ حضور ﷺ کو ارشاد ہوتا ہے کہ قرآن مجید نور اور روشنی کی طرف دعوت ہے، اجالے کی طرف بلاوا ہے، ظلمت و تاریکی سے بیزاری ہے، اس میں وہم گمان اور شک کو دخل نہیں، لایعنی رسومات و خرافات کا وجود نہیں، جو بات بھی ہے علم و یقین پر مبنی نپی تلی اور ضروریات و حقائق کا مرقع ہے۔ یہ کتاب آپ ﷺ کی طرف اتاری گئی ہے تاکہ آپ ﷺ اس مستقل ہدایت کو ہاتھ میں لے کر اجالا کر دیں، لوگوں کو تعصب و جہالت کی تاریکیوں سے نکال کر علم و عرفان کی روشنی میں لائیں، انہیں خرافات اور ظنون کی وادیوں سے نکالیں اور سلوک و احسان کے مرغزاروں میں لا بسائیں۔ یہ نسخہ جہالت کی تاریکی اور تعصب دور کرنے کا مجرب نسخہ ہے۔ دنیا کی تمام مصیبتیں اس پر عمل پیرا ہونے سے دور ہو جاتی ہیں۔ اس پر عمل کرنے سے عزت و وسعت حاصل ہوتی ہے، قومیں نصرت و غلبہ کے ہم قریں ہو کر قابل ستائش بن جاتی ہیں اور عالم کفر پر چھا جاتی ہیں، ظفر و تسلط ان کے قدم چومتے ہیں کیونکہ یہ عزیز و حکیم خدا کی کتاب ہے، مالک الملک خدا کا پیغام ہے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمین اور آسمانوں کے مالک کا کلام ہے۔ بدبخت ہیں وہ نفوس جو اس کو سمجھنے اور اس پر غور کرنے سے انکار کرتے ہیں اور یوں اس کے فیوض و برکات سے محروم رہتے ہیں۔ بلا خوفِ تردید کہا جا سکتا ہے کہ آج قرآن مجید کے حقیقی مرتبہ، اس کی عظمت و اہمیت اور اصلاحی و افادی عناصر کا اندازہ نہ ہونے کا حقیقی سبب اس کے ترجمہ و مفہوم سے لاعلمی اور جہالت ہے۔

﴿لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ﴾

(الأنبياء 15:21)

''بلا شبہ ہم نے تم پر ایک ایسی کتاب (قرآن) اتاری ہے جس میں تمہارے لیے نصیحت ہے۔ کیا پھر بھی تم عقل سے کام نہیں لیتے۔''

اس آیہ مبارکہ میں قرآن کی فضیلت و شرف کا بیان ہے اور مسلمانوں کو حکم ہے کہ اس کو سمجھیں اور اس کی قدر و منزلت پہنچانیں اور اس کا ادب و احترام بجا لائیں یعنی ہم نے جو تم پر قرآن اتارا ہے اس میں تمہاری فضیلت ہے اور تمہارے لیے نصیحتیں ہیں۔ یہی تمہارا دین ہے مگر افسوس پھر بھی تم کو عقل و سمجھ نہیں ہے اور تم اس نعمتِ عظمیٰ کی قدر نہیں کرتے، اسے سر آنکھوں پر جگہ نہیں دیتے اور اس پر عمل کر کے دو جہاں کی سعادت اور برکت نہیں سمیٹتے۔ فرمایا یقیناً یہ قرآن آپ کے لیے اور آپ کی قوم کے لیے باعثِ شرف و نصیحت ہے اور عنقریب آپ سے اس کے بارے میں پوچھ لیا جائے گا کہ ان نصیحتوں کے حصول اور ان پر عمل پیرا ہونے کے لیے کیا جدوجہد اور کوشش کی؟

﴿وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ﴾ (الزمر 55:39)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور پیروی کرو اس (قرآن) کے بہترین پہلو کی جو تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے، قبل اس کے کہ تم پر اچانک عذاب آئے اور تمہیں اس کا خیال بھی نہ ہو۔''

اللہ تعالیٰ کے تمام احکام حسن و جمالِ منطق سے آراستہ ہیں۔ ان احکام کی اطاعت کی صورت یہ ہے کہ دنیاوی زندگی میں ان احکام کی منشاء کو سمجھنے کی کوشش کی جائے مبادا کہ نافرمانی کے بدلے اللہ کا اچانک عذاب آجائے اور اس وقت افسوس ہو اور کہہ اٹھیں کہ ہم نے کیوں اللہ کے احکام میں کوتاہی سے کام لیا..... اور یہ گمان نہ ہو کہ اگر اللہ ہمیں توفیق و ہدایت سے بہرہ مند کرتا تو ہم ضرور پرہیزگاری کی زندگی بسر کرتے..... یا یوں کہنے لگیں کہ اب اگر مہلت ملے تو سو فیصد صالح بننے کی کوشش کریں گے..... تب باری تعالیٰ کا فرمان ہو گا اے لوگو یاد رکھو، بیداری وہی ہے جو اس دنیا میں ہو اور ایمان اور علم و عمل بھی وہی سودمند ہے جو موت سے پہلے حاصل ہو جائے، او دیکھو ہم نے تمہیں سمجھانے کیلئے آیات اور معجزات پیش کیے، انبیاء و رسل کو مبعوث کیا مگر یہ تمہاری بدبختی اور محرومی ہے کہ تم نے سمجھا نہیں چنانچہ تسلیم بھی نہیں کیا بلکہ الٹا اعراض و تکبر کا مظاہرہ کیا۔ اس لیے اب اس جہانِ مکافات میں کوئی ندامت تمہیں اللہ کی گرفت سے نہیں چھڑا سکتی۔

﴿اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا﴾ (محمد 24:47)

''کیا یہ قرآن پر غور نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر (غفلت) کے تالے لگے ہوئے ہیں۔''

اس آیت میں ارشاد عالی ہے کہ ایسے لوگوں کے کانوں کو اللہ نے (حق کے سننے سے) اندھا کر دیا ہے۔ یہ نتیجہ ہے ان کی عدم توجہی کا کہ انہیں قرآن پر غور اور تدبر کرنا پسند نہیں اور یہ بالکل ایسا ہی ہے گویا ان کے دلوں پر قفل ڈال دیئے گئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں اور ان کی وجہ سے قرآن کے معانی و مفاہیم ان کے دلوں میں نہیں اترتے۔

﴿وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا﴾ (الفرقان 25:73)

''اور وہ لوگ ہیں کہ جب ان کو پروردگار کے احکام سے ہدایت کی جائے تو بہرے اور اندھے ہو کر ان پر نہیں گرتے۔'' (بلکہ ان کو سن کر سوچتے، سمجھتے، غور کرتے اور پھر اس پر ایمان لاتے اور عمل کرتے ہیں۔)

یہ قرآن کا وہ مقام ہے جہاں عباد الرحمان (یعنی اللہ کے حقیقی بندوں) کی صفات بیان ہو رہی ہیں۔ ان میں سے ایک صفت یہ ہے جو اس آیہ مبارکہ میں ذکر فرمائی گئی ہے کہ وہ ان آیات سے اعراض و غفلت نہیں برتتے بلکہ وہ غور اور توجہ سے سنتے سمجھتے اور حرز جاں بناتے ہیں۔ تفسیر ابن کثیر میں تو اس آیہ مبارکہ تفسیر میں نہایت سخت پیرایہ اختیار کیا گیا ہے۔ مذکور ہے کہ ایمان والوں کے ایمان اللہ کی آیات سن کر بڑھ جاتے ہیں جبکہ کافر اللہ کی آیتوں سے بہرے اور اندھے ہو جاتے ہیں۔ مومنین کی حالت ان کافروں کے برعکس ہے، یہ نہ حق سے بہرے ہیں نہ اندھے، یہ سنتے ہیں، سمجھتے ہیں، نفع حاصل کرتے ہیں اور اپنی اصلاح کرتے ہیں۔ دوسری طرف بہت سے لوگ ایسے بھی ہیں جو پڑھتے تو ہیں لیکن اندھا پن، بہرا پن نہیں چھوڑتے یعنی قرآن کی تلاوت اس کا مفہوم سمجھے بغیر کرتے ہیں۔

﴿وَ اِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَ بَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ۙ۝ وَّ جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا﴾ (بنی اسرائیل 17:45,46)

''جب آپ قرآن پڑھتے ہیں تو ہم آپ کے اور ان لوگوں کے درمیان جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، پردہ حائل کر دیتے ہیں اور ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں اور ان کے کانوں میں گرانی ڈال دی ہے تاکہ وہ اس قرآن کو نہ سمجھیں۔

اس آیہ مبارکہ میں آخرت پر یقین رکھنے والوں کی پہچان کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی جو آخرت پر یقین نہیں رکھتا اس کو تعلیماتِ قرآن ایک پردے کی وجہ سے دکھائی نہیں دیتیں اور جہالت یقیناً ایسا ہی پردہ ہے۔ بے شک وہ لوگ جنہیں آخرت میں اپنے رب کے حضور پیش ہونے کا یقین ہوتا ہے، قرآن کی تعلیمات، احکام اور رہنمائی کو سمجھنے اور پھر اس پر عمل پیرا ہونے میں تاخیر نہیں کرتے۔

﴿مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرَاةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ۝﴾ (الجمعہ 5:62)

''جن لوگوں کو تورات کا حامل بنایا گیا تھا (اور پھر انہوں نے نہ تو اسے سمجھنے کی کوشش کی اور نہ اس پر عمل کیا) ان کی مثال اس گدھے کی سی ہے جس پر بہت سی کتابیں لدی ہوں۔ اللہ کی آیات (شریعت و احکام) کو جھٹلانے کی بہت بری مثال ہے اور اللہ ایسی ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔''

یہود کی اس مثال سے ظاہر ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے جو آسمانی کتابیں نازل فرمائیں ان کے مطابق زندگی کے ہر عمل کو ڈھالنے کا حکم دیا۔ اسی طرح قرآن مجید جب اللہ تعالیٰ نے انسانیت کے لیے نازل کیا تو ہر انسان پر، بالخصوص مسلمانوں پر اس کے احکام، ہدایات اور نصائح پر عمل کرنا لازم قرار دیا۔ یوں کسی انسان کے لیے اس عذر کا کوئی جواز نہ رہا کہ اس تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسی کوئی رہنمائی، کوئی ہدایات نہیں پہنچیں جو کامیاب زندگی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گزارنے کے لیے اس کی رہبری کرتیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''قرآن کے معنی بیان کرو اور اس کے غرائب کی پیروی کرو۔ اس کے غرائب اس کے فرائض اور اس کی حدیں ہیں۔'' (مشکوٰۃ شریف کتاب فضائل قرآن)

قرآن کلام الٰہی ہے۔ اس میں احکام اور فرائض سے مراد مامورات ہیں یعنی جن چیزوں کے کرنے کا حکم دیا گیا اور حدود سے مراد منہیات ہیں یعنی جن چیزوں کے کرنے سے منع فرمایا گیا۔

جو شخص قرآن مجید کے معانی سے خوب واقف ہے اور اس کو بے تکلف پڑھتا رہتا ہے اس کا مرتبہ نہایت ارفع ہے کہ وہ ثواب میں ان فرشتوں کے ساتھ ہے جو قرآن کو لوح محفوظ سے نقل کرتے ہیں اور جس شخص کی زبان نہیں چلتی اور محنت کے باوجود اس سے حروف ادا نہیں ہوتے تو اس کے لیے اللہ کی رحمت یہ ہے کہ اس کے لیے دہرا ثواب مقرر کیا گیا ہے۔

حضرت معاذ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص قرآن پڑھے اور ان ہدایات پر عمل کرے جو اس میں فرمائی گئی ہیں تو اس کے ماں باپ کو قیامت کے روز ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج سے زیادہ اچھی ہوگی، اس طرح کہ جیسے سورج تمہارے گھروں کے اندر روشن ہو۔ پس تمہارا اس شخص کے درجے کے متعلق کیا گمان ہے جس نے قرآن پر عمل کیا!''

طیبی رحمہ اللہ نے کہا کہ جس نے ایک آیت یا قرآن کے ایک کلمہ پر بھی، جو واجب العمل ہو عمل کرنا چھوڑ دیا یا ازراہِ تکبر ان کا پڑھنا چھوڑ دیا تو وہ کافر ہو جائے گا اور جس نے قرآن شریف کی تلاوت کو کسی عذر، عاجزی، سستی، ضعف وغیرہ کے باعث چھوڑا اور اس کے دل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں قرآن کی تعظیم موجود ہو تو وہ کوشش کر کے ترجمہ و مفہوم کے ساتھ قرآن مجید سن لے۔ ایسا شخص قرآن چھوڑ دینے کا گناہ گار نہ ہوگا۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' جو شخص کتاب اللہ سے ایک حرف پڑھے اس کے لیے ہر حرف کے عوض دس نیکیاں ہیں اور فرمایا کہ میں یہ نہیں کہتا کہ سارا''الٓمٓ'' ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف، لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے۔

اس حدیث مبارکہ کی بناء پر بعض لوگوں نے یہ گمان کر لیا کہ چونکہ ''الٓمٓ'' کا مفہوم معلوم نہیں ہے لیکن نیکیاں ملتی ہیں لہذا اسی طرح باقی قرآن کو بھی سمجھے بغیر تلاوت کا حق ادا کیا جا سکتا ہے۔ یہ اندازِ فکر سراسر جہالت ہے۔

سورۂ بقرہ کے آغاز میں ﴿الٓمٓ﴾ کے بعد ﴿ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ﴾ ''یہ ایسی کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں.....'' یقیناً بامعنی الفاظ ہیں اور قرآن کی اہمیت واضح کر رہے ہیں۔ یقیناً ان کا مفہوم سمجھنا لازم ہے اور جو حدیث مبارکہ میں الٓمٓ کی مثال دی گئی ہے وہ نیکیوں کی عطا اور فضیلتِ تلاوت ذکر کرنے کے لیے دی گئی ہے۔ اس سے حدیث کا مقصود یہ قطعاً نہیں لیا جا سکتا کہ سارے قرآن کو سمجھے بغیر پڑھنے پر بھی ثواب ملے گا۔ خود قرآن کریم کا آغاز جن الفاظ سے ہوتا ہے ان کے معانی ہمیں معلوم ہیں۔ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ یقیناً بامعنی الفاظ ہیں، یعنی سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ اب ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور عظمت کا یہ بیان ہمارے سمجھنے کے لیے ہی نازل ہوا ہے کہ اس کے بعد کی آیات حلفیہ اور دعائیہ کلمات ہیں اور پورے قرآن میں اسی طرح زندگی کے ہر شعبے کے لیے رہنمائی، نصائح، قوانین، اخلاقیات، حقوق نسواں، حدود و تعزیرات، انبیاءِ کرام کے واقعات اور قصص الاقوام موتیوں کی طرح پھیلے ہوئے ہیں چنانچہ قرآن کے متن کو سمجھے بغیر پڑھنا فائدہ مند ثابت نہیں ہو سکتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ ہم صرف نام کے مسلمان رہ گئے ہیں اور ہماری عبادات محض رسمی اور رواجی حیثیت اختیار کر چکی ہیں چنانچہ کیفیت یہ ہوگئی ہے کہ عام مقتدی تو درکنار، نماز اور تراویح میں پڑھنے اور سماعت کرنے والے حفاظ کو بھی یہ علم نہیں ہوتا کہ وہ کیا پڑھ سن رہے ہیں۔ تعجب انگیز امر یہ ہے کہ یہ کیفیت صرف قرآن کے لیے ہے، دنیا کی ہر کتاب حتیٰ کہ دیگر مذاہب کی کتب بھی باقاعدہ اہتمام سے سمجھ کر پڑھی سنی جاتی ہیں۔

انسان جب کوئی مشین خریدتا ہے تو اس کے ساتھ اس مشین کے خالق ادارے کی طرف سے اس مشین کے طریق استعمال کے بارے میں ایک کتابچہ ہدایات ملتا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس مشین کو ان ہدایات کے مطابق استعمال کیا جائے تاکہ اس کی کارکردگی بہتر نتائج کی حامل ہو اور اس میں خرابیاں پیدا نہ ہوں۔ قرآن بھی خالق کائنات کی کتاب ہدایات ہے چنانچہ لازم ہے کہ ہم اس کی رہنمائی کے مطابق کائنات کی ہر شے کا استعمال کریں اور اپنی زندگیوں کو اسی سانچے میں ڈھالیں جو اس میں بتایا گیا ہے۔ ہم ہر عمل سے پہلے یہ غور کریں کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا اس عمل کے بارے میں کیا حکم اور طریقہ ہے۔ صرف اسی طرح ہماری زندگیاں خوشحالی اور سکون سے معمور ہو سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں کے ذریعہ سے ہمیں جو تعلیمات اور احکام بھیجے ہیں ان کا مقصد یہی ہے کہ انسانیت ان پر عمل پیرا ہو اور اس طرح ہر شخص کی دنیا و عقبیٰ، دونوں سنور جائیں، ہر انسان کو اس کے جائز اور بنیادی حقوق مل جائیں اور معاشرے سے برائیوں، محرومیوں اور فتنہ فساد کے ساتھ ساتھ وہ غلط رسوم بھی مٹ جائیں جن کی نسبت نہ تو رسول ﷺ کی طرف ہے اور نہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف، بلکہ وہ غیر اسلامی، مغربی یا ہندوانہ تہذیب کے اثر و نفوذ کی وجہ سے معاشرے میں سرایت کر گئی ہیں۔

اس تمام تر تحقیق و جائزے سے واضح ہوتا ہے کہ سورہ فاتحہ سے لے کر سورہ الناس تک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے ہر مرد اور عورت پر قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھنا، اس پر فکر و تدبر کرنا اور پھر اس پر عمل کرنا لازم اور فرض کیا ہے۔ بلا سوچے سمجھے پڑھنے پر وعید ہے اور دلوں پر قفل پڑے ہونے میں اسی وعید کا ذکر ہے۔ قرآن کی تلاوت حقیقی معنی کے فہم کے ساتھ کرنا لازم ہے تاکہ مسلمان اللہ کی عطا کردہ ہدایت اور رہنمائی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دنیا و آخرت کی زندگی میں فوز و فلاح اور لامحدود کامیابیاں حاصل کرے اور نہ صرف دنیاوی فتنہ و فساد اور مسائل سے نجات حاصل کرتے ہوئے معیشت و معاشرت میں ارتقائی منازل طے کرے بلکہ عبادات و تلاوت کا صحیح معنوں میں حق ادا کرنے کے قابل بھی ہو سکے۔

ہمارے ہاں کیفیت یہ ہے کہ یوں تو ایک مدت سے قرآن حکیم کی تلاوت اسے سمجھے بغیر محض سطحی نظر سے اور رسمی اور رواجی طور پر کرنا اور کرانا ہماری روزمرہ زندگی کا حصہ بن چکا ہے اور حفاظ قرآن بھی بے شمار تیار ہوتے رہتے ہیں لیکن قرآن کو باترجمہ پڑھنے اور سمجھنے کی طرف کوئی خاص توجہ نہیں ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کے مقدس کلام کا مفہوم ہی نہ سمجھا تو اس کے فضائل و صفات، احکام، ہدایات، اور نعمتوں کا اندازہ، اسکے اغراض و مقاصد سے آگاہی اور پھر اپنی زندگیوں کو اس کے مطابق ڈھالنے کی صلاحیت کیسے حاصل ہوگی۔؟ اس کے فہم کے بغیر اللہ تعالیٰ کو رسی کو کیسے مضبوطی سے پکڑیں گے؟ ﴿وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ﴾ پر کیسے پوری طرح عمل پیرا ہوں گے؟ اور جب ایسا نہیں ہوگا تو ہمارا اسلام کیسا اور مسلمانی کے کیا معنی۔؟ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِ﴾ (البقرۃ 185:2)

''ماہ رمضان وہ ہے جس میں وہ قرآن نازل کیا گیا، جس میں لوگوں کے لیے ہدایت ہے اور جس میں ہدایت کی اور حق و باطل میں فرق اور تمیز کرنے کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نشانیاں ہیں۔''

اس آیہ سے شان نزول قرآن کے مقاصد کی نشاندہی ہوتی ہے کہ اس کے ذریعے حق و باطل میں فرق اور پہچان حاصل کی جائے اور ظاہر ہے کہ اس مقصد کے لیے فہمِ قرآن کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کو ہدایت اور نصیحت بنا کر اتارا چنانچہ اس کا ایک ایک لفظ ہمارے لیے حکم کا درجہ رکھتا ہے۔ سورۂ فاتحہ سے سورۂ الناس تک یا کسی بھی حدیث میں یہ بات کہیں بھی نہیں فرمائی گئی کہ قرآن کے الفاظ کو سمجھے بغیر، محض بول دینے سے بھی تلاوت کا حق ادا ہوسکتا ہے۔ آنحضور ﷺ سے لے کر اصحاب رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ، تبع تابعین رحمہم اللہ تک کسی کے لیے بھی یہ گمان رکھنا نادانی ہوگی کہ وہ لوگ بغیر سمجھے قرآن پڑھتے تھے۔ نزولِ قرآن کے آغاز کے بعد بہت سے جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم تلاوتِ قرآن سن کر ایمان لائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ تو بہت مشہور ہے۔ جنات نے بھی جب آپ ﷺ سے تلاوتِ قرآن سنی تو اس کے نتیجے میں ایمان لائے اور پھر انہوں نے اپنے قبیلوں میں ساتھیوں کے پاس جا کر ان کو قرآن کی افادیت اور اہمیت سمجھنے اور ایمان لانے کی دعوت دی۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ زمین و آسمان پر اور جو کچھ ان کے اندر ہے، ہر چیز پر اسی کی بادشاہت ہے۔ ہر مسلمان کا عقیدہ بھی یہی ہے کہ وہ اللہ کی حاکمیت مطلقہ کو تسلیم کرتا ہے چنانچہ اس کے اتارے ہوئے احکام، ہدایات اور رہنمائی کو براہِ راست سمجھے گا، اور جب پیروی ہوگی تبھی عملی فوائد اور ثمرات حاصل ہوں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عربی زبان کا تعارف

اللہ تعالیٰ نے جب انسان کو تخلیق کیا تو حضرت آدم علیہ السلام کو تمام اسماء (نام) سکھا دیئے۔ روایات اس پر متفق ہیں کہ یہ تعلیم عربی زبان میں دی گئی۔ اس طرح جنت کی زبان عربی ٹھہری۔ پھر جب حضرت آدم علیہ السلام کا فرشتوں سے سامنا ہوا تو انہوں نے فرشتوں کو سلام کیا اور السلام علیکم کہا۔ حدیث میں ہے کہ جواب میں فرشتوں نے وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ کہا۔ یہ اس امر کی غمازی ہے کہ فرشتوں کی زبان بھی عربی ہے۔ اسی بات کو ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ جس طرح ہر حکومت کی کوئی سرکاری زبان ہوتی ہے اسی طرح حکومتِ الٰہیہ کی سرکاری اور دفتری زبان عربی ہے۔ انسان کو سب سے پہلے یہی زبان سکھائی گئی اور بالآخر جنت میں پہنچ کر سب کی زبان یہی ہو جائے گی۔

انسان کی سب سے پہلی زبان عربی ہے۔ دیگر زبانیں بعد میں اسی عربی کے پھیلاؤ کے بعد مختلف علاقوں کے لہجوں میں تبدیلی اور اختلاط کے نتیجے میں ظہور پذیر ہوئیں، گویا دنیا کی تمام زبانوں کی ماخذ عربی ہی ہے۔ اس طرح عربی کی ایک امتیازی خصوصیت یہ بھی سامنے آتی ہے کہ یہ ازل سے ابد تک اپنی اصلی حالت میں رہنے والی زبان ہے اور اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ حدیث مبارکہ میں تو یہاں تک مذکور ہے کہ جنات نے بھی قرآنی عربی کو سمجھا اور نہ صرف خود ایمان لائے بلکہ اپنی قوم کو بھی قرآن کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی دعوت دی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عربی مبین کے فہم کی اساس

مسلمان کے لیے عربی زبان سے دل بستگی اور اس کے احترام و تقدس کی بنیاد یہ ہے کہ قرآن کی زبان عربی ہے۔ اس بناء پر اہل نظر علمائے امت کا اتفاق ہے کہ عربی زبان کی حفاظت اور اس کو سیکھنے سکھانے کا سلسلہ ہمیشہ قائم رکھنا اسلامی فرائض میں ایک اہم فریضہ ہے۔

قرآن کریم نے جہاں یہ ذکر کیا ہے کہ ہر قوم کے لیے ہدایت اسی کی زبان میں بھیجی گئی وہاں یہ بھی فرمایا ہے کہ ہر قوم کا رسُول اور پیغمبر اسی قوم میں سے ہی مبعوث کیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿وَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ﴾ (ابراھیم 40)

''ہم نے ہر رسول کو اس کی قوم کی زبان کے ساتھ بھیجا ہے۔''

جناب سرورِ کونین رسالت مآب ﷺ کی نبوت و رسالت کا زمانہ چونکہ قیامت تک کا زمانہ ہے لہٰذا اس آیت مبارکہ کا واضح مطلب یہ نکلتا ہے کہ باری تعالیٰ نے عربی زبان کو ہمیشہ کے لیے آئین اور ضابطے کی زبان کی حیثیت دے دی ہے اور اس کو انسان کے لیے سمجھنے کے حوالے سے آسان کر دیا ہے۔ قرآن میں متعدد مقامات پر اس کا ذکر ہے۔ سورہ مریم میں فرمایا گیا۔

﴿فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَ تُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا﴾

(مریم:13)

''پس ہم نے اس قرآن کو تمہاری زبان میں اس لیے آسان کیا ہے تا کہ تم اس سے پرہیزگاروں کو خوشخبری دے دو اور ہٹ دھرم لوگوں کو خبردار کر دو۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفسرین نے لکھا ہے کہ اس آیت مبارکہ میں دونوں پہلوؤں کی نشاندہی ہے۔یعنی عربی میں اس لیے نازل کیا گیا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی زبان ہے اور آسان کر دیا گیا تاکہ اس کی تعلیمات اس کی ہدایات ونصائح پوری انسانیت کے ذہن نشین ہوسکیں۔ اسی طرح سورہ یوسف کے آغاز میں فرمایا گیا۔

﴿إِنَّا أَنزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ﴾ (یوسف 12:2)

''ہم نے اس قرآن کو عربی زبان میں نازل کیا ہے تاکہ تم سمجھو۔''

ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ چونکہ عربی زبان نہایت کامل اور مقصد کو پوری طرح واضح کر دینے والی اور وسعت وکثرت والی ہے' اس لیے یہ پاکیزہ تر کتاب اس بہترین زبان میں ہے' اس زبان کو بولنے والے اور فضیلت کے حامل رسول ﷺ پر نازل ہوئی تاکہ تم ہر طرح سوچ سمجھ لو اور اس کی تعلیمات، اس کی نورانیت علم بخوبی جان لو ...'' اس سے فہم قرآن کے لیے کی گئی تاکید کا اندازہ ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک بھی عربی ہے اور آپ ﷺ پر ایمان اور آپ ﷺ سے محبت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ آپ ﷺ کی زبان کو اختیار کریں۔ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

"لَا يُؤْمِنُ أَحَدِكُمْ حَتَّى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِن وَّالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ" (الحدیث)

''تم میں سے اس وقت تک کوئی مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ مجھے اپنے والدین، اپنی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ عزیز نہ رکھے''

اگر ہمیں رسول اللہ ﷺ سے سچی محبت ہے تو آپ ﷺ کی زبان سے بھی محبت کا ثبوت دینا ہوگا اور دیگر زبانوں پر عربی کو ترجیح دینا ہوگی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک دوسرے مقام پر آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک تمہارا ہر عمل میری لائی ہوئی شریعت کے مطابق نہیں ہو جاتا ... اور یہ شریعت مطہرہ ساری کی ساری عربی میں نازل کی گئی ہے۔

یہاں غور کرنے کا مقام یہ ٹھہرتا ہے کہ وہ قوم جو عربی کا فہم، بالخصوص قرآنی فہم حاصل کرنے سے ہی گریزاں ہو، کس طرح تعلیمات و ہدایات قرآنیہ کا خاطر خواہ ادراک کر سکے گی اور جب اس سے محروم رہے گی تو کس طرح کل قیامت کے روز خاتم النبین ﷺ کی امت میں کھڑی ہونے کی حقدار بن سکے گی۔؟ یہی وجہ ہے کہ علمائے حق مسلمان کے لیے قرآن وصلوٰۃ کا فہم حاصل کرنا فرض قرار دیتے ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ کے احکام و ہدایات براہ راست قلوب میں اتر جائیں اور امت ان سے کماحقہٗ استفادہ کر کے دنیا و آخرت کی کامیابیاں حاصل کر سکے۔ قرآن وصلوٰۃ کی مثال ایک نہایت خوشنما باغ کی سی ہے اور ''عربی مبین'' کی حیثیت اس باغ کے دروازے کی سی ٹھہرتی ہے۔ اب یہ تو سیدھی سی بات ہے کہ دروازے میں سے گزرے بغیر باغ میں داخلہ ممکن نہیں ہوتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فروغ لسان عربی کی اہمیت و ناگزیریت

زبان قوم کی پہچان: کسی بھی قوم کے لیے اس کا نشان امتیاز اس کی زبان ہوتی ہے۔ ساری دنیا میں قومی یکجہتی کے لیے یہودی قوم نے متفقہ طور پر عبرانی زبان کو قدر مشترک کی حیثیت دینے کے لیے مادری زبان کے طور پر گھروں میں اپنایا ہوا ہے جبکہ گھر سے باہر وہ اپنے اپنے معاشروں میں رائج علاقائی زبانیں بولتے ہیں۔ مسلمان امت کو بھی چاہئے کہ وہ اپنے پیارے نبی ﷺ کی پیاری زبان کو ایک اضافی زبان کے طور پر اپنا کر نہ صرف ایک امت، ایک قوم کا تشخص اختیار کرے بلکہ اس طرح اپنے رسول ﷺ سے بھی سچی محبت کا اظہار کرے۔

تاریخی تناظر

اگر ہم اسلامی تاریخ کے سنہرے ادوار کا جائزہ لیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ دور نبوی ﷺ کے آخری برسوں میں اور پھر دورِ خلافت راشدہ میں جب اسلامی سلطنت یکے بعد دیگرے فتوحات کے نتیجے میں وسیع ہونے لگی اور افریقہ میں مصر، لیبیا، مراکش اور ایشیا میں فارس (عراق) خراسان، روم تک کے علاقے مفتوحہ ممالک میں شامل ہو گئے تو یہ قاعدہ رہا کہ اسلامی ریاست میں شامل ہونے والے ہر علاقے کی سرکاری زبان عربی قرار دے دی جاتی تھی۔ اس کے نتیجے میں اسلامی کلچر نہایت سرعت سے پھیلتا چلا گیا۔ اس عمل میں زبان کا کردار کلیدی حیثیت کا حامل تھا۔ بعد میں اسی کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ زبان آہستہ آہستہ قومی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زبان سے مادری زبان کے مدارج طے کر گئی اور آج صورت حال یہ ہے کہ ان تمام علاقوں میں جو اس دور میں مسلمانوں کے زیر نگیں آئے، سو فیصد باشندوں کی زبان عربی ہے۔

نفاذ شریعت محمدیہ ﷺ کے لیے قدر مشترک

ترقی یافتہ مغربی اقوام نے بھی اپنی لغت کے ذریعہ ہی ساری دنیا میں اپنے اپنے کلچر، تمدن، معاشرت اور معیشت کو پھیلایا ہے اور اب ان کے ذریعے پوری اقوام پر غلبہ حاصل کرنے کے لیے کوشاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کو بنی نوع انسان کے لیے اسی لیے عربی میں مشعل راہ، ہدایت کا ملہ اور بہترین نبوی اسوہء حسنہ کی صورت میں بھیجا ہے تا کہ مسلمان عربی زبان کو قدر مشترک بناتے ہوئے اس زبان کو فروغ دیں اور یوں اسلامی کلچر، اقدار، تہذیب وتمدن اور معیشت و معاشرت کو دنیا میں غالب کر دیں۔ ذرا سی ژرف نگہی اور توجہ سے جائزہ لیں تو دکھائی دیتا ہے کہ دنیا میں شریعت محمدی ﷺ کے نفاذ کی ابتدا اسی قدر مشترک یعنی ایک زبان سے ہی ہو سکتی ہے اور یہ زبان سوائے عربی کے، اور کوئی نہیں ہو سکتی۔

اتحاد بین المسلمین کی بنیاد

جس طرح ہم اپنی مقامی، علاقائی اور ملکی زبان کے ساتھ ساتھ اپنی علمی استعداد میں اضافہ کرنے کے لیے انگریزی یا دیگر زبانیں سیکھتے ہیں اسی طرح عربی کی تعلیم وتدریس کو فروغ دے کر تمام اسلامی معاشرے یک زبان ہو سکتے ہیں۔ یہ عمل مسلمانوں کے مابین لسانی اور علاقائی تعصبات کو ختم کرنے کے حوالے سے سنگ بنیاد کا کام کر سکتا ہے۔ اسلامی ریاستوں کے لیے ضروری ہے کہ تدریسی نصاب کے آغاز سے ہی عربی زبان کی تعلیم کو دیگر زبانوں کے ساتھ لازم قرار دیں تا کہ امت کے افراد میں باہمی ربط اور ہم آہنگی کی منزل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک کے سفر کا آغاز ہو جائے۔

حج ارکان اسلام میں شامل ہے اور امت مسلمہ میں ہر صاحب حیثیت پر زندگی میں کم از کم ایک مرتبہ فرض ہے، اس عبادت کے مقاصد میں ایک مقصد یہ بھی ہے کہ پوری دنیا کے مسلمانوں میں جسد واحد کا احساس اجاگر ہو۔ نماز کے لیے دن میں پانچ مرتبہ لوگ محلے کی مسجد میں ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور ان کو موقع ملتا ہے کہ مختلف موضوعات پر باہمی دلچسپی کے امور اور مقامی مسائل وغیرہ پر گفتگو کریں تاکہ اسلامی رشتے کے حوالے سے ایک دوسرے کے مسائل اور دکھ درد دور کرنے میں ایک دوسرے کے ممد و معاون بنیں۔ اس طرح الفت و اپنائیت کا احساس اجاگر ہوتا ہے اور ہر جمعہ کے روز علاقے کی جامع مسجد میں اس احساس یگانگت کو مزید وسعت حاصل ہوتی ہے۔ عیدین کے موقع پر رشتۂ اخوت کی یہ وسعت پوری بستی یا شہر تک پھیل جاتی ہے۔ حج بھی اسی بھائی چارے کے احساس کو پوری دنیا کے مسلمانوں میں زندہ کرنے کا ذریعہ ہے کہ جب کرۂ ارض کے کونے کونے سے مسلمان ایک جگہ اکٹھے ہوتے ہیں اور کندھے سے کندھا ملا کر قیام، رکوع اور سجود کے ذریعے ہم آہنگی اور یکجائیت کی صورت گری کرتے ہیں اور ان کے پاس موقع ہوتا ہے کہ امت واحدہ اور ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ﴾ کی عملی تفسیر بن کر انسانیت کو دکھا دیں۔ دورِ خلافت راشدہ، بالخصوص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں تو حج کے موقع پر خلیفۃ المؤمنین کی تمام علاقوں سے آنے والے وفود سے ملاقات و مشاورت، مسائل کی سماعت اور ان کا حل، ضروری احکام کا اجراء و نفاذ اور ایسے دیگر سرکاری معاملات بھی زیر عمل آتے تھے جن کا تعلق پوری اسلامی قلمرو سے ہوتا تھا۔

مختصراً یہ کہ اسلام کا رشتہ یعنی سب سے اُتم رشتہ، باہمی ربط و ہم آہنگی کا ضامن ہے۔ یہ تعلق اور نسبت ایک دوسرے کے دکھ درد، مسائل، پریشانی میں شریک ہونے اور ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے کا غم بانٹنے کا ذریعہ ہے۔ اسی رشتے کے تحت مسلمان حج کے موقع پر عبادات اور دین کے دیگر پہلوؤں کے بارے میں ایک دوسرے سے رہنمائی اور مشاورت کے تقاضے پورے کرتے ہیں لیکن آج یہ تمام اعلیٰ مقاصد، یہ عظیم انسانی تقاضے کماحقہٗ پورے نہیں ہو رہے، اس لیے کہ حج کے سنہری موقع پر اکٹھے ہونے والے تمام دنیا کے مسلمان ایک مشترکہ زبان کا فہم نہیں رکھتے چنانچہ عجمی زبان کا یہ پردہ نہ تو انہیں ایک دوسرے کے قریب آنے دیتا ہے اور نہ ہی وہ ایک دوسرے کے جذبات اخوت سے آگاہ ہو پاتے ہیں۔ اس طرح ایک امت، ایک قوم کا تصور خاطر خواہ طور پر اجاگر ہی نہیں ہو پاتا حالانکہ اس وقت کیفیت یہ ہوتی ہے کہ باہمی خلوص و یگانگت کے جذبات فزوں تر ہوتے ہیں اور ایک دوسرے سے اظہارِ اپنائیت کی تمنا دلوں میں ہوتی ہے مگر صرف زبان کی مجبوری کی وجہ سے تشنگی رہ جاتی ہے۔

اگر عربی زبان کا فہم ہر مسلمان کا فرض بن جائے اور لوگ گھروں میں عمومی بات چیت کے لیے بھی عربی زبان کا استعمال کرنا شروع کر دیں تو کوئی وجہ نہیں کہ بہت جلد اتحاد بین المسلمین کی فضا بن جائے، امت کو انتشار میں مبتلا کرنے والے لسانی یا علاقائی تعصبات کا خاتمہ ہو جائے اور ایک عظیم مسلم قوم وجود میں آنے لگے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ دنیا بھر میں ہر اسلامی ریاست کی طرف سے فروغ عربی کی سرکاری سطح پر سرپرستی کی جائے۔ اسے حتی المقدور سرکاری زبان کی حیثیت دی جائے، تعلیمی نصابوں میں اس کی تدریس ایک اضافی زبان کے طور پر پہلی جماعت سے ہی لازم قرار دی جائے اور ذرائع ابلاغ پر عربی کے فروغ کے لیے مختلف پروگراموں کے ذریعے کوششیں کی جائیں۔

نشاۃ ثانیہ

عربی زبان کے قدر مشترک بن جانے کے بہت سے فوائد ہیں، مثلاً سفارتی، سیاسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسائل پر مذاکرات اور گفتگو کے دوران کئی حوالوں سے دشواریاں دور ہو جائیں گی۔عوامی سطح پر ذریعہ معاش کے حوالے سے سب سے بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ کسی دوسرے ملک میں جو لوگ بسلسلۂ روزگار جاتے ہیں مثلاً غیر عرب اسلامی ریاستوں سے بہت سے افراد خلیج کی ریاستوں میں یا دوسرے عرب ممالک میں ملازمت کی غرض سے جاتے ہیں، تو ایسے لوگوں کو مشترکہ زبان کے رشتے سے ابلاغ اور رابطے کی کوئی پریشانی لاحق نہیں ہوگی۔اس طرح ملکی، علاقائی اور لسانی تفرقے، تعصبات اور نفرتیں بتدریج ختم ہوتی چلی جائیں گی اور عربی پوری امت مسلمہ کی قومی زبان بنتی چلی جائے گی۔تب باہمی اتحاد واخوت، جذبۂ ہمدردی اور بھائی چارہ کو فروغ دینے کے راستے کھل جائیں گے اور مختلف اسلامی ممالک کے باشندوں کے ایک دوسرے کے ساتھ تعارف، روابط اور افہام وتفہیم کا ماحول جنم لے گا جس کے نتیجے میں پوری امت کی سطح پر ترقی وخوشحالی کے دور کی ابتدا ہو جائے گی اور یوں عربی زبان کی یہ قدر مشترک ﴿إِنَّ هٰذِهٖٓ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَّاحِدَةً﴾ یعنی ایک امت اور ایک قوم کا بنیادی ستون اور رابطوں کے لیے ایک پُل کی حیثیت حاصل کر کے امت کی نشاۃ ثانیہ کے لیے بنیاد بن جائے گی۔عام مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اپنے پیارے نبی ﷺ کی زبان اپنا کر آپ ﷺ سے حقیقی عشق ومحبت کا ثبوت فراہم کریں کیونکہ یہ اپنی جگہ ایک ٹھوس حقیقت ہے کہ جب تک ہمیں عربی کا فہم حاصل نہ ہوگا، ہم صحیح معنوں میں اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا نہیں ہو سکتے، قرآن مجید کو خاطر خواہ طریقے سے نہیں سمجھ سکتے، اپنی نمازوں کو معنویت کے ساتھ ادا نہیں کر سکتے اور ان سب کے بغیر نہ تو اپنے رسول ﷺ سے سچی محبت کا ثبوت دے سکتے ہیں اور نہ حقیقی اسلامی تشخص اور اسلامی معاشرہ اپنا سکتے ہیں۔

آیئے سب مسلمان عہد کریں کہ عربی کو قومی زبان کے طور پر اپنائیں گے اور اسے سیکھ کر اپنے معاشرے میں رواج دیں گے اور اسے عالمی سطح پر مسلمانوں کی قومی زبان بنانے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی کوششوں میں حصہ دار بنیں گے تا کہ اقوام عالم کے مقابلے میں بہترین اور متحد ومنظم قوم ،ایک جسد واحد کے طور پر پہچانے جاسکیں،قرآن اور شریعت کو سمجھ کر اس پر عمل پیرا ہونے کی صلاحیت حاصل کریں اور اس کے نتیجے میں اللہ اور رسول ﷺ کی خوشنودی حاصل کر کے دنیا میں بھی عزت وکامرانی اور آخرت میں بھی فلاح وکامیابی کے مستحق ٹھہریں۔

عربی کی امتیازی خصوصیات

امت مسلمہ کو ہدایت کا سرچشمہ جو قرآن کریم کی شکل میں دیا گیا،عربی زبان میں ہے۔ بدقسمتی سے آج امت کی اکثریت کا تعلق قرآن مجید سے ''براہ راست'' نہیں ہے اور وہ اس لیے کہ مسلمانوں کی اکثریت قرآنی عربی کا فہم نہیں رکھتی ہے۔ بہتر ہے کہ مسلمان کا تعلق کسی درمیانی واسطے یا ترجمے کے بغیر، براہ راست اللہ کی کتاب کے ساتھ قائم ہو،لیکن اس کے لیے عربی کا سیکھنا ضروری ہے۔

عربی زبان کی امتیازی خصوصیات بے شمار ہیں۔انہی خصوصیات کی وجہ سے قرآن کریم نے عربی کی صفت میں ﴿بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ﴾ کے الفاظ کے ذریعے دیگر زبانوں سے اس کا افضل ہونا متعین کر دیا ہے۔عربی زبان کی انہی خصوصیات کی بناء پر بعض حضرات نے یہاں تک فیصلہ دے دیا کہ قرآن کا ترجمہ متن قرآن سے علیحدہ شائع نہ کیا جائے کیونکہ حق بات تو یہ ہے کہ قرآن کا ایسا ترجمہ جو کلام الٰہی کے پورے پورے مفہوم اور منشا کو بہ حسن وخوبی ادا کر دے،کسی دوسری زبان میں ممکن ہی نہیں ہے۔

ذیل میں عربی زبان کی انہی خصوصیات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

باری تعالیٰ نے نزول قرآن کے لیے عربی زبان کا انتخاب کیوں کیا؟ اس کی کچھ وجوہات سمجھ میں آتی ہیں۔ ایک یہ کہ عربی زبان میں کچھ امتیازی خصوصیات ہیں جو کسی دوسری زبان میں نہیں اور یہ خصوصیات عربی کو دنیا کی بہترین زبان کا درجہ دیتی ہیں۔ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سے دو خصوصیات سرفہرست ہیں۔ ایک تو یہ زبان ذخیرۂ الفاظ کے اعتبار سے دنیا کی سب سے وسیع (rich) زبان ہے۔ اس میں ہر چیز کے مختلف پہلوؤں اور مختلف شیڈز کو اجاگر کرتے ہوئے اس چیز کے کتنے ہی نام ملتے ہیں۔ مثال کے طور پر لفظ "فرس" کا مطلب بھی گھوڑا ہوتا ہے اور "حصان" کا مطلب بھی یہی ہے مگر دونوں میں فرق یہ ہے کہ لفظ "حصان" سے وہ گھوڑا مراد ہوتا ہے جو خاص طور پر جنگی مقاصد کے لیے تیار کیا گیا ہو..... اس طرح کی مثالیں ہر اسم کے بارے میں ہیں، حتیٰ کہ بعض چیزیں ایسی ہیں جن کے بیسیوں نام مروج ہیں۔

دوسری خصوصیت یہ ہے کہ اس میں ہر چیز کے نام کی وجہ تسمیہ (why Fit) اس کے اندر ہی پوشیدہ ہوتی ہے جبکہ دیگر زبانوں میں کسی چیز کے نام کی وجہ تسمیہ کا عام طور پر کوئی سراغ نہیں ملتا اور یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ اہل زبان اس چیز کو اسی نام سے پکارتے ہیں یا یہ کہ کبھی کبھار اتنا علم ہو جاتا ہے کہ فلاں نام کونسی دوسری زبان سے آیا وغیرہ، لیکن عربی زبان ایسی سائنسی اور حسابی کتابی فارمولوں کے سے انداز میں تشکیل دی گئی ہے کہ اس کا ہر لفظ اپنے مفہوم کے اعتبار سے سانچے میں ڈھلا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ مثال کے طور پر عربی زبان میں "بیت" کا عمومی مطلب ہے "گھر" مگر یہ لفظ "بیت" کے لغوی معنی نہیں ہیں۔ "بیت" کے لغوی معنی یہ ہیں کہ ایسی جگہ جہاں انسان اپنی دن بھر کی مصروفیات کے بعد سکون و استراحت اور شب بسری کی خاطر لوٹتا ہو۔ اب یہ جگہ خواہ جنگل کی جھونپڑی، خیمہ یا صاف میدان ہی کیوں نہ ہو، عربی میں "بیت" کہلائے گا۔

اب اسی بات کو دوسرے رنگ میں دیکھئے۔ اگر کسی شخص کو اپنے گھر میں کسی وجہ سے سکون میسر نہیں ہے اور وہ اپنے گھر میں نہ جانے کے بہانے ڈھونڈتا ہے یا بادل ناخواستہ جاتا ہے تو عربی قواعد کے مطابق اس عمارت کو اس کا "بیت" نہیں کہیں گے خواہ اس میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے لیے کتنے ہی بیڈ رومز موجود ہوں۔

ایک اور مثال سے یہ بات مزید نکھر کر سامنے آجائے گی۔ درخت کو عربی زبان میں "شجر" کہتے ہیں۔ آپ کسی اردو اہل زبان سے پوچھئے کہ درخت کا نام درخت کیسے پڑا؟ تو جواب ملے گا کہ زبان کے اختلاط کے نتیجے میں۔ اہل زبان نے اس لفظ کو پیڑ یا قد آور پودے کے لیے استعمال کرنا شروع کر دیا، یا یہ کہ یہ لفظ فارسی سے اردو میں آیا وغیرہ، لیکن یہی سوال کہ درخت کا عربی نام "شجر" کیوں ہے؟ تو اس کا عربی لغت سے ایک نہایت سائنسی سا جواب ملے گا۔

"شجر" کا لغوی مفہوم یہ ہے کہ ہر وہ شے جو اپنے مرکز یا نیوکلیئس سے پھوٹ کر نشوونما حاصل کرے، بڑھے، پھلے پھولے، وہ "شجر" کہلاتی ہے۔ اب چونکہ درخت بھی اسی اصول کے تحت ارتقاء حاصل کرتا ہے، لہٰذا اس کے لیے بھی شجر کا نام معروف ہوا اور قرآن میں اسی مفہوم کے لیے استعمال بھی ہوا لیکن ایک دوسری جگہ (سورۂ نساء کی آیت نمبر 65) میں بھی یہی لفظ "شجر" استعمال کیا گیا جہاں اس کا معنی ''درخت'' نہیں بلکہ ''تنازعہ'' ہے اور اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ وہ جھگڑا جس کا اس آیت مبارکہ میں ذکر کیا جا رہا ہے، ایک نقطہ آغاز، ایک وجہ تنازعہ (Bone of Contention) سے جنم لیتا ہے اور پھر بڑھتا اور پھیلتا ہے، حتیٰ کہ وسعت اختیار کرتا ہے اور یوں لغوی نکتہ نگاہ سے اس کے لیے لفظ "شجر" کا اطلاق بالکل درست اور برمحل ٹھہرتا ہے۔

مختصر یہ کہ عربی زبان کا ہر اسم ایک وجہ تسمیہ کا حامل ہوتا ہے۔ اب اس کے استعمال اور موقع کی مناسبت سے اس کا کسی متن میں مفہوم سمجھنے کا طریقہ یہ ہے کہ عبارت میں متعلقہ اسم کے سیاق و سباق کو دیکھا جائے۔ اس سے لغوی مفہوم کی روشنی میں زیر نظر عبارت میں اس لفظ کے معنی فوراً نکھر کر سامنے آجاتے ہیں۔ سیاق و سباق کی مدد سے کسی لفظ کا مفہوم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھنے کا یہ تصور اردو کی ایک مثال سے واضح ہو جائے گا۔

اردو میں ایک لفظ استعمال ہوتا ہے ''گولی''۔ بنیادی طور پر اس کی وجہ تسمیہ کسی شے کا گول ہونا ہے، لیکن کسی بھی جملے میں اس کا مفہوم متعین کرنے کے لیے اس کے سیاق و سباق کو دیکھا جاتا ہے۔ مثالیں ملاحظہ کریں۔

''بچہ باپ سے ضد کر رہا ہے ابو مجھے گولی چاہیے۔'' باپ سمجھ جائے گا یہ مٹھائی کی گولی مانگ رہا ہے۔

''میجر صاحب نے فوجیوں کو حکم دیا، گولی چلاؤ..... یہ مٹھائی کی گولی نہیں ہے۔

''اچھے بچے گولیاں نہیں کھیلتے۔''

''آپ کے سائیکل کی گولیاں گھس کر ناکارہ ہوگئی ہیں۔''

ڈاکٹر نے مریض سے کہا ''ایک گولی ہر چار گھنٹے کے بعد۔''

ان تمام جملوں میں اسم ''گولی'' کا مفہوم مختلف ہے اور جو شخص ''گولی'' کے مفہوم سے آشنا ہے، اس کے لیے ہر جملے میں اس لفظ کا مطلب سمجھنا کچھ دشوار نہیں۔

عربی کے الفاظ اور ان کے مفہوم کے مختلف شیڈز بنتے ہیں جن کا تعین جملے میں اس اسم کے استعمال کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ قواعد میں اس کا نام گرامر ہے۔ یوں سمجھیے کہ قواعد کو جان لینے کے بعد الفاظ کے سانچے ہاتھ میں آجاتے ہیں اور آپ بنیادی مفہوم کو ذہن میں رکھتے ہوئے ہر لفظ کو اس سانچے میں پرکھیں گے۔ یوں وہ سانچہ اور لفظ کا سیاق و سباق عبارت میں اس لفظ کا مفہوم واضح کر دیں گے اور کسی اہل زبان سے پوچھنے کی احتیاج نہیں رہے گی۔ مثال کے طور پر اگر آپ کو لفظ "عمل" کے بنیادی اور لغوی معنی معلوم ہیں تو الفاظ "عامل، معمول، یعملون، استعمال، تعمیل، مستعمل، عمال، تعملون" وغیرہ کے معنی جاننے میں کوئی دشواری نہیں ہوگی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عربی زبان اپنی ذات میں ایک بے حد وسیع زبان ہے اور اس کے نجانے کتنے پہلو ایسے ہیں جن کو جاننا قرآن کے فہم کے حوالے سے ضروری نہیں ہے۔ مثال کے طور پر عرب قوم کی مقامی اصطلاحات 'Colloquials'' جو زمانے کے ساتھ ساتھ بدلتی رہتی ہیں، بیشک عربی کا حصہ ہیں مگر فہم قرآن کے تناظر میں ان کو سمجھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

عربی قواعد کے کورس کا مقصد یہ ہونا چاہئے کہ اس کے ذریعہ سے فہم قرآن میں آسانی ہو۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اگر قرآن سے ہٹ کر عربی سکھائی جائے جیسا کہ ہمارے تعلیمی اداروں میں ہو رہا ہے، تو اس پر سورۃ قمر کی اس آیت کا اطلاق نہیں ہوگا جس میں کہا گیا ہے کہ'' ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لیے آسان کر دیا ہے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہم وترجمانی قرآن کا تاریخی پس منظر

اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کے زمین پر عارضی قیام کے دوران اس کی ہدایت و رہنمائی کے لیے کئی کتب اور صحائف نازل فرمائے۔ یہ کتب وصحائف ان انبیاء ورسل پر نازل کیے جاتے تھے جنہیں مختلف ادوار میں مختلف اقوام اور علاقوں کے افراد کی قیادت و تربیت کی خاطر مبعوث کیا جاتا تھا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ انسان دنیاوی زندگی کے دوران فتنہ وفساد، قتل و غارت، معاشرے کی بربادی اور شیطان کی اطاعت سے خود کو محفوظ کر لے اور عباداتِ الٰہیہ کی انجام دہی کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کو پورا کرنے والا بن جائے تاکہ انفرادی اور اجتماعی، ہر لحاظ سے اس کی جان و مال، عزت و آبرو کا بہترین طریقے سے تحفظ ہو اور دنیا میں قیام کے دوران اسے امن وامان، صلح وآشتی اور شخصی وملی آزادی خاطر خواہ طور پر میسر رہے۔

انسانیت کی رہنمائی کی خاطر نازل ہونے والی کتابوں کے اس سلسلۂ نزول کی آخری کتاب قرآن مجید ہے جسے آخری اور دائمی ہدایت نامہ کی صورت میں پوری انسانیت کی اصلاح وتربیت کی خاطر خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ پر نازل فرمایا گیا اور اس میں اعلان بھی کر دیا گیا کہ وہ دین اور وہ شریعت جو ابتدائے آفرینش سے، حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے صحائف وکتب سماویہ کے ذریعے انسان کی ہدایت اور نصیحت کے لیے بطور ضابطۂ حیات عطا کی جارہی ہے، آج اس کی تکمیل ہوگئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس اعلان کے ذریعے انسانیت کو یہ بتلا دیا گیا کہ اب قیامت تک سیدھے راستے پر چلنے والوں کے لیے ہدایت نامہ مکمل ہو گیا ہے اور اگر وہ اس ہدایت، اس نعمت کو حرز جاں بنائے رکھیں گے، اس کو پوری طرح سمجھ کر اس پر غور کرنے کے بعد اس کی روشنی میں اپنی زندگی کا لائحہ عمل تشکیل دیں گے اور پھر اس صراطِ مستقیم پر گامزن رہیں گے تو ان کی زندگی جنت نظیر بن جائے گی اور انہیں کبھی بھی اور کسی بھی دور میں فتنہ وفساد، مسائل و مشکلات، عدمِ تحفظ اور فکر و پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔

باری تعالیٰ کا قاعدہ رہا ہے کہ جس قوم میں رسول مبعوث فرماتے اسی کی زبان میں ہدایت نامہ یعنی کتاب یا صحیفہ نازل فرماتے۔ قرآن مجید چونکہ نبی اکرم ﷺ پر نازل ہوا اور آپ ﷺ خود بھی عربی تھے اور جس قوم میں آپ ﷺ مبعوث ہوئے اس کی زبان بھی عربی تھی لہٰذا باری تعالیٰ کے قاعدے کے مطابق قرآن عربی زبان میں نازل کیا گیا تا کہ وہ لوگ اسے بہ آسانی سمجھ کر اس پر عمل پیرا ہوں اور دوسروں تک اسے پہنچانے میں انہیں دشواری نہ ہو۔

قرآن کی ایک امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ یہ کسی ایک قوم یا کسی خاص دور کے لوگوں کے لیے نہیں بلکہ پوری انسانیت کی رہنمائی کے لیے اور قیامت تک کے ہر دور کے لیے نازل فرمایا گیا اور اس کی تعلیمات سے روشناس ہونا ہر مسلمان پر لازم ہے خواہ وہ عربی جانتا ہو یا نہیں۔ بہتر تو یہی ہے کہ وہ قرآنی عربی کی اتنی استعداد ضرور حاصل کر لے جس سے وہ قرآن کو کسی ترجمے کے بغیر براہ راست سمجھنے پر قادر ہو سکے اور اس ضمن میں ''المسلمین'' کی ذیلی تحریک ''فروغ قرآنی عربی'' کے زیر اہتمام بلا معاوضہ قرآنی عربی کلاسز کا سلسلہ گزشتہ تیرہ برس سے نہ صرف جاری و ساری ہے بلکہ روز افزوں ہے..... تاہم اگر کوئی عربی پر دسترس نہیں رکھتا یا ناخواندہ یا معذور ہے تو اسے فہم قرآن کی ذمہ داری با الترتیب ترجمہ و تفسیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مطالعے یا دروس میں شمولیت کے ذریعے پوری کرنا چاہئے۔ دور رسالت مآب ﷺ کے آخری برسوں کے دوران اس طرز تدریس کی عملی مثال ملتی ہے، اس عرصہ میں بہت سے ایسے لوگ مشرف بہ اسلام ہوئے جن کی زبان فارسی تھی۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی اجازت سے اور رہنمائی کے مطابق قرآن کے فارسی ترجمے کا آغاز کیا اور سورہ فاتحہ کا فارسی میں ترجمہ کیا۔ تاریخ میں یہ بھی منقول ہے کہ آپ ﷺ حفاظ کرام کی جماعتیں بنا بنا کر بھیجتے تھے تاکہ وہ مضافات اور دیہات میں جا کر لوگوں کو قرآن کی آیات اور ان کی حکمت بتائیں یعنی ان آیات کا مفہوم ومقصود وضاحت کے ساتھ ان لوگوں کے ذہن نشین کرائیں۔ اس سے فہم قرآن کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ اس حوالے سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ قرآن کو سمجھنا ہر مسلمان پر لازم ہے اور صرف علماء کا سمجھ لینا کافی نہیں ہے۔

ماضی میں علمائے کرام کا طرز فکر یہ رہا کہ قرآن بہت مشکل کتاب ہے اور ہر کوئی اسے سمجھ نہیں سکتا چنانچہ اسے بغیر سمجھے پڑھ سن لینے سے بھی تلاوت کا حق ادا ہو سکتا ہے۔ اس طرز فکر کا نتیجہ یہ ہوا کہ امت قرآن سے دور ہوتی چلی گئی۔

یہ ایک ایسی سنگین غلطی تھی جس کا خمیازہ آج امت بھگت رہی ہے اور قرآن سے دوری کی وجہ سے معاشرتی انتشار، مفلسی، لوٹ کھسوٹ عدم تحفظ، مسائل اور پریشانیوں کی شکار ہے۔ تاہم ''تحریک فروغ قرآنی عربی'' کے تحت اس نقصان کے ازالے کے لیے تیرہ برس پہلے شروع ہونے والی کوششیں الحمد للہ بار آور ثابت ہو رہی ہیں اور عوام وخواص میں قرآن کے فہم کا شوق فزوں تر دکھائی دے رہا ہے۔ باری تعالیٰ ان سب خواتین وحضرات کو اجر و ثواب سے نوازے جو اس کارِ خیر میں سرگرمِ عمل ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

مختلف زبانوں میں ترجمۂ آیات کی ابتداء

دورِ رسالت مآب ﷺ سے دور حاضر تک کا اجمالی جائزہ

اگرچہ بہتر یہی ہے کہ ہر مسلمان قرآن کو کسی ترجمے کی مدد کے بغیر براہ راست سمجھے تاہم جو لوگ فوری طور پر فہم قرآن کی تدریس میں شامل نہ ہوسکیں یا ناخواندہ ہوں، ان کے لیے ضروری ہے کہ ترجمۂ قرآن سے استفادہ کریں۔ اسی ضرورت کے تحت ترجمۂ قرآن کا عمل ہر دور میں جاری و ساری رہا ہے۔ ذیل میں دنیا کے مختلف علاقوں اور زبانوں میں ترجمۂ قرآن کا آغاز کرنے والوں کا ذکر کیا جارہا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے دور میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے سورہ فاتحہ کا فارسی میں ترجمہ کیا۔ پھر خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کا زمانہ آیا تو اسی سنت کے اتباع میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے دور خلافت میں معلمین و مترجمین کی جماعتیں بنا بنا کر کثرت سے مختلف علاقوں، بالخصوص دیہات میں بھجواتے رہے تاکہ ہر علاقے اور زبان کے خواندہ ناخواندہ افراد قرآنی تعلیم کو سمجھنے والے بن جائیں اور انہیں احکام و ہدایاتِ الٰہیہ کا علم ہو جائے۔ ان کے دور میں قرآنی احکام، ہدایات، معاشرتی و اقتصادی قوانین، نصائح اور اخلاقیات کے منتخب قرآنی دروس و اسباق کو سیکھنا ہر شہری پر لازم تھا اور معلمین کو اجازت تھی کہ جو انکار کرے اسے سکھانے کے لیے اس پر قدرے سختی بھی کی جاسکتی ہے۔

دورِ بنی اُمیّہ کے آخری برسوں میں قرآن فہمی کے اسی تقاضے کے پیش نظر فارسی کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علاوہ دیگر زبانوں میں بھی ترجمہ کی ضرورت کو محسوس کیا گیا چنانچہ اُس دور کی تاریخ میں بر بر زبان میں ترجمے کا ذکر ملتا ہے۔

لاطینی زبان دنیا کی قدیم زبانوں میں شمار ہوتی ہے۔ اس زبان میں پہلا ترجمہ راہبوں کے سربراہ پطرس نرابلس نے شروع کیا۔ تکمیل کرنے والوں میں دو نام مذکور ہیں، رابرٹس آوڑینیا اور ہرمنادر۔ یہ ترجمہ 1143ء میں مکمل ہوا۔ یہ ترجمہ مخطوطوں کی شکل میں خانقاہ میں پڑا رہا اور کسی کو اسے شائع کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔

1543ء میں سوئٹزرلینڈ میں پہلی دفعہ اس کی اشاعت ہوئی۔ کتابوں میں ناشر کا نام تھیوڈور بیلی اینڈ ردرج ہے۔ 1550ء میں دوسرا اور پھر 1721ء میں تیسرا ایڈیشن شائع ہوا، تاہم اس دوران 1768ء میں اٹلی سے پادری لوئیس نے لاطینی زبان میں ایک اور ترجمہ شائع کر دیا۔

1768ء میں لاطینی کے آخری ترجمے کا سراغ ملتا ہے۔ یہ ترجمہ جسٹس فریڈریکس نے کیا۔ یہ وہ زمانہ ہے جب لاطینی زبان آہستہ آہستہ معدوم ہونے لگی تھی اور انگریزی مقبولیت اختیار کر رہی تھی۔

یہ وہ تراجم ہیں جن کے ذریعے مشیتِ الٰہی کے تحت قرآن کا پھیلاؤ یورپ میں ہونے لگا۔ گویا عیسائی دنیا نے بھی فہم قرآن کی اہمیت کو تسلیم کیا اور اپنی زبان میں اسے سمجھنے کے لیے خود عیسائی پادریوں نے پیش رفت کی۔ یورپ کی دیگر زبانوں میں بھی تراجم قرآن کا سلسلہ جاری رہا اور 1547ء میں ہینسن نے اطالوی زبان میں ترجمہ کیا۔

عیسائیوں کے پروٹسٹنٹ فرقے کا بانی مارٹن لوتھر جرمن زبان میں سب سے پہلے قرآن کا ترجمہ کرنے والا ہے۔ تاہم سب سے اچھا جرمن ترجمہ سی بوائز کا سمجھا جاتا ہے۔ یہ ترجمہ 1773ء میں آیا۔ بعد میں جی وائل نے اس پر نظر ثانی کی اور 1828ء میں یہ دوبارہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شائع ہوا۔ ان کے علاوہ بھی جرمن زبان کے مترجمین میں بہت سے نام ملتے ہیں۔ ان میں شوگیر، فریڈرک میگرلین، تھیوڈ وآرنلڈ، ہتنگ، فریڈرک روکراٹ، ایم کلا مراتھ، فشر وغیرہ شامل ہیں۔

ڈچ (ولندیزی) ہالینڈ کی زبان ہے اور اسپینش (ہسپانوی) اسپین کی۔ ان زبانوں میں قرآن کا ترجمہ کرنے والوں میں شوگیر کا نام نمایاں ہے۔

ہالینڈ میں آج کل ڈاکٹر ڈی کیسر کا ولندیزی ترجمہ مروج ہے۔ یہ اصل میں جارج سیل کا مشہور انگریزی ترجمہ قرآن ہے جسے ڈاکٹر موصوف نے ڈچ زبان میں منتقل کیا۔

ہسپانوی زبان میں تیرھویں صدی ہجری میں ایک اہم ترجمے کا ذکر ملتا ہے۔ الفانسو دہم کے ایما پر حکیم ابرہیم نے یہ ترجمہ کیا۔ 1844ء میں ڈی رولس نے میڈرڈ سے اس ہسپانوی ترجمہ قرآن کی پہلی باقاعدہ اشاعت کی۔ اس کے علاوہ بارسلونا سے بھی 1876ء میں ایک اور ترجمہ قرآن شائع ہوا۔ مترجم کا نام آرٹرز مذکور ہے۔

- ڈنمارک کی زبان (ڈینش) میں پیٹرسن نے 1919ء میں ترجمہ کیا۔
- روسی زبان کے تراجم میں جمال الدین افغانی رحمہ اللہ کا نام ملتا ہے۔
- فارسی کے اوّلین مترجمین میں شیخ سعدی رحمہ اللہ شامل ہیں۔
- جاپانی زبان میں شیخ عبدالرشید ابراہیم کا نام نمایاں ہے۔ اسی طرح برما کے ایک نومسلم مسٹر یو ہا نے جن کا اسلامی نام احمد اللہ تھا، برمی زبان میں ترجمہ شدہ قرآن شائع کر کے مفت تقسیم کرایا۔
- 1903ء میں جاوا کی زبان میں نیادیا کا ترجمہ سماٹرا سے شائع ہوا۔
- چینی زبان میں چن چاک اور پادمن چن چنگ مترجمین کے نام مذکور ہیں۔
- ارمنی زبان میں امیر خانیہ نے 1919ء میں ترجمہ کیا جو لورنہ سے شائع ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انگریزی میں اب تک بے شمار تراجم شائع ہو چکے ہیں مگر ابتدائی تراجم میں سب سے قابل ذکر جارج سیل کا ترجمہ ہے۔ یہ ترجمہ عربی سے انگریزی میں نہیں ہوا بلکہ لاطینی ترجمے کو انگریزی میں منتقل کیا گیا تھا۔ یہ ترجمہ بہت مقبول ہوا اور اس کے ایڈیشن پر ایڈیشن نکلتے رہے، حتیٰ کہ اس کو مزید دوسری زبانوں میں بھی منتقل کیا گیا۔ یہ ترجمہ لندن سے سترھویں صدی عیسوی میں شائع ہوا۔ محققین اس کے حتمی سن اشاعت کا تعین نہیں کر سکے تاہم 1648ء اور 1688ء کے درمیان کا عرصہ قرین قیاس قرار دیا گیا ہے۔ عربی سے انگریزی میں براہ راست ترجمہ سب سے پہلے 1905ء میں ڈاکٹر عبدالحکیم نے کیا۔

برصغیر پاک و ہند میں سلسلہ ترجمہ قرآن

برصغیر کی تاریخ میں سب سے پہلے جس ترجمہ قرآن کا حوالہ ملتا ہے وہ سنسکرت، سندھی زبان میں ہوا تھا۔ یہ ترجمہ 883ء میں راجہ مہروق بن رائق کے ایما پر ہوا جب اس نے منصورہ سندھ کے مترجم عالم دین عبداللہ بن عمر بن عبدالعزیز حباری سے درخواست کی۔ عالم دین عبداللہ بن عمر رحمہ اللہ نے اس ذمہ داری کے لیے ایک عراقی شخص کو مقرر کیا۔ اس نے سورہ یاسین تک یہ ترجمہ مکمل کیا۔ کہا جاتا ہے کہ راجہ مہروق اس ترجمہ کر پڑھ کر ایمان لے آیا تھا لیکن ملکی مصالح کے تحت اس نے اظہار نہیں کیا۔ بابائے اردو مولوی عبدالحق مرحوم نے اس ترجمے کو اردو کا پہلا ترجمہ قرار دیا ہے۔

برصغیر میں مسلمانوں کے عہد حکومت کے دوران مقامی علاقائی زبانوں میں تراجم کا ذکر ملتا ہے مگر سرکاری یا قومی زبان میں ترجمے کا کوئی سراغ نہیں ملتا۔ اس کی دو وجوہات ہیں۔ ایک تو یہ کہ اس وقت سرکاری زبان فارسی تھی اور فارسی میں علم و تحقیق کا گراں بہا اور وسیع ذخیرہ پہلے سے موجود تھا..... اور دوسری بڑی وجہ یہ کہ عربی اس دور کے ہر نصاب تعلیم کا لازمی جزو تھی چنانچہ ہر پڑھا لکھا شخص قرآنی عربی کی استعداد اتنی ضرور رکھتا تھا کہ قرآن کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہوم کسی ترجمے کی مدد کے بغیر، براہِ راست سمجھ سکے۔ یہی وجہ تھی کہ فارسی زبان میں مزید ترجموں کی ضرورت ہی محسوس نہ کی گئی۔

برصغیر کی علاقائی اور مقامی زبانوں میں تراجم

1844ء میں قرآن کا رومن اردو میں ترجمہ امام الدین امرتسری نے کیا۔ اسی طرح حکیم محمد صوفی کا مرہٹی زبان میں ترجمہ قرآن بمبئی سے شائع ہوا۔ پنجابی کا پہلا ترجمہ علامہ نبی بخش حلوائی مرحوم خطیب جامع مسجد کوتوالی لاہور، نے کیا۔ سندھی ترجمہ عزیز اللہ معلوی نے کیا جو ٹیاری ضلع حیدرآباد سے 1870ء میں منظر عام پر آیا۔

پشتو کا پہلا ترجمہ 1319ھ میں ہوا جبکہ بنگلہ زبان میں ایک ہندو برہمن گریشن چندراسین نے سب سے پہلے مکمل ترجمہ کیا۔ اگرچہ بعض محققین کی رائے میں مولوی عباس علی کو سب سے پہلے بنگالی مترجم قرآن کا اعزاز حاصل ہے۔ ان کا ترجمہ کلکتہ سے شائع ہوا۔ بنگلہ اکیڈمی اور اسلامک اکیڈمی اداروں کو اس ضمن میں اہم مقام حاصل ہے۔ ان کے تحت 42 تراجم ہوئے جن میں سے 15 مکمل اور 27 جزوی تراجم کی حیثیت رکھتے ہیں۔

1868ء میں پونتھی ادب کی زبان میں جزوی ترجمہ ہوا۔ غلام اکبر علی کا یہ ترجمہ انتیسویں پارے کا تھا۔

باقاعدہ اردو تراجم کا آغاز

مغلیہ دور کے آخر میں جب سرکاری زبان فارسی اور مقامی زبان سنسکرت کے اختلاط سے ایک نئی زبان یعنی اردو وجود میں آرہی تھی اور خود فارسی کی روزمرہ میں بھی مقامی رنگ نمایاں ہونے لگا تھا، ضرورت تھی کہ زبان کے اس نئے رنگ میں قرآنی تعلیمات کو عام کرنے کی طرف توجہ دی جائے۔ اس ضرورت کو حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ نے شدت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے محسوس کیا۔ انہیں دکھائی دے رہا تھا کہ مقامی مسلمانوں کی اکثریت احکام و ہدایت قرآنیہ کا علم نہیں رکھتی جس کی وجہ سے معاشرے میں بگاڑ، گمراہی اور شرک کے اثرات پھیلتے جارہے ہیں چنانچہ انہوں نے ''فتح الرحمان'' کے نام سے 1150ھ میں پہلا فارسی ترجمہ کیا اور پھر ان کے فرزند ارجمند شاہ عبدالقادر رحمہ اللہ نے 1205ھ میں اردو ترجمہ کر کے باقاعدہ اردو تراجم کی خشتِ اول رکھی۔ اس کے ساتھ ہی ان کے بھائی شاہ رفیع الدین رحمہ اللہ نے قرآن کا تحت اللفظ ترجمہ کیا تا کہ قاری تلاوتِ قرآن کے ساتھ ساتھ ہر لفظ کے مطلب سے بھی آگاہ ہو سکے۔ آج بھی اردو کے یہ تراجم مقبول ہیں اور سند کی سی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس کے بعد اردو کے خزانے میں ہزاروں کی تعداد میں محدثین، مترجمین اور مفسرین نے قرآن فہمی کے ضمن میں گراں قدر تحقیقات جمع کیں جن کی فہرست طویل ہے۔ مختصر یہ کہ فہم قرآن کی یہ کوششیں انسانوں تک ان کی اپنی زبانوں میں قرآن کا پیغام پہنچانے کے لیے ہیں تا کہ شان نزول قرآن کے مقاصد پورے ہوں اور انسان ثمرات و فوائد کی منزل سے ہمکنار ہو سکیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہم قرآن کی اہمیت علامہ اقبال رحمہ اللہ کی نظر میں

قرآن مجید کی فضیلت اور عظمت پر یہی ایک دلیل حرف آخر ہے کہ جس رات میں وہ مقدس کلام نازل ہوا، وہ ہزار مہینوں سے بہتر اور مبارک بن گئی۔ اسی طرح قرآن مجید کے رعب اور تاثر انگیزی کی انتہا یہ ہے کہ اگر یہ کلام پہاڑ پر بھی نازل ہوتا تو وہ بھی ریزہ ریزہ ہو جاتا۔ ارشاد ہے:

﴿لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ﴾

(الحشر 21:69)

''اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو تم اسے دیکھتے کہ وہ اللہ کے خوف سے دبا جاتا ہے اور پھٹا جاتا ہے۔ یہ مثالیں ہم لوگوں کیلئے اس لیے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ غور وفکر کریں۔''

یہ مثالیں انسان کی عبرت اور نصیحت کے لیے بیان کی گئی ہیں اور واضح کر دیا گیا ہے کہ قرآن انسانی دل کی بیماریوں کے لیے شفا ہے۔ ظاہر ہے کہ دل نہ صرف جسمانی بلکہ معنوی، روحانی اور نفسیاتی حوالے سے بھی تمام جذبات واحساسات اور افکار وعقائد کا مرکز واقع ہوا ہے چنانچہ اس کی اصلاح پر پوری حیات انسان کی اصلاح کا دارومدار ہے اور یہی اصلاح نزولِ قرآن کے مقاصد کی شان اور عظمت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقیدے اور عمل کے اعتبار سے دیکھا جائے تو نزولِ قرآن کا یک بنیادی مقصد اور اساسی فائدہ یہ ہے کہ اس کے ذریعہ سے دنیا کے تمام مسلمان توحیدِ الٰہی کے ازلی و ابدی نکتۂ ارتکاز پر مجتمع اور متحد ہو جائیں اور ہر قسم کے اختلاف یا نفاق سے محفوظ ہو جائیں۔ یوں عالمگیر اخوت و اتحاد کے راستے سے انہیں وہ قومی اور اجتماعی فوائد و ثمرات حاصل ہوں جو اسلام کا حقیقی مقصود ہیں۔ مشرقی مصنفین، شعراء اور مصلحین میں خاص طور پر علامہ اقبال رحمہ اللہ کلام اللہ کے فضائل و محامد سے نہایت شدت کے ساتھ متاثر ہوئے ہیں۔ اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ انہوں نے قرآن کو رسمی و رواجی طور پر، محض سطحی نظر سے نہیں دیکھا تھا بلکہ اس کے معنوی اسرار و غوامض اور نکات و حکم پر مسلسل غور و تدبر فرمایا تھا چنانچہ ان کے کلام فیض ترجمان میں بھی قرآن مجید کے فضائل و مقاصد کا ذکر موتیوں کی طرح جگمگا رہا ہے۔ ذیل میں ہم ان کی ایک فارسی مثنوی میں سے کچھ اقتباسات ذکر کر رہے ہیں:

ملتے را رفت چوں آئیں زدست
مثل خاک اجزائے او از ہم شکست

''قوم نے جب سے اپنا دستور زندگی یعنی قرآن کو چھوڑ دیا تو اس کے اجزائے زندگی غبار کی طرح بکھر گئے۔''

ہستی مسلم ز آئین است و بس
باطن دین نبی ﷺ ایں است و بس

''مسلمان کی زندگی صرف آئین الٰہی سے قائم ہے اور دین نبی ﷺ (اسلام) کا باطن اسی سے روشن ہے۔''

تو ہمی دانی کہ آئین تو چیست؟
زیر گردوں سر تمکین تو چیست؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اسی طرح اے مسلمان کیا تو جانتا ہے کہ تیرا آئین کیا ہے؟ اور زیر آسمان تیری عزت و آبرو کا راز کیا ہے؟''

آں کتاب زندہ قرآن حکیم
حکمت او لا یزال است و قدیم

''وہ زندہ و پائندہ کتاب قرآن مجید جس کی حکمت لازوال ہے اور روز اول سے ہے۔''

نسخہء اسرار تمکین حیات!
بے ثبات از قوتش گیر و ثبات

''قرآن اسرار زندگی کے ظہور پذیر ہونے کا نسخہ ہے اور اس کی قوت سے کمزور چیزیں بھی پائیدار ہو جاتی ہیں۔''

حرف او را ریب نے تبدیل نے
آیہ اش شرمندۂ تاویل نے

''اس کے الفاظ میں نہ تو کوئی شک ہے اور نہ تبدیلی اور اس کی آیات میں تاویل کی کوئی گنجائش نہیں۔''

پختہ تر سودائے خام از زور او
ترفتد با سنگ جام از زور او

''کچی عقل اس کے زور سے پختہ ہو جاتی ہے اور اس کی قوت پا کر جام پتھر سے جا ٹکراتا ہے۔''

می برد پابند و آزاد آورد!
صید نبداں را بفریاد آورد!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جو اس کا پابند ہو وہ بالکل آزاد ہو جاتا ہے اور شکاریوں (ظالموں) کو عاجز و بے بس کر دیتا ہے۔''

رہزناں از حفظ او رہبر شدند
از کتابے صاحب دفتر شدند

''رہزن (ڈاکو) اس کے حفظ سے راہبر ہو گئے اور ایک کتاب کی برکت سے مستند عالم بن گئے۔''

خواند ز آیات مبین او سبق
بندہ آمد خواجہ رفت از پیش حق

''قرآن سے اس نے زندگی کا سبق پڑھا وہ پہلے غلام تھا اور حضورِ حق سے آقا بن کر گیا۔''

اے گرفتار رسوم ایمان تو
شیوہ ہائے کافری زندان تو

''اے مسلمان! کہ آج تیرا ایمان گرفتار رسوم ہے اور کافرانہ طور طریقے تجھے آزادی و ترقی سے مانع ہیں۔''

قطع کردی امر خود را از زبر
جادہ پیمائی اِلیٰ شَیءٍ نُکُر

''تو نے تو مستند دستور شریعت سے قطع تعلق کر رکھا ہے اور خدا کے مغضوب و ممنوع پر گامزن ہے۔''

گر تو می خواہی مسلماں زیستن
نیست ممکن جُز بہ قرآن زیستن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اگر تو سچا مسلمان ہو کر زندہ رہنا چاہتا ہے تو پھر قرآن کے بغیر تو سچا مسلمان نہیں بن سکتا۔''

از تلاوت بر تو حق دارد کتاب
تو از و کامے کہ می خواہی بیاب

''مگر اے مسلمان تو براہ راست قرآن کی تلاوت کر اور اسے سمجھ کر جو مقصد چاہے اس کے ذریعے سے پورا کر۔''

منزل و مقصود قراں دیگر است
رسم و آئین مسلمان دیگر است

''قرآن کی منزل اور اس کا مقصد کچھ اور ہی ہے اور مسلمان کی زندگی کے اصول کچھ اور ہی ہیں۔''

بندہ مومن ز قراں بر نخورد
در ایاغ او نہ مے دیدم نہ درد

''مسلمان نے قرآن سے مکمل فائدہ نہیں اٹھایا، میں نے اسکے پیالے میں شراب دیکھی نہ تلچھٹ۔''

اے کہ می جوئی نظام عالمے
جستہ او را اساس محکمے

''تو جو نیا عالمی نظام تلاش کر رہا ہے کیا تو نے اس کیلئے کوئی مضبوط بنیاد بھی ڈھونڈی ہے۔''

داستان کہنہ شستی باب باب
فکر را روشن کن از ام الکتاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''تو نے پرانی داستان سیاست تو بالکل مٹا ڈالی اب اپنی فکر کو قرآن مجید سے روشن کر۔''

جز بقرآن ضیغمی رو باہی است
فقر قرآن اصل شاہنشاہی است

''پیروئ قرآن کے علاوہ ہر شیری روباہی ہے، قرآن کا فقر ہی بنیادِ شہنشاہی ہے۔''

فقر قرآن اختلاطِ ذکر و فکر
فکر را کامل نہ دیدم جز بذکر

''قرآن فکر و ذکر کا کامل اتحاد ہے میں نے فکر کو ذکر کے بغیر ہرگز مکمل نہ پایا۔''

نقش قرآں تا دریں عالم نشست
نقشہائے کاہن و پاپا شکست

''جب سے اس دنیا میں قرآن کا نقش بیٹھا، کاہن اور پاپا کے تمام نقوش مٹ گئے۔''

فاش گویم آں چہ در دل مضمر است
ایں کتابے نیست چیزے دیگر است

''جو کچھ میرے دل میں ہے اسے واضح طور پر کہتا ہوں قرآن تو کوئی کتاب نہیں بلکہ کچھ اور ہی شے (معجزہ) ہے۔''

چوں بجاں در رفت جاں دیگر شود
جاں چو دیگر شد جہاں دیگر شود

''جب وہ روح میں سرایت کرتا ہے تو اسکی کایا پلٹ جاتی ہے اور روح بدلی تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لازماً تمام دنیا ہی بدل گئی۔''

مثل حق پنہاں وہم پیداست ایں
زندہ و پائندہ و گویاست ایں

''خدا کی طرح قرآن پوشیدہ بھی ہے اور ظاہر بھی، یہ زندہ ہے ابدی ہے اور ہمیشہ آوازۂ حق بلند کرتا ہے۔''

اندرو تقدیر ہائے غرب و شرق
سرعت اندیشہ پیدا کن چو برق

''قرآن میں مشرق ومغرب کی تقدیریں پوشیدہ ہیں تو بھی اپنے عقل وفہم میں بجلی کی سی تیزی پیدا کر۔''

آفریدی شرع و آئینے دگر!
اندکے با نور قرآنش نگر !

''تو نے ایک نئی شریعت اور نیا آئین وضع کیا ہے اس آئین وشریعت کو نور قرآنی سے دیکھ۔''

از بم و زیر حیات آگہ شوی
ہم ز تقدیر حیات آگہ شوی

''تاکہ تو زندگی کے نشیب وفراز سے باخبر ہو جائے اور تقدیر زندگی تجھ پر کما حقہ منکشف ہو جائے۔''

یہ تمام اشعار فہم قرآن کی اہمیت وناگزیریت کے مظہر ہیں۔حقیقت یہ ہے کہ انسانیت کے اس دنیا میں عارضی قیام کو آسودگی اور اطمینان سے ہمکنار رکھنے کے لیے ایک نظام کی صورت میں جو آئین محمدی قرآن میں دیا گیا، یہ انسانی سوچ، فکر اور نظریات کی درستی کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضامن ہے اوراسی درستی سے اعلیٰ ترین تصورِ زندگی اور ضابطۂ حیات کی منازل تک رسائی ہوتی ہے۔ علامہ اقبال رحمہ اللہ نے اسی آئین کو آئینِ الٰہی قرار دیا اور ان کے اشعار اس حقیقت کے ترجمان ہیں کہ انہوں نے اپنی شعری اور فکری اساس قرآن سے ہی حاصل کی ہے۔ وہ بخوبی سمجھتے ہیں کہ یہ قرآن ہی ہے جس کی اہمیت سمجھنے کے بعد انسان اشرف المخلوقات کہلانے کا مستحق ٹھہرتا ہے ورنہ وہ بالکل حیوان کی مانند ہے اور اس آئین کو چھوڑے رکھنے کے نتیجے میں ہلاکت اور تباہی اس کا مقدر بنتی ہے۔

علامہ اقبال رحمہ اللہ قرآن کو زندگی کا محور قرار دیتے ہوئے اسے ہر انسانی سوچ اور فکر سے بلند مرتبہ دیتے ہیں۔ ان کی نظر میں یہی ابتداء وانتہا اور یہی مطمح نظر ہے اور باقی تمام عوامل، تمام محرکات، تمام قانون سازی اور تمام معاملات اسی کے دائرے میں اور اسی کے تحت زیر عمل آتے ہیں۔ یہی وہ منزل ہے جہاں معاشرتی پریشانیوں اور مسائل کا کوئی گزر نہیں اور اسی منزل کی طرف جانے کا راستہ قرآن فہمی ہے۔

مختصر یہ کہ قرآن فہمی وہ بنیاد ہے جس پر ہر طرح کی پریشانیوں سے نجات، سکون قلب، معاشرتی بقاء اور رحمت الٰہی انسان کا مقدر بن جاتی ہے۔ یہی قرآن کی تاکید ہے اور یہی علامہ اقبال رحمہ اللہ کا پیغام۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہم قرآن کی فرضیت صاحب علم اور بے علم دونوں کے لیے

پڑھے لکھے اور ان پڑھ لوگوں ، دونوں پر قرآن کو سمجھنا لازم ہے کیونکہ یہ پوری انسانیت کے لیے ہدایت ہے۔ ہر وہ شخص جو اس التزام سے روگردانی کرے، مجرم ہے۔ ایک خواندہ شخص تو اس لیے مجرم ہے کہ اس نے جان بوجھ کر اس سے تغافل برتا اور ھدًی لِّلنَّاس قرآن کی تلاوت اسے سمجھے بغیر ہی کرتا رہا، اسی طرح ان پڑھ یعنی نا خواندہ فرد بھی برابر کا مجرم ہے۔ وہ مرد و خواتین جو خود پڑھے لکھے نہیں ہیں مگر سننے کی صلاحیت رکھتے ہیں، ان پر فرض ہے کہ وہ پڑھے لکھے لوگوں کے پاس جا کر ان سے لازماً قرآن کو سمجھیں۔ سورہ نحل میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ (النحل 16:63)

''پس اگر تم نہیں جانتے تو علم والوں سے دریافت کرو''

گویا بحیثیت مسلمان ہر خواندہ اور نا خواندہ پر قرآن کے احکام و تعلیمات کو سمجھنا لازم ہے۔ اگر کوئی از خود سمجھ اور جان نہیں سکتا تو یہ اس کی اپنی ذمہ داری ہے کہ اہلِ علم و ذکر سے جا کر پوچھے اور احکام و ہدایات سے آگاہی حاصل کرے۔

قرآن کو سمجھنے کا یہ لزوم ایک اور مثال کی مدد سے واضح ہو سکتا ہے۔ کسی بھی ملک کے کسی بھی شہری کا، جب اس پر جرم ثابت ہو جائے، یہ عذرِ گناہ اسے اصولاً سزا سے نہیں بچا سکتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ اسے متعلقہ ملکی قانون کا علم نہیں تھا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرما دیا کہ ''ہم نے اس کتاب کے ذریعہ لوگوں کو احکام و ہدایات پہنچا دیں۔'' تو احتساب یعنی حساب کتاب کے وقت اگر کچھ لوگ یہ عذر کریں کہ ہم دنیا میں ان احکام اور ہدایات سے لاعلم رہے تھے تو خواہ وہ پڑھے لکھے ہوں یا ان پڑھ، ان کا یہ عذر درست تسلیم نہیں کیا جائے گا۔ اس دنیا میں ہر شخص کی اپنی ذمہ داری ہے کہ بحیثیت مسلم اس کے علم میں اللہ کے اتارے ہوئے ضابطۂ زندگی یعنی احکام، ہدایات، نصائح، انبیائے کرام کے واقعات، ادوارِ سابقہ میں منکر اقوام کے عبرت انگیز حالات اور صالح اقوام اور افراد کو عطا ہونے والے انعامات آجائیں۔ یہ ساری معلومات حاصل کرنا پڑھے لکھے فرد کی طرح ان پڑھ کے لیے بھی ضروری ہے تاکہ وہ بھی قرآن کی پوری پوری پیروی کرتے ہوئے اپنی زندگی کو منشائے الٰہی کے مطابق ڈھال سکے۔ اس ضرورت کو اُس خط یا چٹھی کی مثال سمجھا جا سکتا ہے جو کسی ان پڑھ کو موصول ہوتی ہے۔ تب وہ اُسے پڑھوانے یعنی اُس کے مندرجات کا علم حاصل کرنے کے لیے کس قدر بے قرار ہوتا ہے۔ وہ مختلف لوگوں کے پاس جاتا ہے، ان کی خوشامدیں کرتا ہے، احسان اٹھاتا ہے اور تب تک ہر ممکن جتن کرتا رہتا ہے جب تک کسی سے وہ یہ چٹھی پڑھوا، سن نہیں لیتا۔ قرآن کریم کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں سے جو چٹھیاں، جو رہنما اصول انسانیت کی ہدایت کے لیے دیئے ہیں، ان پڑھ کے لیے کسی دوسرے پڑھے لکھے شخص سے انہیں پڑھوانا سننا اس سے بھی زیادہ ضروری ہے تاکہ معاشرے کا ہر فرد اس کی رہنمائی کا علم حاصل کر کے دنیا و عقبیٰ کی کامیابیوں تک پہنچ سکے اور حیاتِ دنیوی میں اللہ کے عذاب و آزمائش، بیماریوں، فتنوں، اخلاقی برائیوں اور شرعی عیوب سے محفوظ، پرسکون اور ایسی زندگی گزارے جس میں روزمرہ کی چھوٹی چھوٹی باتوں سے جنم لینے والے تنازعات اور پھر بڑھنے والی رنجشیں، عداوتیں، طلاقیں اور مقدمے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وغیرہ جگہ نہ پاسکیں جو عام طور پر جاہل معاشروں میں زیادہ دکھائی دیتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ﴾ (الجمعة 2:62)

''وہی اللہ ہے جس نے اُمی لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول مبعوث کیا جو ان انپڑھ لوگوں کو آیتیں تلاوت کر کے سناتا ہے، ان کو پاکیزگی سکھلاتا ہے اور احکام وقوانینِ الٰہیہ اور ان کی حکمت سے آگاہ کرتا ہے۔ یقیناً یہ لوگ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔''

اُس زمانہ میں عوام الناس کی اکثریت بے علم لوگوں پر مشتمل تھی۔ انہی کے لیے خاص طور پر نبی کریم ﷺ کی بعثت ہوئی۔ آپ ﷺ نے ان پڑھ لوگوں کو اللہ کے کلام کی آیات پڑھ کر سنائیں، انہیں پاکیزگی کی تعلیم دی اور کتاب وحکمت کا معلم بنا دیا حالانکہ اس سے پہلے وہ لوگ کھلی گمراہی میں تھے۔

قرآن مکمل شریعت ہے اور ہر صاحبِ علم اور بے علم شخص کے لیے اس شریعت سے آگاہی حاصل کرنا اس کے لیے ناگزیر ہے کہ یہ اس کے ایمان کا جزوِ لازم ہے چنانچہ یہ آگاہی اس کی ذمہ داری ہے۔ اس کے بغیر وہ نہ تو پوری طرح اسلام میں داخل ہوسکتا ہے اور نہ ہی صحیح طور پر دین کی پیروی کی اہلیت حاصل کرسکتا ہے۔ تفسیر ابنِ کثیر میں ہے کہ ''یہ عظیم الشان اور یہ کامل ومکمل دین عطا کر کے اللہ پاک نے حضرت محمد الرسول ﷺ کو دنیا والوں کی طرف بھیجا کہ ان میں فساد کی اصلاح کریں، اہل دنیا کو اصل احکام الٰہی پہنچائیں، اللہ کی رضا اور اس کی ناراضگی کے بارے میں ہدایات لوگوں کو معلوم کرا دیں، جنت سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قریب کرنے والے اور عذاب سے نجات دلوانے والے تمام اعمال لوگوں کو بتلا دیں، ساری مخلوق کے ہادی بنیں، اصول وفروع سب سکھلائیں، کوئی چھوٹی بڑی بات باقی نہ چھوڑیں، تمام تر شکوک وشبہات دور کر دیں اور ایسے دین پر لوگوں کو ڈال دیں جس میں ہر بھلائی موجود ہے۔''

نبی اکرم ﷺ کے اس مشن کو جاری رکھنا آج امت کی ذمہ داری ہے۔ یہ پڑھے لکھے مسلمانوں پر لازم ہے کہ ان پڑھ لوگوں کو اللہ کے کلام کی آیات، احکام، پاکیزگی اور حکمت سے بہرہ یاب کریں اور اس کا طریقہ قرآن مجید کی تعلیم ہے۔

''المسلمین'' کے پلیٹ فارم سے تحریکِ فروغِ قرآنی عربی کے نام سے قرآن فہمی کی جس تحریک کا آغاز کیا گیا ہے وہ امت کی اسی ذمہ داری کو انجام دینے کا عمل ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ ہر بستی، ہر محلے، ہر مسجد اور ہر گھر تک اللہ کے احکام، نصائح اور زندگی کے ہر شعبے کے لیے رہنمائی پہنچ جائے تا کہ لوگوں کی سوچ اور فکر کا قبلہ درست ہو اور معاشرے سے کینہ، نفرت، حسد، بغض، تعصب، کدورت اور تکبر جیسی دلوں کی بیماریاں مفقود ہو جائیں۔ قلوب کے اندر نورِ ایمان کو منور کیا جائے اور امانت و دیانت، الفت ومحبت، ہمدردی و یگانگت، عفو ورحم، اخوت اور بھائی چارہ جیسے جذبات کو فروغ ملے، حرمتِ انسانی اور بنیادی حقوق کی پاسداری ہو، اتحاد و یکجہتی، تنظیم و وحدت اور احترامِ انسانیت اسلامی معاشرے کا امتیاز بن جائیں۔ بچوں اور بزرگوں کے لیے شفقت اور احترام کے رویے مستحسن ہو جائیں اور اسلامی معاشرہ دنیا بھر کے لیے ایک سنہری معاشرہ، ایک قابلِ تقلید مثال کی صورت اختیار کر جائے۔

الحمد للہ! گزشتہ دس برسوں کے دوران مختلف سرکاری و نیم سرکاری اداروں اور مساجد میں گرامر کے ساتھ قرآنی عربی کی تدریس کا سلسلہ جاری ہے۔ اس کے علاوہ لاہور اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیرون لاہور فہم قرآن کی بلا معاوضہ تدریس کے اداروں کا قیام بھی انہی کوششوں کا ثمر ہے جن کا آغاز تقریباً پندرہ برس پہلے ''المسلمین'' کے پلیٹ فارم سے ہوا تھا۔ اس مشن میں بڑے بڑے اعلیٰ سرکاری و غیر سرکاری عہدیدار، بزنس مین، انجینئرز، ڈاکٹرز، مختلف شعبہ ہائے زندگی کے ماہرین اور خاص طور پر خواتین بہت بڑی تعداد میں شریک ہیں اور بصد ذوق وشوق ان دروسِ قرآن میں شامل ہو رہی ہیں۔

نصاب مکمل کر لینے والے کئی افراد نے خود اپنے گھروں، اپنے علاقوں میں، محلے کی مساجد میں ان دروس کا اہتمام کیا اور اب جگہ جگہ تدریس کا یہ عمل جاری ہے۔ اب ضرورت یہ ہے کہ قرآن کی تعلیمات کو ہر گلی، ہر محلے کی سطح پر، بالخصوص دیہات میں ان پڑھ اور معذور لوگوں تک پہنچایا جائے۔ سب سے زیادہ ضرورت دیہات اور پسماندہ شہری علاقوں کی گھریلو نا خواندہ عورتوں کو قرآنی تعلیمات سے بہرہ ور کرنے کی ہے کیونکہ یہ عورتیں اسلامی معاشرے کا وہ حصہ ہیں جن کو قرآنی تعلیمات کا شعور فراہم کرنے کی طرف ابھی تک شاید بہت کم توجہ دی گئی ہے۔

اس مقصد کے لیے ''المسلمین'' نے ایک پروگرام کا آغاز کیا ہے۔ اس کا طریقہ کار یہ ہے کہ ہر ایسے محلے، گلی، گاؤں، یا بستی میں ایک پڑھا لکھا گھرانہ جو دینی و مذہبی سوچ کا حامل اور باعمل ہو، اس کارِ منصبی کی عظیم ذمہ داری سنبھالے۔ اس گھرانے کی کوئی ایسی خاتونِ خانہ جو عربی آیات اور ان کا ترجمہ قرآن مجید سے پڑھ کر سنانے کی اہلیت رکھتی ہو، اپنے علاقے کی نا خواندہ عورتوں کو روزانہ تقریباً ایک گھنٹہ تک قرآن، اس کا ترجمہ، مختصر تفسیر اور آدابِ زندگی کی بنیادی باتیں سنانے کے لیے باقاعدہ ٹائم ٹیبل ترتیب دے اور اس کارِ خیر کے لیے وقت فارغ کرے۔ یہ حقیقت ہے کہ ہر مسلمان خاتونِ خانہ اگر اسلامی آداب وتعلیمات سے روشناس ہو جائے تو معاشرے پر اس کا اثر انتہائی گہرا مرتب ہوگا، اس لیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ بچے کی تربیت کا آغاز آغوشِ مادر سے ہوتا ہے۔

اس کارِ خیر کی عظمت میں کوئی کلام نہیں۔ ارشاد ہے کہ جو کوئی ایک آیت بھی دوسرے لوگوں تک پہنچائے گا اس کے درجات دنیا میں بلند کیے جائیں گے اور اس کو قیامت کے روز بھی ایسا اجرِ عظیم ملے گا جس کی اسے توقع بھی نہ ہوگی۔ اصلاحِ معاشرہ کے لیے یہ ایک ایسا کارِ سعد ہے جو اپنے علاقے، قوم اور پھر پوری ملت کو سنوارنے کا ذریعہ اور ضامن بن جائے گا اور یہی شیوۂ پیغمبری ہے۔

تجویز کیا گیا ہے کہ یہ ذمہ داری اٹھانے والے گھرانے اپنے پروگرام کو حتمی شکل دے کر اپنے قرب و جوار میں اوقات تدریس کا اعلان کر دیں جو اس مفہوم پر مشتمل ہو کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کو سمجھنا اور اس کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا ہر مرد اور عورت کے لیے فرض قرار دیا ہے، اس کے لیے روزانہ ایک گھنٹے کی تعلیمِ قرآن کی نشست ہوگی۔

اس نشست میں قرآن کی آیات مع ترجمہ وتفسیر پڑھ کر سنائی جائیں اور سامع خواتین کے لیے قرآن کو چھونا ضروری نہ ہو۔ اس طرح خواتین کے لیے عدم طہارت (حیض و نفاس) کے ایام کے دوران بھی اس مجلس میں شامل ہونا جائز ہوگا۔

یہ پروگرام صرف خواتین تک محدود نہیں ہے، مرد حضرات کے لیے بھی ایسی ہی نشستوں کا اہتمام ضروری ہے جن سے خواندہ و نا خواندہ یا معذور افراد بھی بخوبی مستفید ہوں۔ یہ کام محلے کی مساجد کے ساتھ ساتھ گھروں میں بھی نہایت احسن طریقے سے ہوسکتا ہے۔ صبح یا شام کے فارغ اوقات کو اس مجلس کے لیے مختص کرنا بہتر ہوگا۔

اس کے لیے کسی قسم کے اخراجات یا نصاب وغیرہ کی ضرورت نہیں ہے۔ ایک اچھا اور سلیس ترجمہ والا قرآن مجید کا نسخہ جس کے حواشی میں تفسیر اور تشریح بھی ہو، اللہ کے احکام، ہدایات اور نصائح بے علم لوگوں کے گوش گزار کرنے کے لیے کافی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاشرے سے برائی کو ختم کرنے اور نیکی کی طرف لوگوں کو متوجہ کرنے اور رغبت دلانے کا یہ سارا کام خالص اللہ کی رضا کے لیے اور کسی اجر و معاوضہ کی شرط کے بغیر فی سبیل اللہ ہونا چاہیے کیونکہ یہی سنتِ انبیاء ہے۔

یہ کارِ خیر ایک صدقہ جاریہ کی مانند ہے۔ جتنے بھی مرد و خواتین اس سے استفادہ کر کے اعمالِ صالحہ اختیار کریں گے ان کے ثواب کے بقدر ثواب ''ذریعہ'' بننے والے فرد کے نامہ اعمال میں بھی لکھا جائے گا اور قیامت تک لکھا جاتا رہے گا۔

فہم قرآن کی تدریسی مجالس پڑھے لکھے مرد حضرات کے لیے بھی قائم کی جانی چاہییں اور اُن میں قرآنی عربی کے آسان نصاب کی تدریس ہونی چاہیے۔

اس ساری سعی کاوش کا محرک یہی جذبۂ اصلاح ہونا چاہیے کہ مسلمانوں میں آیاتِ کریمہ کے فہم کی صلاحیت پیدا ہو جائے اور وہ نہ صرف آیاتِ قرآنیہ کی تلاوت بلکہ نمازوں کو بھی پورے فہم و ادراک کے ساتھ ادا کریں۔ اسی طرح ماہِ رمضان کے دوران تراویح میں دورۂ قرآن کے وقت پڑھنے اور سننے والوں میں آیاتِ کریمہ کے فہم کی صلاحیت ہو اور وہ براہ راست دل میں اترتی چلی جائیں تاکہ مسلمانوں کا قرآن حکیم سے بلا واسطہ تعلق قائم ہو جائے۔ تعلیماتِ قرآن لوگوں کے ذہن نشین کرانے کے لیے ''المسلمین'' نے چند اور تجاویز بھی دی ہیں۔

① قرآن خوانی کی ہر مجلس خواہ وہ حسنِ قرات کی مجلس ہو یا ایصالِ ثواب کے لیے ہو، اس میں قرأتِ قرآن کے بعد اُن آیات کا ترجمہ بھی پیش کیا جائے جن کی تلاوت کی گئی ہو۔

② مساجد کمیٹیاں اور امام مسجد حضرات بھی ان پڑھ اور معذور لوگوں کے لیے اپنی مسجد میں اوقاتِ فراغت یعنی فجر یا عشاء کے وقت ترجمہ و تفسیرِ قرآن کی باقاعدگی کے ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نشست مقرر کریں تا کہ وہ ان پڑھ، معذور لوگ بھی تعلیماتِ قرآنیہ سے فیض یاب ہو سکیں جن کے لیے از خود تلاوتِ قرآن اور فہم قرآن کی منزل تک پہنچنا آسان نہیں ہے۔

③ امام مسجد صاحبان جہری نمازوں کا سلام پھیرنے کے فوراً بعد اُن آیات کا ترجمہ جو انہوں نے نماز کے دوران تلاوت کی ہیں، مختصر تشریح کے ساتھ نمازیوں کے گوش گزار کریں۔ اگر کوئی امام عربی زبان کا مفہوم زبانی ادا نہیں کر سکتے تو بھی کوئی حرج نہیں، وہ باترجمہ قرآن سے پڑھ کے سنا دیں۔ اس طرح مقتدی حضرات کو قرآنی آیات کے سمجھنے کا موقع فراہم ہو جائے گا جو ان شاء اللہ بہت جلد دلوں پر نقش ہو جائیں گی اور قلوب کی نورِ قرآن سے منور ہونے کے باعث سیاہی مٹے گی اور اعمالِ صالح کی طرف رغبت کا شعور اور رجحان زور پکڑے گا۔

''المسلمین'' کی طرف سے گزارش یہ ہے کہ اس نیک عمل یعنی سلسلۂ تدریس کا آغاز کرنے والے اصحاب اپنے تعارف، مقامِ تدریس، ٹیلیفون نمبر اور رابطہ ایڈریس سے ''المسلمین'' کے مرکزی دفتر کو مطلع کر دیں تا کہ ان کا یہ کارِ خیر دوسروں کے لیے مثال بن کر نورِ قرآن کے ساری دنیا میں پھیلنے کا ذریعہ بن جائے اور مسلمان صحیح معنوں میں حقِ تلاوت ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو ہو سکیں۔

آخر میں قرآن کریم کے ناشرین سے گزارش ہے کہ قرآن مجید کو بلا ترجمہ شائع کرنے کی حوصلہ افزائی نہ کریں۔ قرآن پاک اور سیپاروں کا جو بھی نسخہ بازار میں دستیاب ہو، باترجمہ ہونا چاہیے تا کہ بے شعوری اور بے سمجھی کے عالم میں کی جانے والی تلاوت کی بجائے مسلمان تلاوت کا حق ادا کرنے والے بن جائیں۔ اس میں کوئی کلام نہیں ہے کہ شانِ نزولِ قرآن کے مقاصد قرآن کے فہم کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتے اور اس کے لیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لازم ہے کہ ہر شخص کو خواہ وہ عربی جانتا ہو یا نہیں، قرآن کے مفہوم تک پہنچنے میں دشواری نہ ہو چنانچہ قرآن کو ترجمہ کے ساتھ شائع کرنا از بسکہ ضروری ہے۔ دورِ حاضر کے تناظر میں اس کی اہمیت اس لیے بھی دو چند ہوگئی ہے کہ خواندگی کا تناسب روز افزوں ہے، دیہات میں بھی پڑھے لکھے لوگوں کی تعداد، بالخصوص نوجوانوں اور نوعمر طبقے میں کافی ہے۔ اکثر دیہات میں بھی خواندہ خواتین مل جاتی ہیں۔ اوسطاً ہر گھرانے میں ایک آدھ فرد پڑھنے کی صلاحیت کا حامل ہوتا ہی ہے۔ ان حالات کے پیش نظر اگر یہ فیصلہ اور حتمی تعین کر لیا جائے کہ قرآن کا ہر نسخہ ترجمے کے ساتھ شائع ہوگا تو یہ عین قرین حکمت ہے۔

اس پروگرام کو مزید وسیع کرنے کی غرض سے ترجمہ قرآن کے لیے مختلف اور زیادہ سے زیادہ زبانوں میں اس عمل کو آگے بڑھانا چاہیے۔ کسی بھی علاقائی، مقامی یا قومی زبان میں ترجمہ کرنے اور اسے شائع کرنے کا عمل فہم قرآن کے سلسلے کی ہی ایک کڑی ہوگا جو محض باعثِ اجر وثواب ہی نہیں، انسانیت کی دنیا وآخرت میں کامیابی کا ضامن بھی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آدابِ تلاوتِ قرآن مجید

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّ هُدًى وَّ رَحْمَةً وَّ بُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ﴾ (النحل 89:16)

''ہم نے یہ کتاب تم پر نازل کی ہے جو ہر چیز کی وضاحت کرنے والی اور ہدایت ورحمت اور بشارت ہے، ان لوگوں کے لیے جو مسلمین ہیں۔''

اللہ تعالیٰ نے نوع انسانی کی فلاح و بہبود کے لیے قرآن مجید میں حقیقی اغراض و مقاصد بیان کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ خود اعلان فرماتا ہے کہ ''قرآن تمام چیزوں کی تفصیل ہے اور اس میں انسانیت کے لیے تمام مفید مثالیں بیان کر دی گئی ہیں'' چنانچہ اپنے فصیح و بلیغ اور معجزہ نما اندازِ بیان کے ذریعے بھی مختصر الفاظ میں قرآن زیادہ زیادہ سے زیادہ مقاصد ارشاد فرماتا ہے۔ یہ وہ صفات وخواصِ کلام اللہ ہیں جن سے خدا کے متقی اور مخلص و وفادار بندوں نے بے شمار عملی فوائد حاصل کیے ہیں اور وہ دنیا اور عقبیٰ میں سرفراز و کامیاب ہوئے ہیں لیکن آج مسلمانوں کی اکثریت قرآن مجید کو مفہوم سمجھے بغیر ہی پڑھ رہی ہے اور مذکورہ تمام فضائلِ قرآن سے نا آشنا ہے، اندھیرے میں بھٹک رہی ہے اور قرآن مجید پر عمل کرنے کی اہلیت سے محروم ہے۔

قرآن علم کا سمندر ہے جس میں دانائی اور حکمت کے خزانے پنہاں ہیں۔ جو چاہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشنگیٔ علم کو سیراب کرے اور حکمت و بصیرت کے موتیوں سے دامن بھرے۔ اللہ تعالیٰ کا علم تو ایسا ہے کہ خود ارشاد باری تعالیٰ ہے ''اگر سمندر روشنائی اور درخت قلم بن جائیں تو بھی اللہ کی باتوں کا احاطہ نہیں ہوسکتا۔''

اللہ تعالیٰ کی یہ باتیں نہ صرف سچائی اور حقانیت پر مبنی ہیں بلکہ یہ انسان کے دنیاوی قیام کیلئے بہترین ضابطہ حیات ہیں۔ قرآن کا دوسرا اعجاز یہ ہے کہ یہ قیامت تک کیلئے ہے اور ہر دور کا انسان اس سے رہنمائی حاصل کرسکتا ہے۔ اسے نازل کرنے والی ہستی یعنی باری تعالیٰ کی ذات عقلِ کل ہے جبکہ خود انسانی ذہن محتاج ہے۔ قرآن نے اس محتاج انسانی ذہن کو اس کی تنگ دامنی کا احساس پہلی وحی میں ہی کرادیا تھا جب ارشاد ہوا تھا کہ ﴿عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَالَمْ يَعْلَمْ﴾ یعنی اس قرآن کے ذریعے اللہ تعالیٰ انسان کو وہ علم دے رہا ہے جسے از خود جان لینا انسان کے بس کی بات نہیں ہے، ﴿مَالَمْ يَعْلَمْ﴾ کے الفاظ سے اسی طرف اشارہ ہے..... چنانچہ ایسا ہی ہوا اور انسان کو یہ آفاقی رہنمائی تئیس برس کے قلیل عرصہ میں پورے نظام حیات کے لیے بنیادی اصولوں کے ضابطے کے فائنل ایڈیشن کی صورت میں عطا کر دی گئی۔ اس فائنل ایڈیشن قرآن مجید میں انسان کیلئے جنت نظیر معاشرے کی اساس فراہم ہوگئی اور اسے بتلا دیا گیا کہ دنیا میں فساد، خونریزی، اندرونی و بیرونی خانہ جنگیاں، انارکی، طوائف الملوکی، انتشار، حقوق کی چھینا جھپٹی، ہوس زر، ذات برادری، رنگ و نسل اور علاقہ و زبان کے تعصبات، لوگوں کو غلام بنانے کے جاگیردارانہ ہتھکنڈے، وسائل پر اجارہ داری حاصل کرنے، دھڑ پکڑ، ایک دوسرے کے علاقوں پر غاصبانہ قبضہ، ممالک کے درمیان ایک دوسرے پر چودھراہٹ کی کشمکش، معاشرتی نفسانفسی اور عدم اطمینان و تحفظ اور ایسی دیگر فساد انگیز امراضِ قلوب کا اصل علاج کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ﴾

(البقرہ2: 121)

''وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب (قرآن) دی ہے وہ اس کی ایسے تلاوت کرتے ہیں جیسا تلاوت کرنے کا حق ہے۔ یہی لوگ ہیں جو اس پر ایمان رکھتے ہیں۔''

تلاوت کرنے کا حق کیا ہے!.....اس بارے میں مفسرین نے عمیق نگہی سے تحقیق کرنے کے بعد یہ نتائج اخذ کئے ہیں۔

تفسیر ابنِ کثیر میں حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے اس آیہ مبارکہ کی تفسیر میں تلاوت کا حق ادا کرنے سے مراد حقِ اتباع بجا لانا مروی ہے۔ گویا تلاوت کے معانی پیروی کے ہیں۔ اس کیلئے دلیل کے طور پر سورۃ الشمس کی آیہ مبارکہ ﴿وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا﴾ ذکر کی جاتی ہے۔ جس میں ﴿تَلٰهَا﴾ کے معانی یہ ٹھہرے ہیں کہ چاند جب سورج کے پیچھے پیچھے آتا ہے۔ گویا تلاوت کے حقیقی اور بنیادی معانی کسی کے پیچھے پیچھے چلنے، اس کی اطاعت اور پیروی کرنے کے ہیں۔ اگر قرآن مجید کے الفاظ کو سمجھے بغیر محض ہونٹوں سے ادا کر لینا ہی کافی سمجھ لیا جائے تو کسی بھی طرح تلاوتِ قرآن کا حق ادا نہیں ہوسکتا چنانچہ تلاوت کا حقیقی معنی قرآن کو فہم کے ساتھ پڑھنا ہے اور اس پر ایمان رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے احکام، ہدایات، نصائح اور رہنمائی کے مطابق عمل کر کے اپنی زندگی کو سنوارا جائے اور اس کی تلاوت اس کے آداب کو ملحوظ رکھ کر کی جائے۔ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اپنی تفسیرِ قرآن میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے، فرماتے ہیں کہ ہم میں سے ہر شخص جب تک دس آیتوں کا مطلب اچھی طرح جان اور سمجھ نہ لیتا اور ان پر پوری طرح عمل پیرا نہ ہو جاتا، گیارہویں آیت نہ پڑھتا۔ (ابن کثیر 20/1)

قرآن پاک کی تلاوت کے ضمن میں ان تمام آداب کی رعایت رکھنا لازم ہے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

① ﴿فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ﴾ (النحل 16: 98)

''قرآن کی تلاوت شروع کرو تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو۔''

② ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا﴾

(بنی اسرائیل 17:110)

''اور اپنی نماز میں نہ چلا کر پڑھ اور نہ بالکل ہی آہستہ پڑھ اور اس کے درمیان کا راستہ اختیار کر۔''

منقول ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنی نماز میں پست آواز میں قراءت پڑھتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بلند آواز سے قرات کرتے تھے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ آہستہ کیوں پڑھتے ہیں؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہوں، وہ میری حاجات کا علم رکھتا ہے۔ فرمایا گیا بہت اچھا ہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ رضی اللہ عنہ بلند آواز سے کیوں پڑھتے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا شیطان کو بھگاتا ہوں اور سوتوں کو جگاتا ہوں۔ تب آپ رضی اللہ عنہ سے بھی فرمایا گیا کہ بہت اچھا ہے۔ تاہم جب یہ آیت اتری تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے قدرے بلند آواز کرنے کو کہا گیا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے قدرے پست آواز کرنے کو کہا گیا۔ (تفسیر ابن کثیر: 313/3)

③ ﴿وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا﴾ (المزمل 73:4)

''اور قرآن مجید کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو۔''

قرآنِ مجید کو صاف صاف اور ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کرنا حکمِ خداوندی اور ارشادِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ (القرآن و صحیح البخاری)

④ قرآن مجید کو اس عجلت اور تیزی سے تلاوت کرنا کہ اس کے حروف سمجھ میں نہ آسکیں،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکروہ ہے (صحیح البخاری' باب:العلم)

ان دنوں اکثر قاری نماز تراویح یا شبینہ میں اس طرح پڑھتے ہیں کہ الفاظ بھی سمجھ میں نہیں آتے، یہ عمل عجلت اور تیزی کا مصداق ہے۔

⑤ خوش آوازی سے قرآن پڑھنا مسنون ہے یعنی ترتیل کے ساتھ متوسط آواز سے پڑھنا۔ خوش آوازی سے یہ مراد نہیں کہ اس کو گانے کی صورت میں پڑھا جائے۔ (صحیح البخاری)

⑥ قرآن مجید کو اس وقت تک پڑھے جب تک دل کو خوب خوش لگے اور مزا آئے اور لطف اندوز ہو، یہ نہیں کہ دل اکتا رہا ہے مگر پڑھ رہے ہیں، گویا بوجھ اٹھا رہے ہیں۔ ایسی حالت میں قرآن پڑھنا ممنوع ہے۔ (القرآن و صحیح البخاری)

⑦ قرآن مجید کو ریا کاری کیلئے یا دنیا کمانے کیلئے اور تکبر وفخر سے پڑھنا گناہ ہے۔ (صحیح البخاری)

⑧ تین یوم سے کم مدت میں مکمل قرآن کو ختم کرنا جائز نہیں۔ (صحیح البخاری)

⑨ ﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾ (الأعراف 204:7)

''جب قرآن مجید قرأت کیا جائے تو کان لگا کر سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔''

⑩ قرآن حکیم کو ٹھہر ٹھہر کر اچھی طرح پڑھنا چاہیے تا کہ ہر حرف پوری طرح نکلے۔ جہاں ٹھہرنا چاہیے' پڑھنے والا وہاں ٹھہر جائے اور جہاں سانس توڑنا چاہیے وہاں سانس توڑے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ قرآن کس طرح پڑھتے تھے۔ انہوں نے کہا آپ ﷺ مد کے ساتھ پڑھتے تھے۔ بسم اللہ کو مد کرتے رحیم کو مد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ تمہاری نماز کہاں اور رسول اللہ ﷺ کی نماز کہاں، آپ ﷺ ایک ایک حرف کو الگ الگ، صاف صاف پڑھتے تھے ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ پڑھتے اور ٹھہر جاتے، پھر ﴿مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ پڑھتے اور ٹھہر جاتے۔'' ترتیل سے غرض یہ ہے کہ دل لگا کر پڑھے، نہ کہ فقط لفظوں کو خوب نکالے اور زبان اور منہ ٹیڑھا کرے۔ (صحیح البخاری)

⑪ قرآن مجید کو ہاتھ لگانا اور بغیر وضو پڑھنا جائز ہے بشرطیکہ پڑھنے والا، خود بھی اور کپڑے بھی پاک ہوں اور طہارت بھی ہو۔ (حدیث نبوی ﷺ)

⑫ قرآن مجید کو حائضہ اور جنبی (بغیر ہاتھ لگائے یعنی زبانی) تلاوت کر سکتے ہیں۔ (صحیح البخاری)

⑬ قرآن مجید کو علم دین کے حصول کیلئے اور اس پر عمل کرنے کی نیت سے پڑھنا لازمی ہے۔ (الحدیث)

⑭ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔ (صحیح البخاری)

⑮ کوئی مسلمان عورت یا مرد جب قرآن مجید کا ایک لفظ بھی پڑھتا ہے تو اس کے لیے قرآن پر عمل کرنا لازمی ہو جاتا ہے۔ ارشاد ہے کہ:

﴿سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَا اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ﴾ (النور 24:1)

''اس سورت (نور) کو ہم نے اتارا ہے اور (اس کے احکام کی تعمیل کو) ہم نے فرض کیا ہے اور ہم نے اس میں کھلے کھلے احکام نازل کیے ہیں تا کہ تم نصیحت پاؤ۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑭ تمام اصحاب علم پر فرض ہے کہ قرآن مجید براہ راست سمجھیں یا ترجمے کے ساتھ پڑھیں اور عمل کرنے کیلئے سمجھیں..... اور ان پڑھ مرد وعورت پر فرض ہے کہ وہ صاحبِ علم سے قرآن سنیں، سیکھیں اور اس پر عمل کریں۔

الغرض قرآن مجید اور حدیث رسول ﷺ سے کہیں بھی ثابت نہیں کہ قرآن مجید کا ترجمہ اور مفہوم سمجھے بغیر تلاوت کی جائے۔ قرآن اس لیے اترا ہے کہ لوگ اس کا مضمون اور مطلب سمجھیں اور اس میں غور کریں۔ ہر بات میں اس کی ہدایت کے مطابق عمل کریں۔ یہ اس لیے نہیں نازل ہوا کہ زبان سے صرف اس کے الفاظ رٹ لیے جائیں یا تیجے، دسواں، چہلم اور برسی میں اس کا ختم کیا جائے یا اس میں فال کھولی جائے (ان رسموں کا حضور ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے کوئی ثبوت نہیں ہے) لوگوں کو اکٹھے کر کے قاری یا حافظ سے معاوضے پر قرآن پڑھانا بھی کوئی مسنون طریقہ نہیں ہے۔

شان نزول قرآن کے مقاصد اور فضائل کے حصول کے لیے قرآن پڑھنے والوں سے گزارش ہے کہ وہ قرآن مجید کی اس کے پورے حقوق کے مطابق تلاوت کریں اور اس پر عمل کریں تا کہ اللہ تعالیٰ ان کے نیک عمل سے انہیں اعلیٰ مراتب تک پہنچا دے اور ان کی دنیا اور آخرت سنور جائے اور بروزِ جزا ان کے والدین کو سونے کے ایسے تاج پہنائے جائیں جن کی روشنی سورج کی روشنی سے زیادہ اچھی ہوگی۔ یہی ایصال ثواب کا بہترین طریقہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

فہم قرآن کے ساتھ فہم الصلوٰۃ کا التزام

بے سمجھی اور بے شعوری نمازوں کی حقیقت

﴿فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ o الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ o﴾

(الماعون 107:5,4)

''تباہی ہے ان نمازیوں کے لیے جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں۔'' باری تعالیٰ کا واضح فرمان ہے کہ نماز کو نشہ اور بے خبری کے عالم میں ادا مت کرو۔ سورہ نساء میں ارشاد فرمایا ہے:

﴿لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ﴾

(النسآء 4:43)

''ایمان والو! جب تم پر سکر کی حالت طاری ہو تو نماز کے قریب مت جاؤ یہاں تک کہ (سکر کی کیفیت ختم ہو جائے اور) تم اپنے منہ سے نکلنے والے کلمات کا مطلب سمجھنے لگو۔''

گویا سکر ایسی حالت کو کہا جائے گا جب انسان اپنے ہی لبوں سے ادا ہونے والے کلمات کا ادراک کرنے سے قاصر ہو۔ اب یہ حالت خواہ نشے کی وجہ سے طاری ہو، غنودگی، غلبہ جذبات (یعنی غیض وغضب، عشق وجنون) خوف، گھبراہٹ کی وجہ سے طاری ہو یا کسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرض، نقاہت یا ہذیان وغیرہ کے سبب ہو، سکر کی حالت ہی کہلائے گی اور یہ کہا جائے گا کہ سکر و مستی اور نشہ دراصل بے خبری کا باعث ہے اور اس عالم میں نماز سے اس لیے روکا گیا ہے کہ یہ نماز بے خبری کی نماز ہو گی، یہی اس حکم کی حکمت ہے کہ نمازی کو نماز کے دوران پورا شرح صدر حاصل ہو اور اس کے منہ سے ادا ہونے والا ایک ایک لفظ پورے شعور و ادراک کے ساتھ ادا ہو سکے۔ بے علمی اور جہالت کی نماز بھی بے خبری کی نماز ہے چنانچہ یہ بھی اسی آیہ مبارکہ کے حکم کے ذیل میں آئے گی کہ نماز کے قریب نہ جاؤ جب تک اس قابل نہ ہو جاؤ کہ جو کچھ تم کہہ رہے ہو اسے پوری طرح سمجھ بھی رہے ہو۔

اس حکم کے ایک معنی یہ بھی بنتے ہیں کہ نماز پڑھتے وقت روح اور معنویت سے بھی واقف رہنا ضروری ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ جو شخص نماز کا سادہ سے سادہ ترجمہ بھی نہیں جانتا وہ کیونکر نماز کے کوائفِ روحانی سے صحیح معنوں میں لطف اندوز ہو سکتا ہے، بلا ترجمہ اور علم کے بغیر نماز پڑھنا بھی قرآن کے نزدیک بمنزلہ سکر و مستی کے ہے۔ جس طرح عالمِ سکر و مستی میں یا نیم خوابیدگی، ہوش و حواس سے بیگانگی اور خالی الذہن و اضطراری کیفیات میں انسان جب کبھی کچھ بولتا یا بڑبڑاتا ہے تو اس کی زبان سے ادا ہونے والے الفاظ اس کے فہم و ادراک سے ماورا ہونے کے باعث بے معنی و بے حقیقت ہوتے ہیں، اسی طرح بے علمی و جہالت کے عالم میں بھی ایک نمازی ان الفاظ میں نماز ادا کرتا ہے جو اس کے فہم سے بالاتر ہوتے ہیں۔ ایسی نماز بے روح اور بے حقیقت ہوتی ہے۔ لازم ہے کہ ہر نمازی عربی میں اس قدر استعداد رکھتا ہو کہ اس کی نماز حقیقی نماز بن سکے۔ ایسی بے مقصد نماز جس میں اللہ تعالیٰ کی حمد اور کبریائی کا بیان تو ہو مگر اس کا احساس نہ ہو اور بس طوطے کی طرح رٹے رٹائے جملے بولے جائیں، کبھی بھی مقبولیت کے درجے کو نہیں پہنچ سکتی۔ سورہ ماعون میں دو ٹوک انداز میں فیصلہ سنا دیا گیا تھا کہ: ''تباہی ہے ان نمازیوں کے لیے جو اپنی نماز (کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقیقت) سے بے خبر ہیں۔

قرآن نے یہاں ان نمازیوں کو متوجہ کیا ہے جو نماز کی محض ظاہری شکل یعنی قیام، رکوع اور سجود وغیرہ کو قائم رکھے ہوئے ہیں لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہ وہ اپنی نمازوں سے ﴿سَاهُوْنَ﴾ یعنی بے خبر ہیں اور سمجھتے ہی نہیں کہ نماز کا اصل مفہوم، مقصود، مطلوب یا غرض و غایت کیا ہے۔ پھر ان کا انجام ﴿وَيْلٌ﴾ قرار دیا یعنی عذاب، تکلیف، بد انجامی رسوائی، تباہی، ہلاکت، بربادی۔

سورہ مومنون کی ابتداء میں فلاح پانے والے مومنین کی صفات کا ذکر ہے۔ ان میں سب سے پہلی پہچان یہ بتائی گئی کہ وہ مومنین اپنی نمازوں میں خشوع وخضوع رکھنے والے ہوتے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے:

﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَo الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَo﴾

(المؤمنون 1:23)

''مومنین فلاح پا گئے جو اپنی نمازوں میں خشوع رکھتے ہیں''

قرآن میں نماز کی تاکید کتنے ہی مقامات پر کی گئی ہے۔ یہاں بھی ''خَاشِعُوْنَ'' سے مراد نماز کے الفاظ کو بول دینا ہرگز نہیں ہے کیونکہ مفہوم کو سمجھے بغیر کلمات کو منہ سے ادا کر دینے سے قیام الصلوٰۃ کا تقاضا قطعاً پورا نہیں ہوتا، رٹے رٹائے جملے جن کا مفہوم نگاہ کے سامنے نہ ہو، کبھی خشوع کی حقیقت سے آشنا کرنے میں مدد و معاون ثابت نہیں ہو سکتے۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ نماز کے تین درجے ہیں، ایک یہ کہ رسماً اور عادتاً ان وظائف اور اعمال کا اعادہ کرنا جو نماز کے ارکانِ ضروریہ ہیں۔ دوسرا یہ کہ سوچ سمجھ کر پڑھنا اور معانی و مطلب تک رسائی حاصل کرنا اور تیسرا درجہ یہ ہے کہ الفاظ کی روح تک پہنچ جانا اور پیکرِ نیازمندی وعقیدت ہو جانا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلا درجہ نماز کے حقیقی مقاصد کا حاصل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرما لے تو اور بات ہے ورنہ اس کی افادی حیثیت کچھ نہیں ہے، اور یہ کہ ایک عادت کا اعادہ ہے، ایک تکرار ہے جس میں کوئی زندگی اور روح موجود نہیں۔ دوسرا درجہ تیسرے درجے کا زینہ ہے کیونکہ اگر الفاظ کے معانی تک رسائی نہ ہو تو پھر اس کی روحانیت کو پانا دشوار ہے۔

خشوع کے تصور کو سمجھنے کے لیے سادہ سی مثال مدنظر رکھیے۔ اگر کسی عام آدمی یا معمولی اور ادنیٰ درجہ کے کسی شخص کی، بادشاہ اور حاکمِ وقت، سربراہِ مملکت کے حضور پیشی ہو تو اس پیشی کے دوران اس شخص کی ایک خاص کیفیت ہوگی' دبدبہ، ہیبت، خوف اور امید وغیرہ کے ملے جلے احساسات اس کے قلب و ذہن پر طاری ہوں گے۔ اس کا دل پوری طرح متوجہ ہوگا اور اعصاب میں ایک خاص طرح کا ہلکا سا خوف ہوگا۔ شریعت میں اس کیفیت کو خشوع کا ابتدائی درجہ قرار دیا گیا ہے کہ جب اللہ کے حضور پیش ہو تو اللہ کی کبریائی اور جلال وعظمت کا احساس اس پر پوری طرح طاری ہو اور اس کے دل و دماغ میں یہ تصور جاگزیں رہے کہ میں خالق و مالک کے دربار میں پیش ہوں۔ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ یہ خشوع وخضوع اسی کو حاصل ہو سکتا ہے جس کا دِل فارغ ہو، خلوص حاصل ہو اور نماز میں پوری دلچسپی وتوجہ ہو یعنی وہ اپنے تمام کاموں کی سوچ اور فکر کو جھٹک کر اس میں پوری طرح محو ہو جائے۔ انسان کو خشوع وخضوع، عاجزی اور انکساری اسی وقت میسر آ سکتی ہے جب اسے معلوم ہو کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

''نماز میں انسان اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے۔'' (مسلم)

اس میں غور کرنے کا پہلو یہ ہے کہ ایسی بے سمجھی کی سرگوشی کی حقیقت ہی کیا ہو سکتی ہے جس میں بات کرنے والے کو علم ہی نہ ہو کہ وہ کیا سرگوشی کر رہا ہے۔؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ أُصَلِّيْ)) (صحيح البخاري)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''نماز ٹھیک اس طرح ادا کرو جس طرح تم مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھتے ہو۔''

ایک لمحہ کے لیے رک کر سوچیں کہ کیا رسول اللہ ﷺ (نعوذ باللہ) بے سمجھ اور بے معنی نماز ادا کرتے تھے؟ ظاہر ہے کہ ایسا ہرگز نہیں تھا اور حقیقت یہ تھی کہ سرورِ کونین سرکارِ دو عالم جنابِ رسول اللہ ﷺ سے لے کر صحابہ رضی اللہ عنہم، تابعین رحمہم اللہ، تبع تابعین رحمہم اللہ، محدثین کرام رحمہم اللہ اولیاء عظام رحمہم اللہ، سب کی نمازیں پورے شعور اور ادراک کی گہرائیوں سے ادا ہوتی تھیں۔ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ آج مسلمانوں کی اکثریت نماز کا ترجمہ اور معنی و مفہوم سمجھے بغیر ہی بس طوطے کی طرح رٹی رٹائی نمازیں پڑھ رہی ہے اور اس غلط فہمی میں مبتلا ہے کہ نماز کا حق ادا ہو گیا۔ سوچیے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ایسی نمازوں کی کیا حقیقت ہے اور کیا مقبولیت ہو گی؟ اور ایسی نمازیں نمازی کو کیونکر فحاشی اور برائی سے روکنے کا سبب بنیں گی؟ اللہ تعالیٰ کی جانب سے اظہار افسوس ہے ان لوگوں کے لیے جو نمازیں بے خبری اور لاعلمی کی حالت میں ادا کرتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے لیے بربادی کا سامان پیدا کرتے ہیں حالانکہ چاہئے کہ وہ نماز کو سمجھ کر پڑھیں تاکہ انہیں روحانیت اور سکون قلب کے ساتھ ساتھ خدا کی رضا اور خوشنودی بھی حاصل ہو اور ان کی نماز قبولیت کے درجے کو پہنچ کر انہیں بحیثیت ایک مسلمان، عملی طور پر فحاشی اور منکرات سے روکنے کی وجہ بن سکے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہم خطبۂ جمعہ

یہ ایک طے شدہ امر ہے کہ عام نمازوں کی نسبت جمعے کی نماز کا اہتمام اور آغاز خطبات سے کیا جاتا ہے تاکہ ہفتے کے اس مبارک دن انسانوں کی دنیاوی زندگی کی دینی تربیت اور اجتماعیت کا شایان شان اہتمام ہو اور یہ امر بھی عیاں ہے کہ ایسا اہتمام معاشرت، تمدن، سیاست اور انسانی زندگی کی ہر جہت کے عملی تقاضوں کو مدنظر رکھ کر کرنا انتہائی اہمیت کا حامل ہے جس کا بنیادی مقصد خواندہ اور ناخواندہ ہر قسم کے انسانوں کے لیے رہنمائی اور عملی تربیت کے مواقع فراہم کرنا ہے۔ دیگر اقوام یعنی یہود و نصاریٰ نے بھی اپنی اقوام کی تربیت کے لیے ہفتے کا ایک روز مخصوص کر کے اسے اجتماعی عبادت کا دن قرار دیا ہے جو یہودیوں اور نصرانیوں کے لیے اپنی نماز اور دینی تربیت کا دن ہے اور جس میں خاندان کے تمام لوگ صاف ستھرے اور خوش لباس ہو کر اپنے معبدوں اور گرجا گھروں میں جمع ہو کر اپنی مذہبی رسومات اور تعلیمات سے آگاہی حاصل کرتے ہیں۔

مسلمانوں کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہفتے کا افضل ترین دن جمعہ عطا کیا ہے جس میں تمام مسلمان مسجد میں مجتمع ہو کر خطبات جمعہ سے مستفید ہوتے ہیں تاکہ قرآن وسنت کی روشنی میں زندگی کے مختلف مسائل اور ان کے حل کے لیے مساعی کی جائے۔ حضور اکرم ﷺ اور آئمہ اربعہ کے دور میں تمام خطبات ان کی اپنی زبان عربی میں پڑھے جاتے تھے اور خصوصاً حضور اکرم ﷺ کے خطبات مبارکہ انتہائی مختصر اور جامع ہوتے تھے جس کا ایک ایک لفظ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موتیوں اور جواہرات سے قیمتی اور مرصع ہوتا تھا۔ یہی سبب تھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس سنہرے خطبے کا ایک ایک لفظ چن کر اس کا حقیقی فہم و ادراک حاصل کرتے اور اس ذخیرۂ گراں مایہ کو تحلیل ہونے سے پہلے حرز جاں بنا لیتے۔ وہ ان موتیوں کو سطح ارض پر نہ گرنے دیتے بلکہ ان قیمتی موتیوں کو نہ صرف اپنے سینوں میں سماتے بلکہ قلوب و ذہن میں محفوظ کر لیتے تا کہ یہ پراز حکمت خزانہ قیامت تک آنے والی نسلوں کے لیے محفوظ ہو جائے۔ روایات میں ہے کہ بعض صحابہ اسے لکھ بھی لیتے تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام فرامین قوم کے دیگر افراد تک بھی پہنچ سکیں۔ ازاں بعد وہ نہ صرف خود اس پر عمل پیرا ہوتے بلکہ دوسروں کو بھی اس پر عمل پیرا ہو کر اپنی زندگیاں سنوارنے کی تلقین و تبلیغ کرتے۔ یہی صورتحال خلفائے راشدین، آئمہ اربعہ تابعین اور تبع تابعین کے دور میں جاری و ساری رہی جہاں نمازوں کے ساتھ خطبات کا فہم و ادراک بھی لازم قرار دیا جاتا تھا۔

شومئی قسمت سے موجودہ صورتحال اتنی خوشگوار نہیں اور افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مسلمانوں کی اکثریت ناسمجھی کی نمازوں کی ادائیگی میں مصروف ہے اور عربی میں جو خطبات جمعہ مساجد میں پڑھے جاتے ہیں ان سے نہ صرف سامعین نابلد ہوتے ہیں بلکہ اکثر خطباء کی سمجھ سے بھی یہ خطبات ماورا ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں خطبے میں جو مسائل، دینی ہدایات اور پند و نصائح سامعین کی رہنمائی اور تعلیم کے لیے پیش نظر ہوتے ہیں، سامعین اس سے نابلد رہ کر خطبات کی اصل روح سے محروم رہتے ہیں جس سے ان کی دینی تربیت میں کمی رہ جاتی ہے۔ ان خطبات سے یہ امر عیاں ہوتا ہے کہ مذکورہ خطبات حضور صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام اور آئمہ اربعہ کے خطبات کے عکاس نہیں بلکہ بالکل برعکس ہیں۔ بے مقصدیت کی وجہ سے یہ خطبات تربیت امہ کا فریضہ پورا کرنے سے قاصر رہتے ہیں جس کی بڑی وجہ عربی زبان سے اجنبیت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان تمام پیچیدگیوں کا شافی حل یہ ہے کہ جمعہ کے دن جو خطبات عربی زبان میں مقتدیوں کے لیے پیش کیے جاتے ہیں ان میں عملی پہلو اور دینی ہدایت کو مدنظر رکھ کر ان خطبات کا ترجمہ با قاعدگی سے سنایا جائے ۔ علاوہ ازیں جو قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ خطبہ جمعہ میں عربی میں پڑھی جاتی ہیں ان کا با محاورہ اردو ترجمہ بھی نمازیوں کو سنایا جائے جبکہ نماز کے اختتام پر سلام پھیرتے ہی نماز میں جو آیات قرآن حکیم تلاوت کی گئی ہیں ان کا ترجمہ ومفہوم بھی سامعین کے گوش گزار کیا جائے تا کہ وہ بھی اس امر کا شعور حاصل کرسکیں کہ نماز میں ان کے لیے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کون سی پر از حکمت ہدایات نازل فرمائی ہیں۔ اس ضمن میں ان کا قرآن حکیم سے براہ راست تعلق قائم ہوگا اور ان کی نمازیں بھی بہترین فہم کے ساتھ ادا ہوسکیں گی جس سے قرون اولیٰ کے دور کے نظام صلوٰۃ کو قائم کرنے میں مدد ملے گی۔

یہ امر بھی مشاہدے میں آیا ہے کہ عربی خطبات سے قبل لمبی چوڑی تقریر کی جاتی ہے جس کے برعکس نماز بہت مختصر ادا کی جاتی ہے حالانکہ یہ بات حدیث نبوی ﷺ کے سراسر منافی ہے جس میں ارشاد مبارکہ ﷺ ہے کہ نمازوں کو لمبی اور خطبات کو مختصر کرو۔ علاوہ ازیں یہ بات بھی محل نظر ہے کہ اردو تقریر میں سارا زور جوش خطابت پر دیا جاتا ہے جبکہ تقریر کی طوالت کے پیش نظر بیشتر نمازی بے دلی سے نیم خوابیدہ حالت میں اسے سنتے ہیں جس سے اثر پذیری کے عنصر کا فقدان ہوتا ہے۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ بہت سے نمازی تقریر اور عربی خطبے کے وقت مسجد میں موجود ہی نہیں ہوتے بلکہ اس وقت مسجد کی طرف دوڑ لگاتے ہیں جب اقامت صلوٰۃ کے لیے جمعہ کی دوسری آذان ہو جاتی ہے اور امام عربی خطبے کی ادائیگی سے فراغت حاصل کر چکا ہوتا ہے۔ بعض حضرات تو عین جمعہ کی پہلی رکعت میں شامل ہوتے ہیں جس سے جمعہ کے دن کا تمام احترام والتزام بے معنی ہو جاتا ہے اور جمعہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقط ظہر کی نماز کی ادائیگی بن جاتا ہے۔اس سے نہ صرف خطبات کا مقصد فوت ہو جاتا ہے بلکہ دینی تربیت کی اصل روح بھی متاثر ہوتی ہے۔ یہ سب عوامل معاشرے میں گھٹن کا سبب بنتے ہیں۔احادیث مبارکہ میں ہے کہ جمعہ کے دن فرشتے مسجد کے گرد اپنے دفتر لے کر بیٹھ جاتے ہیں اور آنے والے نمازیوں کے نام اپنے رجسٹروں میں درج کرتے رہتے ہیں لیکن جوں ہی امام خطبہ کے لیے کھڑا ہوتا ہے اپنے رجسٹر بند کر دیتے ہیں۔سوچیے کہ یہ کس قدر محرومی کی بات ہے کہ ایک نمازی جمعہ کی ادائیگی کے لیے اچھے کپڑے زیب تن کرے، وضو کرے اور باطہارت مسجد میں پہنچے لیکن محض آخر وقت میں نماز میں شامل ہونے کے باعث تمام فیوض و برکات سے محروم رہ جائے۔یہی سبب ہے کہ دینی شعور کے فقدان کی وجہ سے بے راہ روی روز افزوں ہے۔

نماز میں خشوع وخضوع کی کمی سے نماز کا اصل جوہر مفقود ہو چکا ہے اور خطبات جمعہ کی نا بلدی سے اجتماعیت کا خواب، خواب پریشاں ہو گیا ہے جس سے امت مسلمہ گونا گوں مسائل کی شکار ہو کر اپنی صف بندی کھو رہی ہے۔آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ذکر کیا جا چکا ہے.....۔

((صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي)) (صحيح البخاري)

اس ارشاد مبارکہ کی روشنی میں ہمیں اپنے گریبان میں جھانکنا چاہیے کہ کیا ہم مذکورہ حدیث نبوی ﷺ پر عمل پیرا ہیں؟ کیا یہ مناسب وقت نہیں کہ ہم اپنی سستی، کاہلی اور بے عملی چھوڑ کر خطبات جمعہ کے مفاہیم ومطالب کا شعور بیدار کریں۔قرآن حکیم میں ارشاد ہے کہ کاہلی سستی اور ریا کاری کی نمازیں اور دکھاوے کی نمازیں اللہ کے ہاں ناپسندیدہ اور نامقبول ہیں۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن پر عمل کی فرضیت

اللہ تعالیٰ کی حاکمیت مطلقہ و دائمی اطاعت

خالق کون و مکان نے تخلیق کائنات کے ساتھ ہی یہ اصول ضابطہ اور نظام متعین فرمایا تھا کہ وہی ہر شے کا قادر مطلق، رب اور متصرف ہے اور ہر شے اسی کی حاکمیت، قبضے اور تدبیر میں ہے۔ آسمانوں اور زمین کے خزانوں اور ان کی کنجیوں کا وہ بلا شرکت غیرے تنہا مالک ہے اور تمام مخلوق اس کے مقرر کیے ہوئے فرائض کے مطابق اپنی اپنی ذمہ داری نبھاتی رہے گی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی حاکمیت مطلقہ کے بارے یوں ارشاد فرمایا

﴿اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾

(البقرۃ2:108)

''کیا تو نہیں جانتا کہ آسمانوں اور زمین (میں جتنی چیزیں ہیں ان سب) پر اللہ کی (بلا شرکت غیرے، مطلق العنان) حاکمیت قائم ہے''

سورہ آل عمران کی آیہ 189 میں ارشاد ہے۔

﴿وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ﴾

''اور اللہ ہی کی بادشاہت ہے آسمانوں اور زمین پر اور اللہ ہی ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسا ہی مضمون جس میں وسعت تخلیق کی طرف بھی اشارہ ہے سورۂ مائدہ کی آیت 17 میں ذکر فرمایا گیا، ارشاد ہے

﴿وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾

''اور اللہ کی بادشاہت ہے آسمانوں اور زمین پر اور ان سب پر جو ان کے درمیان ہیں، وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور اللہ ہر شے پر قادر ہے۔''

اللہ تعالیٰ کی وسعت تخلیق اور پھر اس تخلیق کیلئے نظام ربوبیت کی فراہمی اللہ تعالیٰ کے لامتناہی اختیارات کی مظہر ہے۔ یہی مظہریت اللہ کے معبود حقیقی ہونے کی دلیل بھی ہے سورۂ مومن آیت 62 میں اسی بات کو معبودیت کا جواز قرار دیا گیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ﴾

''لوگو! یہی تو ہے تمہارا رب جس نے ہر شے کو پیدا کیا، اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے پھر تم کدھر بہکے جا رہے ہو؟''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخلیق کائنات اور اس کے مراحل

اللہ تعالیٰ نے کائنات کی تخلیق کے اس عمل کے مراحل کو بھی ذکر فرمایا ہے، سورۂ رعد آیت 2 میں ارشاد ہے،

﴿اَللّٰهُ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ﴾

''اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں کو کسی ستون کے بغیر بلند کیا''

پھر ان آسمانوں کو ستاروں سے سجایا، سورۂ ملک آیت 5 میں فرمایا گیا۔

﴿وَلَقَدْ زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیحَ﴾

''اور تحقیق ہم نے دنیا کے آسمانوں کو چراغوں (ستاروں) سے زینت بخشی۔''

﴿وَ لَقَدْ جَعَلْنَا فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّ زَیَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِیْنَ﴾

(الحجر 16:15)

''اور تحقیق ہم نے آسمان میں برج بنائے اور دیکھنے والوں کے لیے آسمان کو ستاروں سے آراستہ کیا۔''

﴿وَ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ الَّیْلَ وَ النَّهَارَ وَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ كُلٌّ فِیْ فَلَكٍ یَّسْبَحُوْنَ﴾ (الأنبیآء 33:21)

''اور وہی ہے جس نے رات اور دن بنائے اور سورج اور چاند، سب کے سب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آسمان کے مدار میں تیر رہے ہیں۔''

باری تعالیٰ کی تخلیق کردہ یہ کائنات انتہائی منظم صورت میں ترتیب دی گئی ہے اور یہ اصول واضح ہے کہ تمام مخلوق کیلئے خواہ وہ جاندار ہے یا بے جان، ایک قانون اور ضابطہ مقرر ہے جس سے انحراف اس کیلئے ممکن ہی نہیں۔ ذیل کی آیات میں اسی اصول کی آئینہ داری ہے۔

﴿لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ﴾ (یٰسین 40:36)

نہ تو سورج سے ہوسکتا ہے کہ وہ چاند کو پکڑ لے (یعنی دونوں ایک ہی منزل پر آجائیں) اور نہ رات دن سے آگے بڑھ سکتی ہے (کہ وقت پر نہ نکلے اور رات ہی رہے) سب کے سب اپنے اپنے مدار میں تیر رہے ہیں۔

﴿وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا ۝ وَالْقَمَرِ إِذَا تَلَاهَا﴾ (الشمس 1,2:91)

''سورج اور اس کی روشنی کی قسم اور قسم ہے چاند کی جو اس کے پیچھے آئے''

کائنات کے انتظامی امور کی نگرانی اور قوانین کی حفاظت کیلئے اللہ تعالیٰ نے ملائکہ مقرر کر رکھے ہیں جو اللہ کے احکامات کی بجا آوری بطریق احسن کر رہے ہیں۔ ارشاد ہے

﴿وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ ۝ كِرَامًا كَاتِبِينَ ۝ يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ﴾ (الانفطار 10:82-12)

''اور بے شک تم پر ہمارے چوکیدار مقرر ہیں، عزت دار لکھنے والے فرشتے، جو تم کرتے ہو ان کو خبر ہے''

دوسرے مقام پر فرمایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ﴾ (التحریم6:66)

''وہاں ایسے فرشتے تعینات ہیں جو اکھڑے بے رحم ہیں، اللہ ان کو جو حکم دے وہ نافرمانی نہیں کرتے اور جو بھی حکم ملتا ہے بجالاتے ہیں۔''

آسمانوں کے ساتھ ہی زمین اور اس کی مخلوقات کا ذکر بھی موجود ہے۔

﴿وَالْأَرْضَ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِ﴾ (الرحمٰن10:55)

اسی نے مخلوق کیلئے زمین بچھا دی

﴿هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِن رِّزْقِهِ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ﴾ (الملك15:67)

''وہی تو ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو تابع بنا دیا سو چلو اس کے راستوں پر اور کھاؤ اللہ کے رزق میں سے اور اسی کی طرف تمہیں مرنے کے بعد اٹھ کر جانا ہے۔''

﴿أَفَلَا يَنظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ۝ وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ۝ وَإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ۝ وَإِلَى الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ﴾ (الغاشیة20-16:88)

''کیا یہ لوگ اونٹوں (جانوروں) کو نہیں دیکھتے کہ کیسے پیدا کیے گئے ہیں اور آسمان کی طرف کہ کیسے بلند کیا گیا ہے اور پہاڑوں کی طرف کہ کیسے نصب کیے گئے ہیں اور زمین کی طرف کہ کیسے بچھائی گئی ہے۔''

﴿أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ مِهَادًا ۝ وَالْجِبَالَ أَوْتَادًا ۝﴾ (النبأ7,7:78)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''کیا ہم نے زمین کو فرش نہیں بنایا اور پہاڑوں کو میخیں؟''

پھر چند آیات بعد فرمایا

﴿وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۝ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۝ وَّأَنزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ۝ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ۝ وَجَنّٰتٍ أَلْفَافًا ۝﴾ (النبأ78:12-16)

''اور تمہارے اوپر سات مضبوط آسمان بنائے اور ایک روشن اور گرم چراغ بنایا اور پھر ہم نے بادلوں سے موسلا دھار پانی اتارا تاکہ اس (کے ذریعے) سے ہم اناج اور نباتات اور گھنے باغات اگائیں''

﴿رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰهَا ۝ وَأَغْطَشَ لَيْلَهَا وَأَخْرَجَ ضُحَاهَا ۝ وَالْأَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰهَا ۝ أَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰهَا ۝ وَالْجِبَالَ أَرْسٰهَا ۝ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ ۝﴾ (النّٰزعٰت79:28-33)

''اس کی چھت اونچی اٹھائی اور اس کو درست اور ہموار بنایا اور اس کی رات کو ڈھانپ دیا اور اس کا دن نکالا۔ اس کے بعد زمین کو اس نے بچھایا، اس کے اندر سے اس کا پانی اور اس کا چارہ نکالا اور اس میں پہاڑ گاڑ دیئے، سامانِ زندگی ہے تمہارے لیے اور تمہارے مویشیوں کیلئے۔''

سورہ انعام کی آیت 99 میں ان نعمتوں کا مزید مفصل ذکر ہے، ارشاد ہے

﴿وَهُوَ الَّذِيْ أَنزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَأَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَأَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ أَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُشْتَبِهًا وَّ غَيْرَ مُتَشَابِهٍ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَ يَنْعِهٖ اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ﴾

''وہی ہے جو آسمان سے بارش اتارتا ہے پھر ہم اس سے ہر قسم کی روئیدگی اور نباتات نکالتے ہیں، پھر اس سے ہرا سبزہ اگاتے ہیں جس سے تہہ در تہہ چڑھے ہوئے دانے ہم پیدا کرتے ہیں اور کھجور کے گابھے میں گچھے ہیں جھکے ہوئے اور باغات انگور اور زیتون اور انار کے ایک دوسرے سے مشابہ اور غیر مشابہ، ان کا بار آور ہونا اور پکنا دیکھو، اس میں ان لوگوں کیلئے بہت نشانیاں ہیں جو ایمان رکھتے ہیں۔''

مخلوق کی تسبیح اور قوانین فطرت

خالق کائنات نے دنیا و مافیہا کی تخلیق کے ساتھ ہی ہر شے کو اس کا کار منصبی سونپ دیا اور اس کے لیے قوانین فطرت کی صورت میں لائحہ عمل متعین کر دیا چنانچہ ہر مخلوق خواہ وہ جاندار ہے یا بے جان، پوری تندہی اور جاں فشانی سے اللہ کی اطاعت میں اپنے فرائض کی انجام دہی میں مصروف ہے اور کسی کی یہ مجال نہیں کہ ان قوانین فطرت سے انحراف کر سکے۔ قرآن میں جو متعدد مقامات پر یہ ارشاد ہوتا ہے کہ زمین و آسمان میں ہر شے اللہ کی تسبیح اور اسے سجدہ کر رہی ہے تو اس میں یہی مفہوم مضمر ہے کہ ہر شے اپنی پوری قوت و استطاعت کے ساتھ طوعاً و کرہاً (خواہی نخواہی) اس ذمہ داری کو انجام دے رہی ہے، جو اس کے خالق نے اس کے سپرد کر رکھی ہے۔

سورۂ آل عمران میں فرمایا

﴿فَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ﴾ (آل عمران 83:3)

''کیا یہ اللہ کے دین کے علاوہ کوئی اور دین چاہتے ہیں؟ حالانکہ جو زمین و آسمان میں ہیں خوشی نا خوشی اس کے تابع ہیں اور سب اسی کی طرف واپس لائے جائیں گے۔''

سورۂ حدید، سورۂ حشر، سورۂ صف، سورۂ جمعہ اور سورۂ تغابن کی تو ابتدا ہی "سبح، یسبح" یعنی تسبیح کے الفاظ سے ہوتی ہے۔ ان کے علاوہ بھی بہت سے مقامات پر یہی مضمون وارد ہوا ہے کہ کائنات کی ہر شے اپنی دائمی اطاعت شعاری کے ذریعے درحقیقت اللہ کی حمد و ثناء اور تسبیح میں عملاً مصروف ہے۔ سورۂ نور کی آیت 41 اس موضوع پر قرآن کی جامع ترین آیات میں سے ہے، ارشاد ہے:

﴿اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صَافَّاتٍ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِمَا يَفْعَلُوْنَ﴾

''کیا تم نے دیکھا نہیں کہ اللہ کی تسبیح کر رہے ہیں وہ سب جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور وہ پرندے جو پر پھیلائے اڑ رہے ہیں۔ ہر ایک کو معلوم ہے اپنی نماز اور تسبیح، اور اللہ جانتا ہے جو کچھ یہ کرتے ہیں۔''

اسی طرح سورۂ بنی اسرائیل کی آیت 44 میں ارشاد ہے:

﴿تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَ اِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَ لٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ﴾

''اس اللہ کی تسبیح سات آسمان اور زمین اور وہ ساری چیزیں بیان کر رہی ہیں جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے اندر ہیں، اور کوئی اسی چیز نہیں ہے جو اللہ کی تسبیح وتحمید میں مصروف نہ ہو لیکن تم ان کی تسبیح سمجھ نہیں رہے ہو۔"

﴿وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ﴾ (الرحمٰن 6:55)

"ستارے اور درخت اس کے حضور میں سربسجود ہیں"

سورۂ انبیاء آیت 79 میں حضرت داؤد علیہ السلام کے معجزے کا بیان ہے، فرمایا گیا

﴿وَّ سَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَ الطَّيْرَ وَ كُنَّا فٰعِلِيْنَ﴾

"اور داؤد کے ساتھ ہم نے پہاڑوں کو مسخر کر دیا تھا اور یہ کام ہم ہی کرنے والے تھے۔"

سورۂ رعد میں وہ مرکزی آیت جس کی نسبت سے اس سورہ مبارکہ کا نام "الرعد" ہے، وہ آیت بھی اسی اصول کی آئینہ دار ہے، ارشاد ہوتا ہے

﴿وَ يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ﴾

"بادلوں کی گرج (جو انسانوں کو خوفزدہ کر دیتی ہے وہ بھی) اللہ کی تسبیح کرتی ہے۔"

سورۂ جمعہ کی آیت 1 میں ارشاد ہے

﴿يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ۝﴾

"جتنی چیزیں آسمانوں میں ہیں اور جتنی زمین میں ہیں، سب اس اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہیں جو سارے جہاں کا بادشاہ، ذات مقدس، زبردست اور حکمت والا ہے۔"

مندرجہ بالا فرامین مقدسہ سے یہ حقیقت نکھر کر سامنے آجاتی ہے کہ ہر شے اللہ تعالیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مقرر کردہ قوانین فطرت پر پوری طرح کاربند ہے اور کبھی رب ذوالجلال کی نافرمانی کی مرتکب نہیں ہوئی، نہ ہی کبھی ہوگی۔ ہر شے اپنی ذمہ داریوں سے نہ صرف آگاہ ہے بلکہ کبھی غافل بھی نہیں ہوتی اور نہایت سعادت مندی سے خالق کائنات کی تفویض کردہ ذمہ داریوں کو پوری قوت اور توانائی کے ساتھ انجام دے رہی ہے۔ تسبیح کے مفہوم میں پوری طاقت اور توانائی لگا دینا شامل ہے۔ عربی لغت کے مطابق یہ لفظ تیراک کی اس کیفیت کیلئے استعمال کیا جاتا ہے جب وہ دوسروں سے سبقت لے جانے کیلئے پورا بازو آگے کی جانب پھیلا پھیلا کر اپنا سارا زور صرف کر رہا ہو۔ گزشتہ سطور میں ہم سورۂ انبیاء کی آیت نمبر ۳۳ اور سورہ یاسین کی آیہ ۴۰ زیر مطالعہ لا چکے ہیں، ان مقامات پر لفظ "یسبحون" سے مفسرین نے یہی مفہوم مراد لیا ہے۔ گویا یہ کہنا درست ہوگا کہ قرآن میں جہاں جہاں بھی غیر انسانی مخلوق کیلئے اس مادے "س ب ح" کا کوئی لفظ ذکر ہوا ہے وہاں یہی مفہوم مراد ہے۔

انسان کے اشرف المخلوقات ہونے کی حکمت

بلاشبہ فی الواقعہ قبضہ واقتدار تو ہر شے پر اسی ذات باری تعالیٰ کا ہے، زندگی اور موت اسی کے اختیار میں ہے اور اس کے احاطہ قدرت میں سے کچھ بھی باہر نہیں۔ پوری کائنات بہ زبان اطاعت اسی حقیقت کا اقرار کر رہی ہے اور قوانین فطرت کے سامنے سر تسلیم خم کر کے سربسجود ہو کر اسی اقرار کا عملی اظہار کر رہی ہے، اب اگر انسان اس بین اور ٹھوس حقیقت کو تسلیم کرنے سے اعراض کرے تو یہ اس کی نادانی کے سوا کچھ نہیں ہے۔

انسان کی اس منہج فکر کی بنیاد یہ ہے کہ اس کو صاحب اختیار وارادہ پیدا کیا گیا۔ یہی اس کی دیگر مخلوقات سے افضل ہونے کی دلیل بھی قرار دی جاتی ہے لیکن یہ افضلیت کس قدر عظیم اور توجہ طلب ہے اس کا تفصیلی ذکر سورۂ احزاب کی آیت 72 یعنی آیت الامانت میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موجود ہے۔ ارشاد ہے:

﴿إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَ الْأَرْضِ وَ الْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَ أَشْفَقْنَ مِنْهَا وَ حَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا۝﴾

''اور ہم نے اس امانت کو آسمان اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے اسے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے مگر انسان نے اٹھالیا۔ لیکن اب وہ یقیناً بڑا ظالم اور جاہل بنا ہوا ہے۔''

یہ امانت اختیار وارادہ کی ہے۔ انسان وہ واحد مخلوق ہے جس کو اختیار کی نعمت سے سرفراز کیا گیا اور یوں اس کو یہ صلاحیت حاصل ہوگئی کہ اچھے اور بُرے راستے میں سے حسب منشا انتخاب کر سکے۔ قرآن نے انسان کیلئے دونوں راستوں کا تعین کر دیا۔ انسان پر ان واضح ہدایات کی روشنی میں آشکار ہو گیا کہ کون سا رحمان کا راستہ ہے اور کونسا شیطان کا، اس کو شیطان کا راستہ اختیار کرنے سے سختی سے روکا گیا اور اس کے عواقب سے خبر دار کیا گیا۔ سورۂ حج کی آیہ 18 میں اسی پہلو کو اجاگر کرنے کیلئے دیگر مخلوقات کی اطاعت کے ذکر کے ساتھ نیک اور گمراہ، دونوں طرح کے انسانوں کا ذکر متصل رکھا گیا ہے۔ فرمایا

﴿أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِي الْأَرْضِ وَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ وَ النُّجُوْمُ وَ الْجِبَالُ وَ الشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَ كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ﴾

''کیا تم نے دیکھا نہیں کہ اللہ کیلئے سجدہ کر رہے ہیں وہ سب جو آسمانوں میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور زمین میں ہیں، سورج اور چاند اور تارے اور پہاڑ اور درخت اور جانور اور بہت سے انسان، اور بہت سے لوگ ایسے بھی ہیں جن پر عذاب ثابت ہو چکا ہے۔"

اب خود اختیاری کی نعمت دے کر انسان پر فرض کیا گیا تھا کہ وہ مرضی سے اپنے رب کی تسبیح وتحمید میں اپنی پوری توانائی صرف کرے یعنی اللہ کے احکامات و ہدایات کی پیروی کیلئے اپنی پوری کوشش کرے، اس پر لازم تھا کہ وہ اپنی چوبیس گھنٹے کی زندگی انہی ہدایات کے مطابق گزارے جو قرآن میں دین اسلام کی شریعت کی صورت میں مذکور ہیں چنانچہ جو شخص اپنے رب کی تسبیح وتحمید کی صورت میں اللہ کی رضا کا متلاشی ہے اس پر لازم ہے کہ اللہ کی ہدایات کو یعنی قرآن کو سمجھے اور ان ہدایات کو اپنی زندگی میں بطور رہنمائی اختیار کرے لیکن وہ ظالم اور جاہل بن کر سرکشی پر مصر ہو رہا ہے چنانچہ مشاہدہ ہے کہ معاشروں میں شیطان کی پیروی کی مثالیں عام ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ اس ہدایت نامہ میں خود انسان کی اپنی فلاح اور کامیابی کی طرف ہی رہنمائی کی گئی ہے اور اس کی پیروی میں سراسر خود انسان کا ہی فائدہ ہے ورنہ باری تعالیٰ کی ذات تو بے نیاز ہے اور اسے کسی مخلوق کی اطاعت کی ذرہ برابر احتیاج نہیں ہے۔

رب کریم نے انسان کے عارضی قیام کے لیے ضروریات زندگی کے عناصر کل کا اہتمام کیا۔ رشد و ہدایت کے ذریعے انسان میں خیر و شر کی تمیز پیدا کی اور جہالت و گمراہی کے راستوں سے آگاہ کیا اور اختیار دیا۔ ارشاد ہوتا ہے

﴿إِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ إِمَّا شَاكِرًا وَّإِمَّا كَفُوْرًا﴾ (الدھر 3:76)

"تحقیق ہم نے ہی اس کو راستہ دکھلایا تو شکر گزار (مومن) ہے یا وہ ناشکرا (کافر) ہے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا﴾ (الأنعام6:104)

''لوگو! تمہارے پاس بصیرت کی روشنی آ گئی ہے (اب) جو بصیرت سے کام لے گا تو اپنے آپ کے لیے (لے گا) اور جو اندھا بنے گا تو (اس کا وبال) اس پر ہو گا۔''

درحقیقت یہ رہنمائی ہر دور میں اور ہر علاقے میں انسانوں کو اندھیروں کی ٹھوکروں سے نکال کر اجالے میں لانے کیلئے نازل کی جاتی رہی تا کہ انسان اپنی منزل، دنیا و عقبیٰ کی کامیابی سے علیٰ وجہ البصیرت ہم کنار ہو سکے۔ سورۂ مائدہ کی آیت 16-15 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۙ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَ يَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝﴾

''تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک روشن اور ایک وضاحت کرنے والی کتاب آ گئی ہے اس کے ذریعے اللہ ان لوگوں کو جو اس کی رضا کے طالب ہیں، سلامتی کی راہ دکھاتا ہے اور اپنے اذن سے انہیں اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالتا ہے اور سیدھے رستے کی طرف ان کی رہنمائی کرتا ہے۔''

سورۃ بنی اسرائیل کی آیت 81 اور 82 میں بھی اسی رہنمائی کی طرف اشارہ ہے:

﴿وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ۝ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا﴾

''اور کہیے: حق آ گیا اور باطل مٹ گیا' بے شک باطل تو مٹنے ہی والا ہے۔ اور ہم قرآن میں سے جو نازل کرتے ہیں وہ مومنوں کے لیے شفا اور رحمت ہے اور وہ ظالموں کو خسارے ہی میں زیادہ کرتا ہے۔''

اسلام دین فطرت ہے یہی وہ دین ہے جسے انسانیت کیلئے بطور ضابطہ حیات مقرر کیا گیا۔ قرآن میں ارشاد ہے:

﴿اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ﴾ (آل عمران 19:3)

''بے شک اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہی ہے۔''

ابتدائے آفرینش سے لے کر آج تک پوری انسانیت کو انبیاء و رسل کے ذریعے اسی دین کی ہدایات وحی کی گئیں۔ اس بات کو یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ تورات، انجیل، زبور اور صحائف بھی اسی دین اسلام کے شرائع پر مشتمل تھے جو باری تعالیٰ نے انسانیت کے لیے مقرر فرمایا ہے۔ یہ بات اس حقیقت کی بھی مظہر ہے کہ مذکورہ سابقہ آسمانی کتب بھی انسان کی رہنمائی کیلئے ہدایت نامہ کی حیثیت رکھتی تھیں اور انسان پر لازم تھا کہ ان کو سمجھ کر پڑھے اور پھر ان پر عمل کر کے دنیا و عقبیٰ کی فلاح حاصل کرے گویا یہ ہمیشہ سے انسان کے فرائض کا حصہ ہے کہ وہ اللہ کی عطا کردہ رہنمائی کو پوری طرح سمجھے اور پھر ان کے مطابق اپنی زندگی بسر کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقصد تخلیق آدم علیہ السلام اور اللہ کی ہدایات پر عمل کی تاکید

انسان کو اللہ کی عطا کردہ رہنمائی کے مطابق اپنی زندگی گزارنے کی یہ تاکید سب سے پہلے انسان یعنی حضرت آدم علیہ السلام کے ذریعے ہی کر دی گئی تھی، تکمیل کائنات کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے تخلیق آدم علیہ السلام کی تو فرمایا

﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ۝﴾ (التین 4:95)

''یعنی ہم نے انسان کو خوبصورت سانچے میں ڈھالا۔''

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو چند کلمات سکھائے۔ یہ حضرت آدم علیہ السلام کی تعلیم وتربیت کا آغاز تھا۔ ارشاد ربانی ہے۔

﴿وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِکَةِ فَقَالَ اَنْۢبِئُوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝﴾ (البقرۃ 31:2)

''اور اللہ نے آدم کو تمام نام سکھلا کر ان چیزوں کو فرشتوں کے سامنے پیش کیا اور فرمایا اگر تم سچے ہو تو ان چیزوں کے نام بتاؤ''

حضرت آدم علیہ السلام نے سب نام بتا دیئے جن سے فرشتے نا آشنا تھے۔ یوں خدائے ذوالجلال نے فرشتوں پر حضرت آدم علیہ السلام کی فضیلت اور برتری ثابت کی۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو ہدایت کی کہ تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَ قُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَ كُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَ لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ۝﴾

''اور ہم نے کہہ دیا کہ اے آدم علیہ السلام تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو اور جہاں کہیں سے چاہو با فراغت کھاؤ لیکن اس درخت کے قریب بھی نہ جانا ورنہ ظالم ہو جاؤ گے۔''

یہ اللہ تعالیٰ کی حضرت آدم علیہ السلام اور حوا کو پہلی ہدایت تھی کہ میری حکم عدولی نہ کرنا، مگر جب شیطان کے بہکاوے میں آ کر ان سے غلطی کا ارتکاب ہوا تو حکم ہوا کہ جنت سے نکل جاؤ۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿وَ قُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّ مَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ۝﴾ (البقرۃ 26:2)

''اور ہم نے کہہ دیا کہ اتر جاؤ تم ایک دوسرے کے دشمن ہو اور ایک وقت مقررہ تک تمہارے لیے زمین میں ٹھہرنا اور فائدہ اٹھانا ہے۔''

اس کے بعد ارشاد ربانی ہوا:

﴿فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ﴾ (البقرۃ 28:2)

''حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے رب سے چند باتیں سیکھ لیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمالی وہ توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔''

ارشاد ربانی ہے:

﴿قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿هُدَایَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ﴾(البقرہ 39:2)

''اور جو منکر ہوئے اور ہماری نشانیوں کو جھٹلایا وہی دوزخی ہوں گے اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔''

جنت سے نکلتے وقت جو ہدایت حضرت آدم علیہ السلام، حضرت حوا اور ابلیس کو دی گئی تھی، اس کا بیان یہاں ہو رہا ہے کہ ہماری طرف سے کتابیں، انبیاء اور رسول بھیجے جائیں گے، معجزات ظاہر کیے جائیں گے، دلائل بیان فرمائے جائیں گے۔ راہ حق واضح کر دی جائے گی۔ آنحضرت محمد ﷺ بھی آئیں گے۔ آپ ﷺ پر قرآن بھی نازل فرمایا جائے گا۔ جو کوئی بھی اپنے زمانے کی کتاب اور نبی کی تابعداری کرے گا اسے آخرت کے میدان میں کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ ہی دنیا میں کوئی غم ہوگا۔ سورۃ طٰہٰ میں بھی یہی فرمایا گیا ہے کہ میری ہدایت کی پیروی کرنے والے نہ گمراہ ہوں گے نہ بد بخت و بد نصیب مگر میری یاد سے منہ موڑنے والے دنیا کی تنگی اور آخرت کے اندھا پن کے عذاب میں گرفتار ہوں گے۔ یہاں یہ بھی فرمایا کہ انکار تکذیب کرنے والے ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔

(تفسیر ابن کثیر 121/1:)

اور ساتھ ہی اللہ نے اس مقام پر انسان کی تخلیق کا مقصد واضح کر دیا:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ﴾ (الزاریات 56:51)

''اور نہیں پیدا کیا جن و انس کو مگر اپنی عبادت کے لیے۔''

قدم قدم پر انسان کو یہ باور کروایا گیا کہ اللہ تعالیٰ کا جذبہ فیض ربوبیت تمہیں زمین کی پستی سے اٹھانے کیلئے ہمیشہ جاری و ساری رہے گا۔ اس کی طرف سے رہنمائی کے سارے سامان مہیا ہوں گے، رسول بھی آئیں گے، مصلح اور ناصح بھی پیدا ہوں گے۔ تمہارا فرض ہے کہ ان کو مانو۔ یاد رکھو وہی لوگ جو ایماندار ہوں گے، بے خوف و خطر زندگی بسر کر سکیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے اور وہ لوگ جو اللہ کے احکام کی تکذیب کریں گے اور رسولوں کو جھٹلائیں گے کسی طرح بھی اللہ کے عذاب سے نہ بچ سکیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسان کیلئے خلافت ارضی، اُمت واحدہ اور بعثت انبیاء ورسل

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنا نائب بنا کر زمین پر بھیجا اور حکم دیا کہ تم زمین پر جا رہے ہو، میں تمہیں آئندہ ہدایات بھیجتا رہوں گا۔

انسان زمین پر خدا کا نائب مقرر ہوا اسے اشرف المخلوقات کا لقب بھی ملا اور اسے یہ شرف عظیم بھی عطا ہوا کہ کائنات کی تمام چیزوں کو اس کے لیے مسخر کر دیا گیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَسَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا﴾

(الجاثیہ 13:45)

''اور تمہارے لیے زمین میں تمام چیزوں کو مسخر کر دیا۔''

پھر ارشاد ہوتا ہے:

﴿سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ۝﴾

(الزخرف 13:43)

''یعنی کیا پاک ذات ہے وہ (خدا) جس نے ان چیزوں کو ہمارے بس میں کر دیا اور اگر ہمارے بس میں نہ کرتا تو ہم میں اتنی طاقت نہ تھی کہ ان کو قابو میں لاتے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مختلف ادوار میں انبیاء کرام مبعوث ہوتے رہے اور ہر نبی اور ہر رسول اپنی امت کو احکامات الٰہی پر عمل کی نصیحت و ہدایت کرتا رہا۔ حضرت نوح علیہ السلام سے پہلے ادوار تک لوگ احکام الٰہیہ پر پوری طرح عملدرآمد کرتے رہے۔ کسی قسم کا تفرقہ نہ تھا۔ اس وقت لوگ ایک ہی امت تھے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

﴿كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَّاحِدَةً فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ وَ اَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ وَ مَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۝﴾

(البقرۃ 213:2)

''دراصل لوگ ایک ہی گروہ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے نبیوں کو خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا اور ان کے ساتھ سچی کتاب نازل فرمائی تا کہ لوگوں کے ہر اختلافی امر کا فیصلہ ہو جائے اور صرف ان ہی لوگوں نے اس میں اختلاف کیا جنھیں حق کا علم دیا جا چکا تھا اور ان کے پاس واضح دلائل آ چکے تھے، آپس کے بغض وعناد کی خاطر اختلاف کیا۔ پس اللہ پاک نے ایمان والوں کو اس اختلاف میں بھی حق کی طرف اپنے ارادہ سے رہبری کی اور اللہ تعالیٰ جس کی چاہے سیدھی راہ کی طرف رہبری کرتا ہے۔''

اختلاف عمل کی ابتدا

رشد وہدایت کا یہ سلسلہ نسل در نسل منتقل ہوتا رہا یہاں تک کہ حضرت نوح علیہ السلام کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمانہ آ پہنچا۔ یہ وہ دور تھا کہ نسل آدم علیہ السلام میں اختلاف عمل کا آغاز ہوا۔ لوگ شیطان کی تقلید کرتے ہوئے احکام خداوندی سے منکر ہوتے چلے گئے۔ یوں سماج میں فتنہ وفساد، قتل و غارت، حق تلفی، ظلم و ناانصافی، امن و امان کا فقدان اور دوسری بہت سی برائیوں اور جرائم نے سر اٹھایا۔ متضاد سوچ اور متصادم نظریات کے باعث گروہ بندیاں اور فرقوں نے جنم لیا۔ مختصر یہ کہ ایک ایسے معاشرے نے جنم لیا جس میں ''جنگل کا قانون'' عمل میں آیا۔ ایسے میں طاقتور کمزور پر غالب ہوئے۔ اپنے بھائی بندوں کو غلام ولونڈی بنانا شروع کر دیا۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ بت پرستی کا آغاز ہوا۔ اولاد آدم علیہ السلام کو ظلمت کی اتھاہ گہرائیوں سے نکالنے اور انہیں سیدھا راستہ دکھانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ نبی حضرت نوح علیہ السلام کو قوم کی ہدایت ورہنمائی کے لیے مبعوث فرمایا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۝﴾ (نوح 21:71)

''ہم نے نوح کو اس قوم کی طرف بھیجا کہ اپنی قوم کو ڈرا قبل اس کے کہ ان پر دردناک عذاب آئے''

حضرت نوح علیہ السلام نے تقریباً ساڑھے نو سو برس تک اپنی قوم کو فوز و فلاح کی طرف پکارا۔ توحید الٰہی اور صراط مستقیم پر چلنے کی دعوت دی لیکن آپ علیہ السلام کی کوششیں زیادہ بارآور نہ ہوئیں۔ ایسے میں آپ علیہ السلام نے اپنے اللہ کو پکارا جیسا کہ قرآن میں واضح کیا ہے۔

﴿قَالَ نُوحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗٓ اِلَّا خَسَارًا۝﴾ (نوح 21:71)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''نوح نے کہا اے میرے پروردگار ان لوگوں نے میری تو نافرمانی کی اور ایسوں کی فرمانبرداری کی جن کے مال و اولاد نے انہیں نقصان ہی میں بڑھا دیا ہے۔''

مختصر یہ کہ شب و روز کی محنت و کوشش کے باوجود بڑی مختصر جماعت آپ کی مطیع و فرمانبردار ہوئی جبکہ اکثریت نے احکامات پر عمل کرنے سے انکار کر دیا تو ان پر عتاب الٰہی کا نزول ہوا اور پوری قوم سوائے مطیع و فرمانبرداروں کے، غرق آب ہوئی۔

حضرت نوح علیہ السلام کے بعد بھی مختلف ادوار میں اس وقت کے حالات کے پیش نظر خدا تعالیٰ کے احکامات کی تعمیل و تائید کے لیے انبیاء و رسول مبعوث ہوتے رہے اور حالات کے مطابق شریعتیں نافذ ہوتی رہیں۔ ان میں برگزیدہ ہستی حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں جن کے درجات کو رب نے بلند کیا، انہیں خلیل اللہ کا لقب عطا فرمایا اور آپ علیہ السلام کو وہ عزت و شرف بھی عطا کیا کہ آپ علیہ السلام کی نسل میں انبیاء آتے رہے۔ ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملت یعنی طریقہ ابراہیمی کی پیروی کرنا تمام اہل ایمان پر فرض کر دیا گیا یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ملت ابراہیمی کی پیروی کرنے کا حکم ہوا۔ ارشاد ہوتا ہے۔

﴿فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝﴾ (آل عمران 3:95)

حضرت ابرہیم علیہ السلام کے بعد بھی اسی طرح صحائف اور آسمانی کتب اللہ کی طرف سے اپنے نبیوں اور پیغمبروں پر انسانیت کی رہنمائی کے لیے بطور شریعت نازل ہوتی رہیں۔ یہ شریعت مختلف رسولوں پر مثلاً حضرت داؤد، حضرت موسیٰ، اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام پر بھی اترتی رہی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰةَ فِيْهَا هُدًى وَّ نُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَ لَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ۝ (المائدہ5:44)

''ہم نے تورات نازل کی۔ اس میں ہدایت اور نور ہے۔ یہودیوں کو اسی تورات کے موافق انبیاء علیہم السلام جو فرمانبردار تھے حکم دیا کرتے تھے اور اسی کے موافق درویش اور عالم حکم دیتے تھے کیونکہ وہ سب لوگ خدا کی کتاب کے نگہبان تھے اور اس پر گواہ ٹھہرائے گئے تھے پس (اے یہودیو) آدمیوں سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو اور تھوڑی قیمت یعنی دنیا میری آیتوں کے بدلے نہ لو اور جو کوئی خدا کے نازل کیے ہوئے کے موافق حکم نہ کریں وہی کافر ہیں''

اس کے بعد ارشاد ہے۔

﴿وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۝﴾ (المائدہ5:45)

''اور ہم نے تورات میں ان کے لیے یوں لکھا ہے کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں کا بدلہ برابر ہے۔ پھر جس نے اس بدلے کو معاف کر دیا تو وہ اس مجروح (یعنی زخمی کے لیے) کفارہ ہو گیا اور جو کوئی خدا کے نازل کیے ہوئے کے موافق حکم نہ دے وہی ظالم ہیں۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰةِ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰةِ وَ هُدًى وَّ مَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ۝﴾ (المائدہ5:46)

''اور ہم نے ان کے پیچھے عیسیٰ ابن مریم کو بھیجا جو اپنے سے آگے کی کتاب یعنی تورات کی تصدیق کرنے والے تھے اور ہم ہی نے انہیں انجیل عطا فرمائی جس میں ہدایت تھی اور نور اور وہ اپنے سے پہلے کی کتاب تورات کی تصدیق کرتی تھی۔''

ارشاد ربانی ہے:

﴿وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۝﴾ (المائدہ5:47)

''اور چاہیے کہ انجیل والے اس کے موافق جو اللہ نے انجیل میں نازل کیا ہے، حکم کریں اور جو کوئی خدا کے نازل کیے ہوئے کے موافق حکم نہ دے تو وہی فاسق ہے۔''

ارتقاء شریعت اور بعثت محمدی ﷺ

شرعی احکام کے نزول اور شریعت کا ارتقاء نقطہ عروج کو پہنچا اور حضرت محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے آخری نبی ﷺ کے طور پر مبعوث فرمایا اور آپ ﷺ پر آفاقی دستور کی کتاب کو قرآن پاک کی شکل میں نازل فرمایا جو ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔

جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَ مُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ لَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّ مِنْهَاجًا وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝﴾ (المائدہ5:48)

''اور تیری طرف (اے محمد ﷺ) ہم نے سچائی سے کتاب نازل کی ہے جو اگلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی اور ان کی محافظ ہے (لہٰذا) تم اس (قانون) کے مطابق ان لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو جو اللہ نے نازل کیا ہے اور جو حق بات تیرے پاس آ چکی ہے اسے چھوڑ کر ان کی خواہشوں کا مطیع نہ ہو۔ اور لوگو! تم میں سے ہر کسی کو ہم نے ایک شریعت اور ایک راہ دی ہے اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی امت بنا دیتا لیکن تمہیں اپنے دیئے ہوئے میں آزماتا ہے۔ سو تم خوبیوں میں سبقت لے جاؤ۔ اللہ ہی کی طرف سب کو جانا ہے سو وہ تمہاری اختلافی باتوں سے تمہیں آگاہی بخشے گا۔''

ارشاد خداوندی ہے:

﴿نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَ اَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِيْلَ ۝﴾ (آل عمران3:3)

''اس نے تجھ پر سچی کتاب نازل کی جو اگلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور اس سے پہلے تورات اور انجیل نازل کی''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نزول قرآن کے وقت متعدد صحائف موجود تھے جن کے متعلق خیال تھا کہ یہ الہامی ہیں۔ قرآن حکیم جب نازل ہوا تو طبعاً یہ سوال تھا کہ قرآن کریم کی حیثیت کیا ہے۔ فرمایا کہ یہ پہلی تمام کتابوں کا جو خدا کی طرف سے نازل ہوئی ہیں، مصدق ہے..... تورات و انجیل کے بعد بھی روح انسانی تشنہ فیض تھی اور ضرورت تھی کہ وہ حسب وعدہ ایک مکمل شریعت سے بہرہ ور ہو۔ (تفسیر سراج البیان:115,116)

پھر ارشاد ربانی ہوتا ہے:

﴿مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ وَ اللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُوانْتِقَامٍ﴾ (آل عمران3:4)

''جو لوگوں کے لیے ہدایت ہے اور اتارا انصاف جو لوگ خدا آیتوں کے منکر ہیں انہیں سخت عذاب ہوگا اور اللہ زبردست بدلہ لینے والا ہے۔''

پھر ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے کہ

﴿وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَاتَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَ احْذَرْهُمْ﴾ (المائدۃ5:49)

''اور تو ان کے درمیان خدا کے نازل کیے ہوئے کے موافق حکم کر اور ان کی خواہشوں پر نہ چل۔''

قرآن پاک رہتی دنیا تک ہدایت و رہنمائی کا سرچشمہ ہے جو پوری نوع انسانی کے لیے مکمل ضابطہ حیات ہے اور جس کی اطاعت و پیروی اہل ایمان پر فرض ہے۔ ذیل میں چند آیات اور احادیث نبوی ﷺ دی جارہی ہیں جن کو پڑھنے سے قرآن پر عمل کی فرضیت خود بخود عیاں ہو جائے گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى اخْتَلَفُوْا فِيْهِ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ﴾ (النحل 64:16)

''ہم نے تم پر کتاب اس لیے نازل کی ہے تا کہ تم ان لوگوں کے لیے اس کی وضاحت کرو جس میں انہوں نے اختلاف کیا ہے اور یہ (کتاب) ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائے ہیں۔''

﴿وَ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَىْءٍ وَّ هُدًى وَّ رَحْمَةً وَّ بُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ﴾ (النحل 89:16)

''ہم نے یہ کتاب (قرآن) تم پر نازل کی ہے جو ہر چیز کی وضاحت کرنے والی اور ہدایت و رحمت اور بشارت ہے ان لوگوں کے لیے جو اطاعت گزار ہیں۔''

﴿وَ لَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِىْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا﴾ (بنی إسرائیل 89:17)

''ہم نے اس قرآن میں ہر طرح کی مثالیں بدل بدل کر لوگوں کو سمجھایا ہے لیکن ان میں سے اکثر لوگوں نے نہ مانا اور ہر بات کا انکار کر دیا۔''

﴿اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِىْ لِلَّتِىْ هِىَ اَقْوَمُ وَ يُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا﴾ (بنی إسرائیل 94:17)

''بے شک یہ قرآن اُس راہ کے لیے رہنمائی کرتا ہے جو بالکل سیدھی ہے اور ان ایمان لانے والوں کے لیے جو نیک عمل کریں بشارت دیتا ہے کہ ان کے لیے بڑا اجر ہے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَالْهُدٰی مِنْ بَعْدِ مَا بَیَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِی الْکِتٰبِ اُولٰٓئِكَ یَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَ یَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ۝﴾ (البقرۃ2:159)

''بے شک جو لوگ اس ہدایت اور ان نشانیوں کو چھپاتے ہیں جو ہم نے نازل کی ہیں بعد اس کے کہ ہم نے وہ کتاب میں کھول کر لوگوں کے لیے بیان کر دی ہیں تو اللہ ایسے لوگوں پر لعنت کرتا ہے اور ان پر تمام لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں۔''

﴿وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَ لَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍ بِهٖ وَ لَا تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا﴾ (البقرۃ2:41)

''جو کچھ میں نے نازل کیا ہے اسے مان لو اور سچ بتانا ہے اس چیز کو جو تمہارے پاس ہے اور تم اس کے پہلے منکر نہ ہو اور میری آیتوں کے بدلے تھوڑا مول نہ لو۔''

﴿اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَ اَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ﴾ (البقرۃ2:44)

''کیا تم لوگوں کو تلقین کرتے ہو نیکی کرنے کی اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو حالانکہ تم کتاب کی تلاوت کرتے ہو۔ پھر کیوں نہیں سمجھتے، کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔''

﴿اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَیْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ وَ لَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِیْنَ خَصِیْمًا﴾ (النساء4:105,106)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ہم نے یہ کتاب تمہاری طرف حق کے ساتھ نازل کی ہے تا کہ تم اس (راہ راست) کے مطابق جو اللہ نے تمہیں دکھائی ہے لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو اور تم خیانت کاروں کی طرف سے جھگڑنے والے نہ بنو، اور اللہ سے مغفرت مانگو بے شک اللہ غفور الرحیم ہے۔''

﴿وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَ كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا﴾ (النساء4:113)

''اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت نازل کی ہے اور تمہیں علم دیا گیا ہے جو تم نہیں جانتے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔''

﴿وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ○ لَهُمْ دَارُالسَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ هُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ○﴾ (الانعام6:126,127)

''اور یہ تیرے رب کا سیدھا راستہ ہے۔ ہم نے انہی آیات سے ان لوگوں کے لیے تفصیل بیان کر دی ہے جو نصیحت قبول کرتے ہیں ان کے لیے ان کے رب کے پاس سلامتی کا گھر ہے اور وہ ان کا سرپرست ہے ان اعمال کی وجہ سے جو وہ کرتے ہیں۔''

﴿وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا وَ مَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ○﴾

(الانعام6:132)

''اور ہر ایک کے لیے درجے ہیں (ان اعمال کے اعتبار) سے جو انہوں نے کیے ہوں گے اور تیرا رب (ان اعمال) سے بے خبر نہیں ہے جو یہ کرتے ہیں۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ لَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ﴾ (الأعراف3:7)

''لوگو! جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے اس کی پیروی کرو اور اپنے رب کے سوا دوسرے سرپرستوں کی پیروی نہ کرو۔ مگر تم بہت کم نصیحت قبول کرتے ہو۔''

﴿فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ كَلِمٰتِهٖ وَ اتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ﴾ (الأعراف158:7)

''پس تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اس نبی امی پر جو اللہ اور اس کے ارشادات اور کلمات پر ایمان رکھتا ہے اور اس کی پیروی کرو شائد کہ تم راہ ہدایت پاؤ۔''

﴿اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ○ وَ الَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ○﴾ (الأعراف170,169:7)

''تو کیا تم نہیں سمجھتے جو لوگ کتاب مضبوطی سے پکڑتے ہیں (یعنی پوری طرح اس پر عمل کرتے ہیں) نماز قائم کرتے ہیں تو یقیناً ایسے نیک کردار لوگوں کا اجر ہم ضائع نہیں کرتے۔''

﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ○﴾

(یونس108:10)

''اے نبی ﷺ کہو! اے لوگو، تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس حق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آ گیا ہے لہٰذا جو شخص راہ ہدایت پر چلے تو وہ محض اپنے لیے راہ ہدایت پر چلتا ہے اور جو گمراہ رہے تو وہ محض اپنے آپ پر (وبال لانے کے لیے) گمراہ رہتا ہے۔''

﴿كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ O اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّ بَشِيْرٌ O وَّ اَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّ يُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ O﴾ (هود 11:2,3)

''یہ ایک کتاب ہے جس کی آیات پختہ ہیں اور ایک دانا خدا طرف سے مفصل بیان کی گئی ہیں کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کی عبادت نہ کرو۔ میں اس کی طرف سے خبردار کرنے والا اور بشارت دینے والا بھی ہوں اور یہ کہ اپنے رب سے معافی چاہو پھر اس کی طرف رجوع کرو۔ وہ تمہیں ایک مقررہ مدت تک کے لیے اچھا سامان زندگی دے گا اور ہر صاحب فعل کو اس کا فضل عطا کرے گا اور اگر تم منہ پھیر لو تو میں تمہارے متعلق ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔''

﴿اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ O﴾ (الرعد 13:19)

''بھلا کیا وہ شخص جو جانتا ہے کہ جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے وہ حق ہے' اس شخص کی طرح (ہو سکتا ہے) جو اندھا ہے؟ نصیحت تو صرف عقل والے لوگ ہی قبول کرتے ہیں۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿بِالْبَيِّنٰتِ وَ الزُّبُرِ وَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ﴾ (النحل 16:44)

''اے محمد ﷺ (تم سے پہلے پیغمبروں) کو بھی ہم نے روشن نشانیوں اور کتابوں کے ساتھ (بھیجا تھا) اب ہم نے تمہاری طرف یہ ذکر نازل کیا ہے تا کہ تم لوگوں کے لیے اس (تعلیم) کی وضاحت کرو جو ان کی طرف نازل کی گئی ہے اور تا کہ لوگ (خود بھی) غور وفکر کریں۔

﴿وَ لَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا وَ لَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا وَ لَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ﴾ (الأعراف 7:179)

''(اور یہ ایک حقیقت ہے کہ) ہم نے بہت سے جن اور انسان جہنم کے لیے پیدا کیے ہیں ان کے دل تو ہیں مگر ان سے سمجھتے نہیں۔ ان کی آنکھیں تو ہیں مگر ان سے دیکھتے نہیں۔ ان کے کان تو ہیں مگر ان سے سنتے نہیں، وہ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ گمراہ اور یہی (اصل میں) غافل لوگ ہیں۔''

﴿وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا وَّ لَا يَهْتَدُوْنَ وَ مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّ نِدَآءً صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ﴾ (البقرة 2:170,171)

''اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ ان احکام کی پیروی کرو جو اللہ نے نازل کیے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو کہتے ہیں کہ ہم اس طریقے کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے آباؤ اجداد کو پایا ہے۔ خواہ ان کے آباؤ اجداد کچھ بھی عقل سے کام نہ لیتے ہوں اور راہ راست نہ پاتے ہوں پھر بھی انہی کی پیروی کرتے رہیں گے۔ ان لوگوں کی مثال جنہوں نے (انکار) کفر کیا ہے اس شخص کی طرح ہے جو ان جانوروں کو پکارتا ہے جو پکار اور آواز کے سوا کچھ نہیں سنتے۔ یہ بہرے گونگے اور اندھے ہیں اس لیے سمجھتے نہیں۔''

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۝﴾

(النحل 16:97)

''جو شخص بھی نیک اعمال کرے گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ مومن ہو ہم اس کو (دنیا میں) پاکیزہ زندگی بسر کرائیں گے اور آخرت میں ان کو ان اعمال سے زیادہ بہتر اجر دیں گے جو وہ کرتے رہتے تھے۔''

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَ لَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا۝ قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَ يُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا۝ مَّاكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا ۝﴾ (الکہف 18:1)

''تعریف فقط اللہ ہی کے لیے ہے جس نے اپنے بندے پر یہ کتاب نازل کی اور اس میں کوئی ٹیڑھ نہیں رکھی۔ ٹھیک ٹھیک بیان کرنے والی کتاب تاکہ وہ (لوگوں کو) اللہ کے سخت عذاب سے خبردار کر دے اور ان ایمان والوں کو (جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس پر) نیک عمل کرتے ہیں یہ خوشخبری دے کہ ان کے لیے اچھا اجر ہے جس میں ہمیشہ رہیں گے۔''

﴿وَ اتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَ مَآ اُنْذِرُوْا هُزُوًا○ وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَ نَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا وَ اِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا○﴾ (الکھف18:56،57)

''اور انہوں نے میری آیات کو اور جو تنبیہ انہیں کی گئی اسے مذاق بنا لیا ہے۔ اس شخص سے بڑا ظالم اور کون ہے جسے اس کے رب کی آیات سے نصیحت کی گئی مگر اس نے ان سے اعراض کیا اور جو کچھ اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجا ہے اسے بھول گیا۔ ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے تا کہ وہ اسے نہ سمجھیں اور ان کے کانوں میں گرانی پیدا کر دی ہے اگر تم انہیں ہدایت کی طرف بلاؤ تب بھی یہ ہدایت نہ پائیں گے۔''

﴿لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ○﴾

(الأنبیاء21:10)

''لوگو! ہم نے تمہاری طرف ایک ایسی کتاب نازل کی جس میں تمہارا ہی ذکر ہے۔ پس کیا تم سمجھتے نہیں ہو۔''

﴿وَ لَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ○ اِنَّ فِيْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ○﴾

(الأنبیاء21:105،106)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور زبور میں ہم نے نصیحت کے بعد لکھ دیا تھا کہ زمین کے وارث میرے نیک بندے ہوں گے۔ اس میں ایک پیغام ہے عبادت گزاروں کے لیے۔''

﴿إِنَّمَآ أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِي حَرَّمَهَا وَ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ وَّ أُمِرْتُ أَنْ أَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝﴾ (النمل 27:91,92)

''اے محمد ﷺ! ان سے کہہ دو مجھے تو بس یہی حکم دیا گیا ہے کہ اس شہر کے رب کی عبادت کروں جس نے اسے قابل احترام بنایا ہے اور اسی کے لیے ہر چیز ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ مسلم (بن کر) رہوں اور یہ قرآن پڑھ کر سناؤں پھر جو ہدایت اختیار کرے تو وہ صرف اپنے لیے یہ ہدایت اختیار کرے گا اور جو گمراہ ہو تو (اس سے کہہ دو) میں تو بس ایک خبردار کرنے والا ہوں۔''

﴿وَ لَقَدْ آتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْ بَعْدِ مَآ أَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْأُوْلٰى بَصَآئِرَ لِلنَّاسِ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝﴾ (القصص 28:43)

''ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا کی بعد اس کے کہ ہم نے پہلی نسلوں کو ہلاک کر دیا (اس کتاب میں) لوگوں کے لیے بہترین ہدایت اور رحمت تھی کہ شاید یہ لوگ سبق حاصل کریں۔''

﴿وَ لَقَدْ آتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآئِهِ وَ جَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ إِسْرَآءِيْلَ ۝ وَ جَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا وَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ ۝﴾ (السجدة 32:23,24)

''(اس سے پہلے) ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تھی لہٰذا (اس چیز) کے ملنے پر تم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شک میں نہ پڑو اس (کتاب) کو ہم نے بنی اسرائیل کے لیے ہدایت بنایا تھا اور ہم نے ان میں سے ایسے پیشوا بنا دیئے جو ہمارے حکم سے رہنمائی کرتے تھے جبکہ انہوں نے صبر کیا اور ہماری آیات پر یقین کرتے رہے تھے۔"

﴿ وَ الَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ ﴾ (فاطر 31:35)

"(اے نبی) جو کتاب ہم نے تمہاری طرف وحی کی ہے وہ حق ہے تصدیق کرنے والی ہے (ان کتابوں کی) جو اس سے قبل آئیں۔"

﴿ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِیْمٌ O فِیْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ O لَّا یَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ O تَنْزِیْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ O اَفَبِهٰذَا الْحَدِیْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ O وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ O ﴾ (الواقعة 56:77-82)

"یہ ایک بلند مرتبہ کلام (قرآن) ہے اور ایک محفوظ کتاب میں (ثبت) ہے جسے پاک (فرشتوں اور انسانوں) کے سوا کوئی چھو نہیں سکتا۔ یہ رب العالمین کا نازل کردہ ہے۔ کیا تم اس کلام کو اہمیت نہیں دیتے اور اپنا حصہ یہ بناتے ہو کہ اسے جھٹلاتے ہو۔"

﴿ قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَآ اُنْزِلَ عَلَیْنَا وَ مَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِیْمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ وَ مَآ اُوْتِیَ مُوْسٰى وَ عِیْسٰى وَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴾ (آل عمران 3:84,83)

"تم کہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس چیز پر جو ہم پر نازل کی گئی ہے اور جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام اور اولاد یعقوب علیہ السلام پر نازل کی گئی اور جو موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام اور دوسرے نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے دی گئی ہم ان میں سے کسی کے درمیان تفریق نہیں کرتے اور ہم اس کے تابع فرمان ہیں۔''

﴿ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ لَا هُدًى وَّ لَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ O وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ O ﴾ (لقمان 31:20،21)

''انسانوں میں سے (کچھ لوگ ایسے ہیں) جو اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں علم کے بغیر اور نہ (ان کے پاس) کوئی ہدایت ہے اور نہ کوئی روشنی دکھانے والی کتاب اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ پیروی کرو اس چیز کی جو اللہ نے نازل کی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم تو اس چیز کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے، کیا اگر شیطان ان کو جہنم کی آگ کی طرف ہی بلاتا ہو (تب بھی)۔''

﴿ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَ لْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ﴾

(البقرۃ 2:186)

''اور جب مجھ سے میرے بندے سوال کریں تو میں قریب ہوں، میں پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے تو چاہیے کہ وہ میرے حکم کو مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ راہ راست کو پالیں۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَ اَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ○ وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ هُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ○اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ○﴾ (الأنفال8:20-22)

''اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی اور حکم سنتے ہوئے ان سے منہ نہ پھیرو۔ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ۔ جنہوں نے کہا ہم نے سنا حالانکہ وہ نہیں سنتے یقیناً اللہ کے نزدیک بدترین جانور وہ بہرے گونگے لوگ ہیں جو عقل سے کام نہیں لیتے۔''

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ قَلْبِهٖ وَ اَنَّهٗ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ○وَ اتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً○﴾ (الأنفال8:24-25)

''اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کی پکار پر لبیک کہو۔ جب رسول تمہیں اس چیز کی طرف بلائے جو تمہیں زندگی بخشتی ہے اور جان رکھو کہ اللہ آدمی اور اسکے دل کے درمیان حائل ہے اور اسی کی طرف تمہیں جمع کیا جائے گا اور اس فتنے سے بچو جو تم میں سے محض انہی لوگوں پر ہی نہیں آئے گا جنہوں نے ظلم کیا ہوگا۔''

﴿كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ وَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَ اَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَ كُلٌّ كَانُوْا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظٰلِمِيْنَ O اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ O ﴾ (الأنفال8:54,55)

''آل فرعون اوران سے پہلے لوگوں کے معاملہ کی طرح کہ انہوں نے اپنے رب کی آیات کو جھٹلایا تو ہم نے ان کو ان کے گناہوں کی وجہ سے ہلاک کیا اور آل فرعون کو غرق کر دیا۔ یہ سب لوگ ظالم تھے بیشک اللہ کے نزدیک بدترین جانور وہ لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور وہ ایمان نہیں لاتے۔''

﴿ وَ اِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَ اَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ O اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَ كُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْ بَعْدِهِمْ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ O وَ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ O وَ اتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ O وَ لَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَ لٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ذّٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ﴾

(الأعراف7:172-176)

''اور جب تیرے رب نے اولاد آدم کی پشتوں سے ان کی نسل کو نکالا اور خود انہی کو ان پر گواہ بنایا (اور پوچھا) کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ تو انہوں نے کہا کیوں نہیں؟ ہم گواہی دیتے ہیں (یہ ہم نے اسلئے کیا) تا کہ قیامت کے دن یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ کہو کہ ہم اس سے بے خبر تھے یا تم یہ نہ کہو کہ شرک تو پہلے سے ہمارے باپ دادا نے کیا تھا اور ہم تو ان کے بعد کی نسل تھے۔ تو کیا تو ہمیں ان اعمال کی وجہ سے ہلاک کرے گا جو باطل پرستوں نے کیے تھے؟ اس طرح ہم تفصیل سے آیات بیان کرتے ہیں شاید کہ یہ رجوع کریں۔ اور انہیں اس شخص کا قصہ سناؤ جس کو ہم نے اپنی آیات دیں مگر وہ ان کی پابندی سے نکل بھاگا پس شیطان اس کے پیچھے لگ گیا اور وہ گمراہوں میں شامل ہو کر رہا۔ اگر ہم چاہتے تو اسے ان آیتوں کے ذریعہ بلندی عطا کرتے لیکن وہ تو زمین ہی کی طرف جھک کر رہ گیا۔ اور اپنی خواہش کے پیچھے پڑا رہا پس اس کی مثال کتے کی مانند ہے کہ اگر تم اس پر حملہ کرو تو بھی زبان لٹکائے رہے اور چھوڑو تو تب بھی زبان لٹکائے رہے۔ یہی مثال ہے ان لوگوں کی جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا۔''

﴿قَالَ عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ وَ رَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ الَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَ الْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَ يَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَ الْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَ اتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَ يُمِيْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ كَلِمٰتِهٖ وَ اتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ﴾ (الأعراف 7:156-158)

''اللہ تعالیٰ نے کہا میں اپنے عذاب میں تو اسی کو مبتلا کرتا ہوں جس کو چاہتا ہوں مگر میری رحمت ہر چیز پر وسیع ہے۔ اسے میں ان لوگوں کے لیے لکھ دوں گا جو نافرمانی سے ڈریں گے، زکوٰۃ دیں گے اور ہماری آیات پر ایمان لائیں گے جو اس رسول نبی ﷺ امی کی پیروی کریں گے جسے وہ اپنے ہاں تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں، جو انہیں نیکی کا حکم دیتا ہے اور برائی سے روکتا ہے اور ان کے لیے پاک چیزیں حلال کرتا ہے اور ناپاک چیزیں حرام کرتا ہے اور ان سے وہ بوجھ اور طوق اتارتا ہے جو ان پر پڑے ہوئے تھے لہٰذا جو لوگ اس پر ایمان لائیں اور اس کی عزت کریں اور اس کی مدد کریں اور اس روشنی (قرآن) کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ نازل کی گئی ہے وہی فلاح پانے والے ہیں۔ اے محمد ﷺ کہو۔ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں جس کے لیے ہی آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے، جس کے سوا کوئی معبود نہیں' اہی زندگی اور موت دیتا ہے پس تم اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لاؤ' اس نبی امی پر جو اللہ اور اس کے ارشادات پر ایمان رکھتا ہے۔ اور اس کی پیروی کرو شاید کہ تم راہ ہدایت پاؤ۔''

﴿يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ فَمَنِ اتَّقٰى وَ اَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ وَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ اسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ﴾ (الأعراف 7:35-37)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اے آدم علیہ السلام کے بیٹو۔ اگر تمہارے پاس خود تم میں سے ایسے رسول آئیں جو تمہیں میری آیات سنائیں تو جو (نافرمانی) سے بچے گا اور اپنی اصلاح کرے گا تو ایسے لوگوں پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے اور جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور ان سے سرکشی کی تو ایسے لوگ دوزخی ہیں۔ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ تو اس شخص سے بڑا ظالم اور کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیات کو جھٹلائے۔''

﴿وَ لَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّ رَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ○ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ.....﴾

(الأعراف 7:52.53)

''اور تحقیق ہم ان لوگوں کے پاس ایک ایسی کتاب لے آئے ہیں جسکو ہم نے علم کی بناء پر مفصل بنایا ہے اور جو ان لوگوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے جو ایمان لاتے ہیں اب کیا یہ لوگ اس (کتاب کے بتائے ہوئے) انجام کے سوا کسی اور چیز کا انتظار کر رہے ہیں؟ جس دن (اس کا بتایا ہوا) انجام آجائے گا تو جن لوگوں نے اس سے پہلے اسے بھلا دیا تھا وہ کہیں گے ہمارے رب کے رسول ﷺ (واقعی) حق لے کر آئے تھے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے قرب کا ذریعہ تلاش کرنا

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَ جَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾(المائدۃ35:5)

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کے قرب کا ذریعہ تلاش کرو اور اس کی راہ میں جدوجہد کرو۔ شاید کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔''

﴿وَ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوْا فِيْهِ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ﴾(النحل64:16)

''ہم نے تم پر کتاب اس لیے نازل کی ہے تاکہ تم ان لوگوں کے لیے اس چیز کی وضاحت کر دو جس میں انھوں نے اختلاف کیا ہے اور یہ (کتاب) ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائے ہیں۔''

﴿وَ مَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَ اَضَلُّ سَبِيْلًا﴾(بنی إسرائیل72:17)

''اور جو اس دنیا میں اندھا (بن کر) رہتا تھا وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا بلکہ اس سے بھی زیادہ گمراہ کردہ راہ۔''

﴿وَ لَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ فَاَبٰٓى اَكْثَرُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا﴾(بنی إسرائیل 89:17)

''ہم نے اس قرآن میں ہر طرح کی مثالیں بدل بدل کر لوگوں کو سمجھایا ہے لیکن ان میں سے اکثر لوگوں نے نہ مانا اور ہر بات کا انکار کر دیا۔''

﴿اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَ يُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا ۝﴾(بنی إسرائیل 9:17)

''بے شک یہ قرآن اس راہ کے لیے رہنمائی کرتا ہے جو بالکل سیدھی ہے اور ان ایمان لانے والوں کے لیے جو نیک عمل کریں بشارت دیتا ہے کہ ان کے لیے بڑا درجہ ہے۔''

﴿قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝﴾

(البقرة 39,38:2)

''آدم اور حوا اور شیطان کے زمین پر اترتے وقت اللہ نے کہا تم سب یہاں سے اتر جاؤ پھر جب میرے پاس سے تمھاری طرف کوئی ہدایت آئے تو جو لوگ میری اس ہدایت کی پیروی کریں گے ان کے لیے کوئی خوف نہ ہوگا اور نہ ہی انہیں کوئی غم ہوگا اور جو لوگ ہماری آیات کا انکار کریں گے وہ اہل دوزخ ہیں اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔''

﴿وَ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَ لَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِهٖ وَ لَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا وَّ اِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ﴾(البقرة2:41)

''ایمان لاؤ اس کتاب پر جو میں نے نازل کی ہے اور اس کی تصدیق کرنے والی ہے جو تمھارے پاس ہے۔ اور اس کا پہلے ہی انکار کرنے والے نہ بن جاؤ اور تھوڑی سی قیمت پر میری آیات کو بیچ نہ ڈالو اور صرف مجھ سے ڈرو۔''

﴿اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَ اَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ﴾(البقرة2:44)

''کیا تم لوگوں کو تلقین کرتے ہو نیک کام کرنے کی اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو حالانکہ تم کتاب کی تلاوت کرتے ہو پھر کیا نہیں سمجھتے کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔

﴿وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَاۤ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْـًٔا وَّ لَا يَهْتَدُوْنَ﴾

(البقرة2:170)

''جب انہیں کہا جاتا ہے کہ ان احکام کی پیروی کرو جو اللہ نے نازل کیے ہیں تو کہتے ہیں بلکہ ہم تو اسی (طریقہ) کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے آباؤ اجداد کو پایا ہے۔ کیا اگر ان کے آباؤ اجداد کچھ بھی عقل سے کام نہ لیتے ہوں اور راہ راست نہ پاتے ہوں تو پھر بھی انہی کی پیروی کرتے رہیں گے۔''

﴿قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى وَ اُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾

(الأنعام6:71)

''کہو بے شک اللہ کی ہدایت ہی ہدایت ہے۔ اور ہمیں حکم ملا ہے کہ ہم رب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کائنات کے آگے سر جھکا دیں۔''

﴿قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّ يُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ﴾

(الأنعام6:65)

''کہو وہ اس پر قادر ہے کہ تم پر تمھارے اوپر سے یا تمھارے پاؤں کے نیچے سے عذاب بھیج دے یا تمھیں گروہوں میں (تقسیم کر کے) الجھا دے اور تمھیں ایک دوسرے کی طاقت کا مزہ چکھائے۔ دیکھو کس طرح ہم (اپنی) آیات بار بار بیان کر رہے ہیں، شاید کہ یہ سمجھ لیں۔''

﴿اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ لَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَ هُمْ مُّهْتَدُوْنَ ○ وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ○ وَ وَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ كُلًّا هَدَيْنَا وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَ اَيُّوْبَ وَ يُوْسُفَ وَ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ○ وَ زَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَ عِيْسٰى وَاِلْيَاسَ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ○ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَ يُوْنُسَ وَ لُوْطًا وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ○ وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ وَ ذُرِّيّٰتِهِمْ وَ اِخْوَانِهِمْ وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَ هَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ فَإِنْ يَّكْفُرْبِهَا هٰٓؤُلَاءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ○ أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰيهُمُ اقْتَدِهْ قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ○﴾

(الأنعام6:82-90)

''جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے آلودہ نہ کیا امن انہی کے لیے ہے اور وہی راہ راست پر ہیں۔ یہی ہماری وہ حجت تھی جو ہم نے ابراہیم کو اس کی قوم پر قائم کرنے کے لیے دی۔ ہم جس کے درجات چاہتے ہیں بلند کر دیتے ہیں۔ بے شک تیرا رب دانا اور علم والا ہے۔ اور ہم نے ابراہیم کو اسحاق اور یعقوب دیے اور ہر ایک کو ہدایت بخشی اس سے پہلے ہم نے نوح کو ہدایت بخشی تھی انہی کی نسل سے داؤد، سلیمان، ایوب، یوسف، موسیٰ اور ہارون علیہم السلام کو (ہدایت عطا کی) اس طرح ہم نیکو کاروں کو صلہ دیتے ہیں۔ اور ہم نے ذکریا، عیسیٰ، یحییٰ اور الیاس علیہم السلام کو (ہدایت بخشی) یہ سب صلحاء میں سے تھے۔ اور اسماعیل، الیسع، یونس، اور لوط علیہم السلام کو (ہدایت دی) اور ان سب کو ہم نے دنیا والوں پر فضیلت دی اور ان کے آباؤ اجداد سے اور ان کی اولاد سے اور ان کے بھائی بندوں سے (ہم نے بہتوں کو نوازا) ان سب کو ہم نے اپنے لیے چن لیا اور ان کو سیدھے راستے کی طرف ہدایت دی۔ یہ اللہ کی ہدایت ہے وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اس کی رہنمائی کرتا ہے۔ اگر یہ بھی شرک کرتے تو ان کے وہ اعمال ضائع ہو جاتے جو یہ کرتے رہے تھے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو ہم نے کتاب اور قوت اور فیصلہ اور نبوت عطا کی۔ تو اگر (آج) یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے کفر کرتے ہیں (تو پروا نہیں) ہم نے ان کے لیے ایسے لوگ مقرر کر دیے ہیں جو اس سے منکر نہیں ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت بخشی ہے۔ تم بھی ان کے اس راہ ہدایت کی اقتدا کرو۔ ان سے کہو میں تم سے اس (کام) پر کسی اجر کا طلبگار نہیں۔ یہ دنیا والوں کے لیے یاددہانی کے سوا (کچھ اور) نہیں

﴿قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ﴾ (الأنعام6:104)

''لوگو! تمھارے پاس بصیرت کی روشنیاں آ گئی ہیں (اب) جو بصیرت سے کام لے گا تو اپنے آپ کے لیے (لے گا) اور جو اندھا بنے گا تو اس کا وبال اسی پر ہوگا اور تم پر کوئی محافظ نہیں ہوں۔''

﴿اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ O وَ تَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ وَهُوَالسَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ O وَ اِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَO﴾ (الأنعام6:114-116)

''تو کیا پھر میں اللہ کے سوا کوئی اور فیصلہ کرنے والا تلاش کروں حالانکہ اسی نے تم لوگوں کی طرف یہ کتاب مفصل طور پر نازل کی ہے اور جن لوگوں کو ہم نے (اس سے پہلے) کتاب دی ہے وہ جانتے ہیں کہ یہ تمھارے رب کی طرف سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حق کے ساتھ نازل کی گئی ہے، لہٰذا تم شک کرنے والوں میں (شامل نہ ہو) اور تیرے رب کی بات سچائی اور انصاف کے لحاظ سے کامل ہے، اس کی باتوں کو کوئی تبدیل کرنے والا نہیں اور وہ سب کچھ سننے والا جاننے والا ہے اور اگر تم نے ان لوگوں میں سے اکثر کی اطاعت کی جو زمین میں بستے ہیں تو یہ تمھیں اللہ کی راہ سے گمراہ کردیں گے یہ تو محض گمان کی پیروی کرتے ہیں اور محض قیاس آرائیاں کرتے ہیں۔''

﴿وَ اِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَ لَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى وَ بِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ وَ اَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِيْٓ اَحْسَنَ وَ تَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّ هُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ۝﴾ (الأنعام6:152-154)

''جب بات کہو تو انصاف کی کہو، خواہ تمھارا کوئی قرابت دار ہی ہو اور اللہ کے عہد کو پورا کرو اور ان باتوں کی اللہ نے تمھیں ہدایت کی ہے شاید کہ تم نصیحت قبول کرو۔ اور یہی میرا راستہ ہے لہٰذا تم اسی کی پیروی کرو اور دوسرے راستوں کی پیروی نہ کرو کہ وہ تمھیں اس کی راہ سے الگ کردیں گے۔ اس بات کی اس نے تمھیں ہدایت کی ہے شاید کہ تم بچ جاؤ۔ ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا کی تھی جو ہر اس شخص پر نعمت کی تکمیل تھی جو بھلائی کی روش اپنائے اور ہر ضروری چیز کی تفصیل اور (سراسر) ہدایت ورحمت تھی تاکہ شاید لوگ اپنے رب کے (سامنے) پیشی پر ایمان لے آئیں۔ اور اسی طرح یہ کتاب ہم نے نازل کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، ایک برکت والی کتاب، پس تم اس کی پیروی کرو اور تقویٰ اختیار کرو شاید کہ تم پر رحم کیا جائے۔

﴿فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ صَدَفَ عَنْهَا سَنَجْزِي الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ۝﴾

(الأنعام6:157)

''تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے ایک روشن دلیل آ گئی اور رحمت اور ہدایت آ گئی۔ اب اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جو اللہ کی آیات کو جھٹلائے اور ان سے منہ موڑے اور جو ہماری آیات سے منہ موڑتے ہیں ہم انہیں بدترین سزا دیں گے۔''

﴿كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَ ذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ لَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝﴾(الأعراف7:2,3)

''یہ ایک کتاب ہے جو تمھاری طرف نازل کی گئی ہے۔ پس (اے محمد ﷺ) تمھارے دل میں اس کے لیے کوئی جھجک نہ ہو، تاکہ تم اس کے ذریعے سے (منکرین) کو خبردار کردو اور ایمان لانے والے لوگوں کو یاددہانی کرا دو (کہ اے لوگو!) جو کچھ تمھارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے اس کی پیروی کرو اور اپنے رب کے سوا دوسرے سرپرستوں کی پیروی مت کرو، مگر تم بہت کم نصیحت قبول کرتے ہو۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا O وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَ لَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا O ﴾(بنی إسرائیل 17:81.82)

''اور کہیے: حق آ گیا اور باطل مٹ گیا' بے شک باطل تو مٹنے ہی والا ہے۔ اور ہم قرآن میں سے جو نازل کرتے ہیں وہ مومنوں کے لیے شفا اور رحمت ہے' اور وہ ظالموں کو خسارے ہی میں زیادہ کرتا ہے۔''

﴿ قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا O ﴾(بنی إسرائیل 17:84)

''اے نبی ﷺ! (ان سے) کہہ دو کہ ہر ایک اپنے طریقے پر عمل کرتا ہے اور تمھارا رب ہی جانتا ہے کون سیدھی راہ پر ہے۔''

﴿ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ وَ فِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَ تَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ﴾

(الحج 22:78)

''اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر قائم ہو جاؤ۔ اللہ نے اس سے پہلے بھی تمھارا نام مسلم رکھا ہے اور اس (قرآن) میں بھی تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر۔''

﴿ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ وَ هُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ O ﴾ (المائدۃ 5:5)

''جو شخص ایمان کے ساتھ کفر کرے پس اس کے اعمال ضائع ہو گئے اور وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔''

﴿ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى O اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى O ﴾

(طٰہٰ 20:2-3)

''ہم نے یہ قرآن تم پر اس لیے نازل نہیں کیا کہ تم مصیبت میں پڑ جاؤ مگر یہ تو ایک یاددہانی ہے ہر اس شخص کے لیے جو ڈرے۔''

﴿ وَ قَدْ اٰتَيْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا O مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وِزْرًا O خٰلِدِيْنَ فِيْهِ..... ﴾ (طٰہٰ 20:99-101)

''اے محمد ﷺ! اور ہم نے اپنے پاس سے ایک تمھیں ''ذکر'' (نصیحت) عطا کیا ہے جو اس سے اعراض کرے گا وہ قیامت کے دن گناہوں کا بوجھ اٹھائے گا اور (ایسے سب لوگ) اس (کے وبال) میں ہمیشہ (پکڑے) رہیں گے۔

﴿ وَ مَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّ لَا هَضْمًا O ﴾ (طٰہٰ 20:112)

''اور جو نیک اعمال کرے گا اور وہ مومن بھی ہو، اسے ظلم اور حق تلفی کا ڈر نہ ہوگا۔''

﴿ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَ لَا يَشْقٰى O وَ مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى O قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَ قَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا O قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا وَ كَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى O ﴾ (طٰہٰ 20:123-126)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''(اللہ تعالیٰ نے فرمایا) اب اگر تمھارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت آئے تو جو میری اس ہدایت کی پیروی کرے گا وہ نہ تو بھٹکے گا اور نہ بدبختی میں مبتلا ہوگا اور جو میرے ذکر سے منہ موڑے گا تو اس کے لیے (دنیا میں) تنگ زندگی ہوگی اور قیامت کے روز ہم اسے اندھا اٹھائیں گے وہ کہے گا اے میرے رب! تو نے مجھے اندھا کیوں اٹھایا، دنیا میں تو میں آنکھوں والا تھا؟ اللہ تعالیٰ کہے گا کہ اسی طرح ہماری آیات کو کہ جب وہ تیرے پاس آئی تھیں تو نے بھلا دیا تھا اسی طرح آج تو بھلایا جا رہا ہے۔''

﴿قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ ○ مُسْتَكْبِرِيْنَ بِهٖ سَامِرًا تَهْجُرُوْنَ ○﴾ (المؤمنون 23:66,67)

''میری آیات تمھیں سنائی جاتی تھیں تو تم اپنی ایڑیوں پر (الٹے پاؤں) بھاگ جاتے تھے متکبر بن کر اور ہمارے رسول ﷺ پر باتیں بناتے ہوئے بکواس کیا کرتے تھے۔''

﴿وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ○ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ○ اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ○ قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ○﴾ (المؤمنون 23:103-106)

''اور جن کے پلڑے (اعمال میں) ہلکے ہوں گے وہی لوگ ہیں جنھوں نے اپنے آپ کو خسارے میں ڈالا، وہ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے، آگ ان کے چہروں کو جھلس دے گی اور اس میں سے ان کے جبڑے باہر نکلے ہوں گے (پوچھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے گا) کیا تمھیں میری آیات نہیں سنائی جاتی تھیں اور تم پھر ان کی تکذیب کرتے تھے وہ کہیں گے اے ہمارے رب! ہماری بدبختی ہم پر غالب آ گئی تھی اور ہم واقعی گمراہ لوگ تھے۔

﴿لَقَدْ اَنزَلْنَا اٰيٰتٍ مُّبَيِّنَاتٍ وَّاللّٰهُ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَمَا اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ○﴾

(النور 24:45,46)

''ہم نے وضاحت کر دینے والی آیات نازل کر دی ہیں اللہ جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دیتا ہے یہ لوگ کہتے ہیں ہم ایمان لائے اللہ اور رسول ﷺ پر اور ہم نے اطاعت (قبول) کی، پھر اس کے بعد ان میں سے ایک گروہ (اطاعت سے) منہ موڑ جاتا ہے اور ایسے لوگ ہرگز مومن نہیں ہیں۔

﴿اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ○﴾ (النور 24:51,52)

''اہل ایمان کی بات تو صرف یہ ہوتی ہے کہ جب ان کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف بلایا جائے تاکہ رسول ﷺ ان کے درمیان فیصلہ کرے تو وہ یہ کہیں کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کریں اور اللہ سے ڈریں اور اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی نافرمانی سے بچیں وہی کامیاب ہیں۔''

﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ ..... ﴾ (النور 24 55)

''اللہ نے وعدہ کیا ہے کہ تم میں سے (ان لوگوں کے ساتھ) جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں اور وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنائے گا جس طرح سے اس نے ان لوگوں کو بنایا جو ان سے پہلے (گزر چکے) ہیں اور ان کے لیے اس دین کو قائم کر دے گا جسے اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے پسند کیا ہے۔''

﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝﴾ (النور 24:63)

''تو جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہیں ان کو ڈرنا چاہیے کہ ان پر کوئی فتنہ (نہ) آن پہنچے یا ان پر دردناک عذاب (نہ) آ جائے۔

﴿تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا ۝﴾ (الفرقان 25:1)

بڑا بابرکت ہے وہ جس نے اپنے بندے پر فرقان نازل کیا تاکہ وہ تمام جہان والوں کے لیے خبردار کرنے والا ہو۔''

﴿وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً كَذٰلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ۝﴾ (الفرقان 25:32)

''جن لوگوں نے کفر کیا انھوں نے کہا ہے کہ اس شخص پر سارا قرآن ایک ہی بار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیوں نہ نازل کر دیا گیا؟ (اس طرح اس لیے کیا گیا ہے) تاکہ اس کے ذریعے سے ہم تمھارا دل مضبوط کرتے رہیں اور اسی لیے ہم نے اس کو ٹھہر ٹھہر کر سنایا ہے۔''

﴿تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتٰبٍ مُّبِيْنٍ O هُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ O اَلَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ O اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ O اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ O﴾ (النمل 27: 1-5)

''یہ قرآن واضح بیان کرنے والی کتاب کی آیات ہیں ہدایت اور خوشخبری ہے ان ایمان لانے والوں کے لیے جو نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ جو لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے ہم نے ان کے اعمال کو خوشنما بنا دیا ہے اس لیے وہ بھٹکتے پھریں گے یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے بری سزا ہے اور یہ آخرت میں سب سے زیادہ خسارے میں رہنے والے ہیں۔''

﴿اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّ ذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ O﴾ (العنکبوت 29: 51)

''کیا ان کے لیے یہ نشانی کافی نہیں ہے کہ ہم نے تم پر کتاب نازل کی ہے جو انہیں پڑھ کر سنائی جاتی ہے بے شک اس میں رحمت اور نصیحت ہے ان لوگوں کے لیے جو ایمان لاتے ہیں۔''

﴿تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ O هُدًى وَّ رَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ O

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ○ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ يَتَّخِذَهَا هُزُوًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ○ وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا..... ﴾ (لقمٰن 31:1-7)

''یہ قرآن حکیم کی آیات ہیں، ہدایت اور رحمت نیکوکار لوگوں کے لیے جو نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی فلاح پانے والے ہیں۔ اور انسانوں میں سے (کوئی ایسا بھی ہے) جو دلفریب کلام خرید لاتا ہے تاکہ لوگوں کو اللہ کے راستے سے علم کے بغیر بھٹکائے اور اسے مذاق بنادے۔ ایسے لوگوں کے لیے رسوا کن عذاب ہے۔ اسے جب ہماری آیات سنائی جاتی ہیں تو وہ تکبر کرتے ہوئے منہ پھیر لیتا ہے گویا کہ اس نے انہیں سنا ہی نہیں، گویا اس کے کانوں میں ڈاٹ ہے۔''

﴿اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ سَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ هُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ○ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ○ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوٗنَ○ اَمَّا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى نُزُلًا بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ وَ اَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰهُمُ النَّارُ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَآ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَ قِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ○ وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ○ وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ○

(السجدۃ 32:15-22)

''ہماری آیات پر تو بس وہ لوگ ایمان لاتے ہیں جنھیں جب ان آیات سے نصیحت کی جاتی ہے تو سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں، اور تکبر نہیں کرتے۔ ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں، وہ اپنے رب کو خوف اور طمع سے پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ پھر کوئی شخص نہیں جانتا جو کچھ آنکھوں کی ٹھنڈک (کا سامان) ان کے لیے چھپا رکھا گیا ہے، ان اعمال کے بدلے میں جو وہ کرتے رہے تھے۔ تو کیا جو شخص مومن ہو اس شخص کی طرح ہوسکتا ہے جو فاسق ہو؟ یہ برابر نہیں ہوسکتے۔ رہے وہ لوگ جو ایمان لائے اور جنھوں نے نیک عمل کیے تو ان کے لیے قیام گاہوں والی جنتیں ہوں گی، ضیافت کے طور پر ان اعمال (کے بدلے) جو وہ کرتے رہتے تھے۔ رہے وہ جنھوں نے نافرمانیاں کیں تو ان کا ٹھکانا دوزخ ہے جب کبھی وہ چاہیں گے کہ اس سے نکلیں، اسی میں واپس لائے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ چکھو اب (اس آگ کے عذاب کا مزا) جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔ اس بڑے عذاب کے علاوہ ہم (دنیا میں) کسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھوٹے عذاب کا مزہ (بھی) ان کو چکھاتے رہیں گے شاید کہ یہ باز آ جائیں۔ اور اس سے بڑا ظالم اور کون ہوگا جسے اس کے رب کی آیات سے نصیحت کی جائے اور پھر وہ ان سے منہ پھیرے؟ ایسے مجرموں سے تو ہم انتقام لینے ہی والے ہیں۔''

﴿وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ وَ يَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ﴾ (السبا 6:34)

''اور جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے وہ سمجھتے ہیں کہ جو کچھ تمھاری طرف تمھارے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے وہ حق ہے اور وہ غالب اور قابلِ تعریف خدا کے راستے کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔''

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ﴾

(فاطر 30,29:35)

''جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے کھلے اور چھپے خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جو برباد نہ ہوگی تاکہ اللہ پورا کا پورا اجر ان کو دے اور اس میں اپنے فضل سے اور اضافہ کر دے۔ بے شک اللہ بخشنے والا قدر دان ہے۔''

﴿ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَ مِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَ مِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ذٰلِكَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ﴾ (فاطر 32:35)

''پھر ہم نے اس کتاب کا وارث بنا دیا ان لوگوں کو جنھیں ہم نے اپنے بندوں میں سے چن لیا۔ اب کوئی تو ان میں سے اپنے نفس پر ظلم کرنے والا ہے اور کوئی میانہ رو ہے اور کوئی اللہ کے اذن سے نیکیوں میں سبقت کرنے والا ہے۔ یہی بہت بڑا فضل ہے۔

﴿صٓ وَالْقُرْآنِ ذِي الذِّكْرِ ۝ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي عِزَّةٍ وَشِقَاقٍ﴾ (صٓ 38:1,2)

''قسم ہے! قرآن نصیحت کرنے والے کی کہ جن لوگوں نے کفر (انکار) کیا ہے سخت تکبر اور ضد میں مبتلا ہیں۔''

﴿كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِّيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ﴾ (صٓ 38:29)

''یہ ایک بڑی برکت والی کتاب ہے جو (اے محمد ﷺ!) ہم نے تمھاری طرف نازل کی تاکہ یہ لوگ اس کی آیات پر غور کریں اور عقل رکھنے والے اس سے سبق لیں۔''

﴿الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللَّهُ وَأُولَٰئِكَ هُمْ أُولُو الْأَلْبَابِ﴾ (الزمر 39:17,18)

''پس اے نبی ﷺ! بشارت دے دو میرے ان بندوں کو جو بات غور سے سن لیتے ہیں اور اس کے بہترین (پہلو) کی پیروی کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت بخشی ہے اور یہی لوگ عقل والے ہیں۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿فَبَشِّرْ عِبَادِ لَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ﴾ (الزمر 18:39)

''اللہ نے بہترین کلام نازل کیا ہے ایسی کتاب جس کے اجزا باہم مشابہ ہیں اور اس کے مضامین بار بار دہرائے گئے ہیں (اسے سن کر) ان لوگوں کے بدن کانپ جاتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور پھر ان کے جسم اور ان کے دل نرم ہو جاتے ہیں اور اللہ کے ذکر کی طرف (راغب ہو جاتے ہیں) یہ اللہ کی ہدایت ہے۔''

﴿وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ○ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ○﴾ (الزمر 28,27:39)

''ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لیے ہر طرح کی مثالیں بیان کی ہیں شاید کہ یہ ہوش میں آئیں۔ ایسا قرآن جو عربی زبان میں ہے جس میں کوئی ٹیڑھ نہیں شاید کہ یہ برے انجام سے بچیں۔

﴿تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ○ اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ○﴾ (الزمر 2,1:39)

''اس کتاب کا نزول اللہ، زبردست اور دانا کی طرف سے ہے (اے محمد ﷺ) ہم نے یہ کتاب تمھاری طرف حق کے ساتھ نازل کی ہے لہٰذا تم اللہ ہی کی عبادت کرو، دین کو اسی کے لیے خالص کرتے ہوئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابٌ O الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطَانٍ اَتٰهُمْ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ O﴾

(المؤمن 40:34,35)

''اللہ ان لوگوں کو گمراہی میں ڈال دیتا ہے۔ جو حد سے گزرنے والے اور شکی ہوتے ہیں اور جو اللہ کی آیات میں جھگڑا کرتے ہیں بغیر اس کے کہ ان کے پاس کوئی دلیل آئی ہو۔ یہ بات اللہ کے اور ان لوگوں کے نزدیک جو ایمان لائے ہیں بڑی ناپسند ہے، اس طرح اللہ ہر متکبر جبار کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔''

﴿وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ O فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ O وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ O﴾ (حٰمٓ السجدة 41:15-17)

''قوم عاد کے لوگ (بڑے پن اور طاقت ور ہونے کے گھمنڈ میں) ہماری آیات سے انکار کرتے رہے تھے پھر ہم نے چند منحوس دنوں میں سخت طوفانی ہوا ان پر بھیج دی تاکہ انہیں دنیا کی زندگی میں رسوائی کے عذاب (کا مزا) چکھا دیں اور آخرت کا عذاب تو اس سے بھی زیادہ رسوا کن ہے اور وہاں ان کی کوئی مدد نہ کی جائے گی۔ رہے ثمود تو ہم نے ان کو راہِ ہدایت دکھائی (مگر) انھوں نے ہدایت کی بجائے اندھا رہنے کو پسند کیا پھر ان کو ٹوٹ پڑنے والے رسوائی کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عذاب نے پکڑ لیا ان (اعمال کی وجہ) سے جو وہ کماتے تھے۔

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَاءَهُمْ وَإِنَّهُ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ O لَّا يَأْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍO﴾ (حٰمٓ السجدۃ 41:41,42)

''جن لوگوں نے اس ذکر (قرآن) کو ماننے سے انکار کر دیا ہے جب کہ ان کے سامنے آیا ہے وہ بڑے ہی بے نصیب ہیں حالانکہ یہ ایک زبردست کتاب ہے، باطل نہ سامنے سے اس پر آ سکتا ہے نہ پیچھے سے، یہ ایک حکیم وحمید کی نازل کردہ ہے۔''

﴿وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ءَاَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى اُولٰٓئِكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍO وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ.....﴾ (حٰمٓ السجدۃ 41:44,45)

''اگر ہم اس کو عجمی قرآن بناتے تو یہ لوگ کہتے کہ کیوں نہ اس کی آیات کھول کر بیان کی گئیں، کیا بات ہے (کلام) عجمی اور مخاطب عربی؟ (ان سے کہو یہ قرآن) ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائے ہیں ہدایت اور شفا ہے اور جو ایمان نہیں لاتے یہ ان کے کانوں کی ڈاٹ اور آنکھوں کی پٹی ہے۔ ان لوگوں کو (گویا) دور جگہ سے پکارا جا رہا ہے۔ اس سے پہلے ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تھی۔ اس میں بھی اختلاف کیا گیا تھا۔ اگر تیرے رب کی طرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ایک بات پہلے طے نہ ہو چکی ہوتی تو ان اختلاف کرنے والوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا۔''

﴿وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ﴾ (الشوریٰ 6:42)

''جن لوگوں نے اس کے سوا دوسروں کو اپنا (سرپرست) اولیاء بنا لیا ہے اللہ ہی ان پر نگران ہے تم ان پر حوالہ دار نہیں ہو۔''

﴿وَ هٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ○ لَهُمْ دَارُالسَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ هُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ○﴾ (الأنعام 127,126:6)

اور یہ تیرے رب کا سیدھا راستہ ہے ہم نے اپنی آیات ان کے لیے تفصیل سے بیان کر دی ہیں جو نصیحت قبول کرتے ہیں اور ان کے لیے ان کے رب کے پاس سلامتی کا گھر ہے اور وہ ان کا سرپرست ہے ان اعمال کی وجہ سے جو وہ کرتے رہے تھے۔''

﴿وَ الَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ○﴾ (الأعراف 170:7)

''تو کیا تم نہیں سمجھتے جو لوگ کتاب کو پکڑتے ہیں (پوری طرح عمل کرتے ہیں) نماز قائم کرتے ہیں تو یقیناً ایسے نیک کردار لوگوں کا اجر ہم ضائع نہیں کرتے۔''

﴿وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ○ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ اِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ○ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ مَغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ ○﴾

(الأنفال8:1-4)

''اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو اگر تم مومن ہو۔ اہل ایمان تو بس وہ لوگ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل لرز جاتے ہیں اور جب انہیں اس اللہ کی آیات سنائی جاتی ہیں تو وہ ان کے ایمان کو اور بڑھا دیتی ہیں اور وہ اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ وہ جو نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ یہی لوگ حقیقی مومن ہیں ان کے لیے ان کے رب کے پاس بڑے درجے ہیں، مغفرت ہے اور بہترین رزق۔''

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَ اَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ○ وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ هُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ○ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ○﴾ (الأنفال8:20-22)

''اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اور حکم سنتے ہوئے اس سے منہ نہ پھیرو اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنھوں نے کہا کہ ہم نے سنا حالانکہ وہ نہیں سنتے۔ یقیناً اللہ کے نزدیک بدترین جانور وہ بہرے گونگے لوگ ہیں جو عقل سے کام نہیں لیتے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ۝ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّ بَشِيْرٌ ۝ وَّ اَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّ يُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ۝﴾ (ھود 11:1,2)

یہ ایک کتاب ہے جس کی آیات پختہ ہیں اور ایک دانا و باخبر خدا کی طرف سے مفصل بیان کی گئی ہیں کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ میں اس کی طرف سے تمھیں خبردار کرنے والا اور بشارت دینے والا بھی ہوں۔ اور یہ کہ اپنے رب سے معافی چاہو پھر اس طرف رجوع کرو وہ تمھیں ایک مقررہ مدت تک کے لیے اچھا سامان زندگی دے گا اور صاحبِ فضل کو اس کا فضل عطا کرے گا اور اگر تم منہ پھیر لو تو میں تمھارے متعلق ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔''

﴿تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝﴾ (یوسف 12:1,2)

''یہ (صاف صاف) بیان کرنے والی کتاب کی آیات ہیں، ہم نے اسے نازل کیا ہے۔ قرآن عربی (بنا کر) تاکہ (اے اہل عرب) تم اس کو اچھی طرح سمجھ لو۔''

﴿لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَ لٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّ هُدًى وَّ رَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝﴾ (یوسف 12:111)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ان کے قصے (قصۂ یوسف علیہ السلام) میں عقل رکھنے والوں کے لیے عبرت ہے یہ (قرآن) ایسا کلام نہیں ہے جو بنا لیا گیا ہو بلکہ جو کتابیں اس سے پہلے آئی ہیں یہ ان کی تصدیق ہے اور ہر چیز کی تفصیل اور ان لوگوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے جو ایمان لاتے ہیں۔''

﴿اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝﴾ (الرعد 13:19)

''بھلا کیا وہ شخص جو یہ جانتا ہے کہ جو کچھ تمھارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے وہ حق ہے، اس شخص کی طرح (ہوسکتا ہے) جو اندھا ہے؟ نصیحت تو صرف عقل والے لوگ ہی قبول کرتے ہیں۔''

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝﴾ (النحل 16:97)

''جو شخص بھی نیک عمل کرے گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ مومن ہو، ہم اس کو (دنیا میں) پاکیزہ زندگی بسر کرائیں گے اور آخرت میں ان کو ان اعمال سے زیادہ بہتر اجر دیں گے جو وہ کرتے رہتے تھے۔''

﴿وَ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَ جَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِيْ وَكِيْلًا ۝﴾ (بنی اسرائیل 17:2)

''ہم نے اس سے پہلے موسیٰ کو کتاب دی تھی اور اس کتاب کو بنی اسرائیل کے لیے ہدایت کا ذریعہ بنایا تھا اور انہیں کہا تھا کہ میرے سوا کسی کو اپنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کارساز نہ بنانا۔''

﴿إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ وَ يُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا كَبِيرًا ۝﴾ (بنی إسرائیل 9:17)

''بے شک یہ قرآن اس راہ کے لیے راہنمائی کرتا ہے جو بالکل سیدھی ہے اور ان ایمان لانے والوں کے لیے جو نیک عمل کریں۔ بشارت دیتا ہے کہ ان کے لیے بڑا اجر ہے۔''

﴿وَ لَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هٰذَا الْقُرْآنِ لِيَذَّكَّرُوا وَ مَا يَزِيدُهُمْ إِلَّا نُفُورًا ۝﴾ (بنی إسرائیل 41:17)

''ہم نے اس قرآن میں ہر طرح کی مثالیں بدل بدل کر لوگوں کو سمجھایا ہے تاکہ لوگ سبق حاصل کریں لیکن یہ بات ان کے بھاگنے میں اضافہ کرتی ہے۔''

﴿وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هٰذَا الْقُرْآنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ وَ كَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ۝ وَ مَا مَنَعَ النَّاسَ أَنْ يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْهُدٰى وَ يَسْتَغْفِرُوا رَبَّهُمْ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ۝﴾ (الکهف 18:54.55)

''اور ہم نے اس قرآن میں ہر طرح کی مثالیں بیان کی ہیں مگر انسان ہر چیز سے زیادہ جھگڑا کرنے والا ہے۔ جب لوگوں کے پاس ہدایت آ گئی تو انہیں نہیں روکا اس بات سے کہ وہ ایمان لائیں اور اپنے رب سے معافی چاہیں۔ مگر اس بات نے کہ ان پر سابقہ لوگوں کی سنت نافذ ہو جائے یا ان پر بالکل سامنے سے عذاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آ جائے۔''

﴿قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا O اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ هُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا O اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَ لِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا O ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ.....﴾

(الکہف 18:103,105)

''اے محمد ﷺ! ان سے کہہ دو کیا ہم تمھیں ان لوگوں کے متعلق بتائیں جو اپنے اعمال میں سب سے زیادہ نامراد ہیں، وہ کہ جن کی سعی و کوشش دنیا کی زندگی میں بھٹکی رہی اور وہ سمجھتے رہے کہ وہ اچھے کام کر رہے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے رب کی آیات سے اور اس کے حضور پیش ہونے سے انکار کیا اس لیے ان کے سارے اعمال ضائع ہو گئے قیامت کے دن ہم ان کے لیے کوئی وزن قائم نہ کریں گے یہ ان کی جزا ہے جہنم۔''

﴿فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْٓ اُوْحِيَ اِلَيْكَ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ O وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ O﴾

(الزخرف 43:43,44)

''اے نبی ﷺ! پس تم اس (کتاب) کو تھامے رہو جو تمھاری طرف وحی کی گئی ہے بے شک تم سیدھے راستے پر ہو۔ (یہ کتاب) تمھارے لیے اور تمھاری قوم کے لیے ایک (بہت بڑا) شرف ہے کہ عنقریب تم لوگوں سے اس کے متعلق پوچھا جائے گا۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ۝ ﴾ (الدخان 44:1-2)

''قسم ہے اس کتاب کی جو وضاحت سے بیان کرنے والی ہے۔ ہم نے اسے ایک بڑی برکت والی رات میں نازل کیا ہے کیونکہ ہم (لوگوں) کو خبردار کرنے والے تھے۔''

﴿ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ ﴾ (الدخان 44:58)

''(اے نبی ﷺ!) ہم نے اس (قرآن) کو تمھاری زبان میں آسان کر دیا ہے تاکہ یہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔''

﴿ وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۝ يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْـًٔا اتَّخَذَهَا هُزُوًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ مِنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَيْـًٔا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ ﴾ (الجاثیۃ 45:7-11)

''تباہی ہے ہر اس جھوٹے بداعمال شخص کے لیے جو اللہ کی آیات سنتا ہے جو اس کے سامنے پڑھی جاتی ہیں اور پھر تکبر کرتے ہوئے (کفر پر) اصرار کرتا ہے کہ گویا اس نے ان کو سنا ہی نہیں۔ ایسے شخص کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو۔ جب ہماری آیات میں سے کوئی چیز اس کے علم میں آتی ہے تو وہ ان کو مذاق بنا لیتا ہے۔ ایسے سب لوگوں کے لیے رسوا کن عذاب ہے۔ ان کے آگے جہنم ہے اور جو کچھ بھی انھوں نے کمایا ہے اس میں سے کچھ بھی ان کے کام نہ آئے گا۔ نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی وہ معبود جن کو اللہ کے سوا انھوں نے اپنا سرپرست بنا لیا۔ ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔''

﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ.....﴾ (محمد 47:2,3)

''اور جو لوگ ایمان لائے اور جنھوں نے نیک عمل کیے اور اس چیز (قرآن) پر ایمان لائے جو محمد ﷺ پر نازل کی گئی ہے اور وہ حق ہے ان کے رب کی طرف سے، اللہ نے ان کی برائیاں دور کر دیں اور ان کا حال درست کر دیا۔ یہ اس لیے کہ جن لوگوں نے کفر کیا ہے انھوں نے باطل کی پیروی کی ہے اور جو لوگ ایمان لائے ہیں انھوں نے اس حق (قرآن) کی پیروی کی ہے جو ان کے رب کی طرف سے آیا ہے۔''

﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَكُمْ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ ۝ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ وَاَمْلٰى لَهُمْ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِيْعُكُمْ فِيْ بَعْضِ الْاَمْرِ.....﴾

(محمد 47:22-26)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''پس (اس کے سوا) کیا توقع ہوسکتی ہے اگر تم (قرآن سے) منہ پھیر لو تو زمین میں فساد برپا کرو گے اور اپنے رشتوں کو توڑ ڈالو گے۔ یہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی اور ان کو اندھا اور بہرا بنا دیا۔ کیا یہ لوگ قرآن پر غور نہیں کرتے یا دلوں پر ان کے قفل (پڑے ہوئے) ہیں، جو لوگ الٹے پاؤں پھر گئے بعد اس کے کہ ان کے لیے ہدایت واضح ہوگئی ہے، ان کے لیے شیطان نے (اس روش کو) آسان بنا دیا ہے اور امیدیں دلا دی ہیں۔ یہ اس لیے کہ انھوں نے ان لوگوں سے کہا جنھوں نے اس (کتاب) کو ناپسند کیا ہے جو اللہ نے نازل کی ہے کہ ہم بعض معاملات میں تمھاری اطاعت کریں گے۔''

﴿اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى O اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى O﴾ (النجم53:23,24)

''یہ پیروی نہیں کر رہے مگر وہم و گمان کی اور اپنی خواہشات نفس کی حالانکہ ان کے پاس رب کی طرف سے ہدایت آ گئی ہے۔ کیا انسان کے لیے وہی حق ہے جس کی وہ خواہش کرے؟''

﴿فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا O﴾ (النجم53:29)

''پس (اے نبی ﷺ!) جو شخص ہمارے ذکر سے منہ پھیرتا ہے اور دنیا کی زندگی کے سوا اس کا کوئی مقصود نہیں، اس سے اعراض کرو۔''

﴿اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ O وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ O وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ O فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا O﴾ (النجم53 59-62)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''کیا تم اس کلام سے تعجب کرتے ہو، ہنستے ہو اور روتے ہو اور اس سے تم اعراض کرتے ہو؟ جھک جاؤ اللہ کے آگے اور اسی کی عبادت کرو۔''

﴿إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ ○ فِي كِتَابٍ مَكْنُونٍ ○ لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ○ تَنْزِيلٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ○ أَفَبِهَٰذَا الْحَدِيثِ أَنْتُمْ مُدْهِنُونَ ○ وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ ○﴾

(الواقعة 56:77-82)

''(قرآن) یہ ایک بلند مرتبہ کلام ہے اور ایک محفوظ کتاب میں (ثبت) ہے جسے پاک فرشتوں اور انسانوں کے سوا کوئی چھو نہیں سکتا۔ یہ رب العالمین کا نازل کردہ ہے۔ کیا تم اس کلام کو اہمیت نہیں دیتے اور اپنا حصہ یہ بناتے ہو کہ اسے جھٹلاتے ہو؟''

﴿أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ ○﴾

(الحدید 57:16)

''کیا ابھی ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائے ہیں، وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے ذکر کے لیے اور اس حق قرآن کے لیے جو نازل ہوا ہے، جھک جائیں۔ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جن کو پہلے کتاب دی گئی تھی پھر ان پر لمبی مدت گزر گئی تو ان کے دل سخت ہو گئے اور (آج بھی) ان میں بہت سے فاسق ہیں۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَقَفَّيْنَا بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَآتَيْنَاهُ الْإِنجِيلَ وَجَعَلْنَا فِي قُلُوبِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ رَأْفَةً وَرَحْمَةً﴾ (الحدید 27:57)

''اور سب کے بعد عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو بھیجا اور اس کو انجیل عطا کی اور جن لوگوں نے اس کی پیروی کی (اختیار) کی ان کے دلوں میں ہم نے ترس اور رحم ڈال دیا۔

﴿مَثَلُ الَّذِينَ حُمِّلُوا التَّوْرَاةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝﴾ (الجمعة 5:62)

''ان لوگوں کی مثال جن پر تورات کا بار ڈالا گیا تھا اور پھر انھوں نے اس کا بار نہ اٹھایا، اس گدھے کی طرح ہے جو کتابیں اٹھاتا ہے۔ بہت بری مثال ہے ان لوگوں کی جنھوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا، اللہ ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔''

﴿لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ﴾ (الحدید 23:57)

''جو کچھ بھی تم سے ضائع ہو گیا ہو اس پر تم دل شکستہ نہ ہو اور جو کچھ اللہ نے تمھیں دیا ہے اس پر پھول نہ جاؤ۔ اللہ کسی خود پسند اور فخر جتانے والے کو پسند نہیں کرتے۔''

﴿وَمَنْ يُعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ۝﴾

(الجن 17:72)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور جو اپنے رب کے ذکر سے منہ موڑے گا تو وہ اس کو سخت عذاب میں مبتلا کرے گا۔''

﴿وَكَاَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنَاهَا حِسَابًا شَدِيْدًا وَّعَذَّبْنَاهَا عَذَابًا نُكْرًا ○ فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ○ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ○ رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ.....﴾

(الطلاق 65:8-10)

''کتنی ہی بستیاں ہیں جنھوں نے اپنے رب اور اس کے رسول ﷺ کے حکم سے سرکشی کی تو ہم نے ان کا سخت محاسبہ کیا اور ہم نے انہیں بہت بڑی سزا دی۔ انھوں نے اپنے (کیے ہوئے) کام کے وبال کا مزہ چکھا اور ان کا انجام کار گھاٹا ہی تھا۔ اللہ نے آخرت میں ان کے لیے سخت عذاب تیار کیا ہے۔ پس اللہ سے ڈرو اے عقل رکھنے والو! جو ایمان لائے ہو۔ اللہ نے تمھاری طرف ایک نصیحت نازل کر دی ہے ایک ایسا رسول ﷺ جو تمھیں اللہ کی واضح کردہ آیات سناتا ہے تاکہ وہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہوئے ہیں اور جنھوں نے نیک عمل کیے ہیں تاریکیوں سے روشنی کی طرف نکال لائے۔''

﴿اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ○ يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ○

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَاَنَّهٗ تَعَالٰى جَدُّ رَبِّنَا..... ﴾ (الجن 72:1)

''جنوں کے ایک گروہ نے غور سے سنا پھر جا کر اپنی قوم کے لوگوں کو کہا کہ ہم نے ایک بڑا ہی عجیب قرآن سنا ہے جو بھلائی کی طرف راہنمائی کرتا ہے اس لیے ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں اور اب ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے، اور یہ کہ ہمارے رب کی شان بلند ہے۔''

﴿وَاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰٓى اٰمَنَّا بِهٖ فَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ۝ وَاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ۝ وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ۝﴾ (الجن 72:13-15)

''اور یہ کہ جب ہم نے ہدایت کی (تعلیم) سنی تو ہم اس پر ایمان لائے۔ اب جو کوئی اپنے رب پر ایمان لائے گا اسے کسی حق تلفی یا ظلم کا خوف نہ ہوگا اور یہ کہ ہم میں سے کچھ مسلم ہیں اور کچھ حق سے منحرف، تو جو لوگ مسلم ہوئے انھوں نے بھلائی کا راستہ ڈھونڈ لیا لیکن جو حق سے منحرف ہیں وہ جہنم کا ایندھن (بننے والے) ہیں۔

﴿وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۝﴾ (الجن 72:23)

''اب جو بھی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی بات نہ مانے گا اس کے لیے جہنم کی آگ ہے۔ ایسے لوگ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔''

﴿كَلَّآ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ۝ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۝﴾ (المدثر 74.54.55)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور یہ تو ایک نصیحت ہے اب جو چاہے اس سے نصیحت حاصل کرے۔''

﴿وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۝﴾ (المزمل 73:4)

''اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔''

﴿اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۝﴾

(الدھر 76:29)

''یہ قرآن ایک نصیحت ہے (اب) جو چاہے اپنے رب کی طرف جانے کا راستہ اختیار کرے۔''

﴿اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ۝﴾

(التکویر 81:28،27)

''یہ تو محض ایک نصیحت ہے سارے جہان والوں کے لیے، تم میں سے ہر ایک شخص کے لیے جو سیدھی راہ پر چلنا چاہے۔''

﴿وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝ وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۝ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ كَلَّا بَلْ ۛ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝﴾

(المطففین 83:14-10)

''تباہی ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لیے جو جزا کے دن کو جھٹلاتے ہیں، اسے نہیں کوئی جھٹلاتا مگر ہر وہ شخص جو حد سے گزر جانے والا بدعمل ہے۔ جب اسے ہماری آیات سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ پہلے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں۔ ہرگز نہیں بلکہ زنگ لگا دیا ہے ان کے دلوں پر ان اعمال نے جو یہ لوگ کر رہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔''

﴿فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ۝ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ۝﴾ (الانشقاق 84:20-22)

''پھر ان لوگوں کو کیا ہے کہ یہ ایمان نہیں لاتے اور جب قرآن ان کے سامنے پڑھا جاتا ہے تو سجدہ نہیں کرتے، بلکہ جن لوگوں نے کفر کیا ہے وہ (الٹا) جھٹلاتے ہیں۔''

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا أُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۝ إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ أُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝﴾ (البینة 98:6,7)

''اہل کتاب اور مشرکین میں سے جن لوگوں نے کفر کیا وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ رہیں گے یہ لوگ تمام مخلوقات میں سے بدترین لوگ ہیں اور جو لوگ ایمان لے آئے اور جنھوں نے نیک عمل کیے وہ تمام مخلوقات میں سے بہترین لوگ ہیں۔''

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ۝ بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِأَنَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيْمًا ۝ إِنِ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ أَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ أَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَإِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۝ وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غَيْرِهٖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ الْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعَاO﴾ (النساء4:137-140)

''بے شک جو لوگ ایمان لائے پھر کفر کیا، پھر ایمان لائے، پھر کفر (انکار) کرتے رہے اور پھر اپنے کفر میں بڑھتے چلے گئے، اللہ انہیں معاف نہیں کرے گا اور نہ انہیں راہ راست کی ہدایت دے گا۔ ان منافقوں کو خوشخبری سنا دو کہ ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ جو مومنوں کے بجائے کافروں کو دوست بناتے ہیں کیا وہ ان کے پاس عزت چاہتے ہیں؟ حالانکہ عزت تو (تمام تر) اللہ کے پاس ہے اور اس نے تم پر کتاب میں یہ حکم نازل کیا ہے کہ جب تم سنو کہ اللہ کی آیات کا انکار کیا جا رہا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جا رہا ہے تو ان کے ساتھ نہ بیٹھو یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں مشغول ہو جائیں ورنہ تم بھی انہی کی طرح ہو جاؤ گے، بے شک اللہ منافقوں اور کافروں سب کو جہنم میں جمع کرنے والا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

احادیث نبوی ﷺ سے قرآن پر عمل کی فرضیت

''ہم سے محمد بن یوسف فریابی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہم سے مالک بن مغول رحمہ اللہ نے کہا ہم سے طلحہ معرف نے کہا میں نے عبداللہ بن اوفی رحمہ اللہ سے پوچھا آنحضرت ﷺ نے وفات کے وقت وصیت کی؟ انھوں نے کہا نہیں، میں نے کہا قرآن میں تو وصیت کرنا لوگوں پر فرض ہوا اور آنحضرت ﷺ نے وصیت نہیں کی یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ انھوں نے کہا آپ ﷺ نے اللہ کی کتاب پر چلتے رہنے کی وصیت کی۔'' (صحیح البخاری، باب القرآن:37)

وصیت نہیں کی تھی سے یہ مراد کہ مال و دولت یا دنیا کے امور میں یا خلافت کے بات میں کوئی وصیت نہیں کی اور اثبات سے مراد یہ ہے کہ قرآن پر عمل کرتے رہنے کی نصیحت کی تھی۔

''عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن یاد کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے اس اونٹ کی جس کا ایک پیر بندھا ہوا ہے کہ اگر اس کے مالک نے اس کا خیال رکھا تو رہا اور اگر چھوڑ دیا تو چل دیا۔ (صحیح مسلم، فضائل القرآن:274)

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو ایک فوج پر سردار کر کے بھیجا اور وہ اپنی فوج کی نماز میں قرآن پڑھتے اور قرأت کو قل ھو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ احد پر ختم کرتے۔ پھر جب فوج لوٹ کر آئی لوگوں نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان سے پوچھو وہ کیوں ایسا کرتے ہیں تو انھوں نے کہا یہ رحمٰن کی صفت ہے اور میں اس کو دوست رکھتا ہو کہ پڑھا کروں، آپ ﷺ نے فرمایا ان کو کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ تم کو دوست رکھتا ہے۔'' (صحیح مسلم، کتاب فضائل القرآن:285)

''سالم رحمہ اللہ اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا رشک کسی اور پر نہیں مگر دو شخصوں پر، ایک وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن عنایت کیا ہو اور وہ اس کو رات کو پڑھتا ہو اور دن کو اس پر عمل کرتا ہو۔ دوسرے وہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو مال دیا ہو کہ رات کو بھی خرچ کرتا ہو اور دن کو بھی۔''

(صحیح مسلم، کتاب الفضائل القرآن: 286)

''معاذ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: جو شخص قرآن پڑھے اور عمل کرے اس چیز کے ساتھ جو اس میں ہے، اس کے ماں باپ کو قیامت کے دن تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی روشنی سے زیادہ اچھی ہوگی۔ سورج بالفرض اگر تمھارے گھروں کے اندر روشن ہو، پس کیا گمان ہے تمھارا اس شخص کے درجے کے متعلق جس نے قرآن پر عمل کیا۔'' (مسند أحمد، ابو داؤد)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اتنی توجہ کے ساتھ کوئی بات نہیں سنتا جتنی توجہ سے قرآن پیغمبر کے منہ سے سنتا ہے جب وہ تغنی کے ساتھ پڑھے۔ سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے کہا تغنی سے کیا مراد ہے تو فرمایا کہ قرآن پر قناعت کرے۔ دوسری کتابوں یا دنیا کے مال و دولت کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کو پروانہ رہے۔'' (صحیح البخاری، فضائل القرآن:38)

''اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے گھروں کو نہ ٹھہراؤ مقبرے، تحقیق شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورۃ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔'' (صحیح المسلم)

''نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے پیغمبر خدا ﷺ سے سنا کہ فرماتے تھے کہ قرآن قیامت کے دن لایا جائے گا اور اس کو پڑھنے والوں کو کہ وہ عمل کرتے تھے، اس کے ساتھ ستارے قرآن کے آگے ہوں گے جو سورۂ بقرہ اور آل عمران ہیں گویا کہ وہ اس ابر کے دو ٹکڑے ہیں یا دو ٹکڑے سیاہ ابر کے ہیں کہ ان کے درمیان ایک چمک ہے یا گویا وہ پرندے یا جانوروں کی دو ٹکڑیاں ہیں۔ وہ پڑھنے والوں کی طرف سے صف باندھے ہوئے جھگڑیں گی۔ (صحیح مسلم)

حق تلاوت کے متعلق (تفسیر ابن کثیر 1/197) میں لکھا ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حلال وحرام کو جاننا، کلمات کو ان کی جگہ رکھنا، تغیر تبدل نہ کرنا وغیرہ، یہی تلاوت کا حق ادا کرنا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس کا مطلب حق اتباع بجا لانا بھی مروی ہے۔ تلاوت بمعنی اتباع ہے۔ حضرت بو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن کی اتباع کرنے والا جنت کے باغیچوں میں اترنے والا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تفسیر کے مطابق یہ بھی مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ جب کبھی کسی عذاب کی آیت تلاوت فرماتے تو رک کر اللہ تعالیٰ سے پناہ طلب فرماتے۔ پھر فرمایا اس پر ایمان یہی لوگ رکھتے ہیں یعنی جو اہل کتاب اپنی کتاب کی سوچ سمجھ کر تلاوت کرتے ہیں وہ قرآن پر ایمان لانے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

ان آیات واحادیث کی روشنی میں جو بات روز روشن کی طرح عیاں ہوتی ہے یہ ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ ایک مکمل شریعت اور ہمہ گیر کتاب ہے جس کو سمجھ کر اس پر عمل ہر مسلمان پر فرض ہے۔ یہ اہل ایمان کے لیے ہدایت، رحمت اور بشارت ہے۔ قرآنی آیات کو جھٹلانے والے اور ان سے اعراض کرنے والوں کو ظالم اور غاصب کہا گیا اور انہیں تنبیہہ کی گئی ہے کہ قرآنی حکام کی پیروی کرو۔ اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے مثالیں بدل بدل کر لوگوں کو صراط مستقیم پر چلنے کی نصیحت وہدایت کی ہے۔ جو لوگ بہانہ اور عذر تراشی سے کام لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تو اپنے باپ دادا کے راستہ پر چلیں گے۔ خواہ وہ باپ دادا ہی غلط رستے پر چل رہے ں تو کیا یہ لوگ بھی اپنے باپ دادا کے راستے پر ہی چلیں گے؟ انہیں بھی اپنی سوجھ بوجھ عقل استعمال کرنے کی ہدایت کی گئی ہے کیونکہ جب خدا تعالیٰ نے انسان کو تخلیق کیا اور کرۂ ارض پر آباد کیا تو اسے ایک ہی نوع اور نام دیا اور دنیا کے گوشے گوشے میں پھیلے ئے انسانوں کو ایک ہی امت قرار دیا اور امت واحدہ بنے رہنے کی تلقین کی۔ ان سب لیے ایک ہی ضابطۂ حیات (کتاب الٰہی) عطا کیا گیا۔

ہر رسول ایک ہی پیغام لے کر آتا تھا۔ ہر رسول نے بنی نوع انسان کو ایک مرکز میں رہنے کی تلقین کی مگر جب لوگوں میں اختلافات بڑھتے گئے تو قبیلوں اور گروہوں میں چلے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے لیے ہمیں ایسا منشور قرآن کی شکل میں دیا ورہتی دنیا تک کے لیے ایک دستور، ایک آئین، قانون سازی کی اساس اور ایک حیات ہے جس پر تدبر کرنا اور پھر اس پر عمل کرنا ہر مومن پر فرض قرار دیا گیا ہے اور جو الٰہی کے مطابق فیصلے اور عمل نہیں کرتے قرآن ان کو سورۂ مائدہ میں کافر، ظالم اور رار دیتا ہے۔

ن ودنیا کا نظام بغیر ایک قانون کے نہیں چل سکتا۔ یہ قانون اللہ تعالیٰ کی کتاب ندتعالیٰ نے اگلی کتابوں میں وعدہ فرمایا تھا کہ میں آخری زمانہ میں ایک پیغمبر بھیجوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گا جس پر پیغمبری ختم ہوگی اور اس پر قرآن اتاروں گا۔ جو علم والے تھے سمجھ گئے کہ آنحضرت ﷺ وہی پیغمبر ہیں اور یہ قرآن وہی قرآن ہے جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا مگر منکرین عذر تراشتے ہوئے کہتے کہ یہ غیر زبان میں ہے اگر ہماری زبان میں اترتا تو ہم ایمان لاتے۔ آج بھی بعض کہتے ہیں کہ قرآن عربی زبان میں ہے اور پیغمبر بھی عربی ہیں، انھوں نے خود بنا لیا ہوگا، ہماری زبان میں اترتا تو ہم ایمان لاتے۔ کبھی وہ کہتے ہیں کہ کوئی نشانی پیش کی جائے۔ ان منکرین کے لیے قرآن سے بڑھ کر اور نشانی کیا ہوگی جو قیامت تک محفوظ اور قائم ہے۔

صحیح حدیث میں ہے کہ تورات آنحضرت ﷺ کے سامنے لائی گئی تو آپ ﷺ نے اس کو ادب سے تکیہ پر رکھا اور فرمایا کہ میں ایمان لایا تجھ پر اور اس پر جس نے تجھ کو اتارا۔ مفسرین کے مطابق یہود و نصاریٰ نے اگلی کتابوں میں کچھ تبدیلی یا تحریف کر دی ہے اور احکام ان کے منسوخ ہو گئے ہیں اس لیے ان کتابوں پر ایمان لانا یہ ہے کہ ان کا ادب کرے اور ان کو اللہ پاک کا کلام سمجھے، عمل اور اعتقاد کے لیے قرآن پاک ہے جس کا ایک لفظ بھی قیامت تک نہیں بدل سکتا اور اللہ تعالیٰ نے خود اس کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے۔

جو شخص از راہِ تکبر قرآن مجید پر ایمان نہ لایا اور اس کے مطابق عمل نہ کیا، اللہ تعالیٰ اس کو اپنی رحمت سے دور کر دے گا اور اس کا ٹھکانہ دوزخ قرار دیا گیا ہے۔

بخلاف اس کے کہ جو قرآن مجید پر عمل کرے اس کو اللہ تعالیٰ مراتب پر پہنچا دے گا۔ تاریخ شاہد ہے کہ جن اقوام نے قرآن مجید پر عمل کیا اس کو برحق تسلیم کیا، تو اللہ تعالیٰ نے انہیں عروج بخشا، اقوام عالم پر انہیں غلبہ دیا اور فتوحات ان کا مقدر بن گئیں مگر جن لوگوں نے اس سے انحراف کیا اور منہ موڑا تو ذلت و پستی ان لوگوں کا مقدر بن گئی۔

اسی طرح جب کسی قوم کی مذہبی حس مردہ ہو جائے تو پھر احساس اور تاثر کی تمام قوتیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلب کر لی جاتی ہیں اور انسان فطرت کے قوانین سے پیہم انکار وتمرد کی وجہ سے اس درجہ قاسی قلب ہو جاتے ہیں کہ ان کو متاثر کرنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کے ہمہ گیر قانون کی طرف غافل انسانوں کو متوجہ کرتا ہے، بار بار بتایا گیا کہ کائنات کا ذرہ ذرہ رب فاطر کے بنائے ہوئے قوانین میں بندھا ہوا ہے اور اپنی اطاعت کے لیے مجبور ہے کہ ان قوانین کی پیروی کرے۔ پتھر ایسی ٹھوس اور سخت چیز بھی اس احساس اطاعت سے محروم نہیں یعنی ساری کائنات کا ایک مذہب ہے، حی وقیوم کے فرمانبردار ہیں، دانستہ یا نادانستہ خواہی نخواہی سب مخلوقات اسی کے قوانین طبعیہ کی اطاعت میں مصروف ہیں مگر انسان بالخصوص مجرم اور بے حس انسان اس کو محسوس نہیں کرتا اور جو اس کو اختیار دیا گیا ہے تو ناشکرا بن کر اللہ کی مقررہ حدود سے تجاوز کرتا رہتا ہے اور اپنی ذات اور معاشرے کے لیے اذیت اور ظلم کا سبب بن جاتا ہے۔

مسلمان کا اس بات پر ایمان ہے کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ وہ ہدایت نامہ ہے جو تمام شعبہ ہائے زندگی کے ہر پہلو کے لیے بین وضاحت اور اصول ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جو اس نے اپنے محبوب نبی حضرت محمد ﷺ پر پوری انسانیت کی ہدایت کے لیے اتاری ہے اس کے اتارنے والے نے وعدہ کیا ہے کہ جو اس کو سمجھ کر اس پر عمل کرے گا وہ دنیا اور آخرت میں کامیابی حاصل کرے گا۔ اعراض کرنے والوں کو بدبختی کی وعید سنائی گئی ہے۔ یہ واحد کتاب ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ضمانت دی ہے کہ اس میں کمی بیشی اور تبدیلی نہیں ہو سکتی اور یہی اس کے معجزہ ہونے اور اس کی بشارتوں اور وعیدوں کے پتھر پر لکیر کی مانند برحق ہونے کی دلیل بھی ہے۔

یہ ایک نہایت اہم مقام فکر ہے کہ عربی لغت کے اعتبار سے مسلم کے معنی تسلیم کرنے والے مطیع اور فرمانبردار کے ہیں گویا مسلم وہ ہے جو قرآن کے احکام کو تسلیم کرے یعنی ان کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اطاعت کرے اور اس مقصد کے لیے قرآن کو سمجھنا لازم ہے، اب یہاں مقام فکر سامنے یہ آتا ہے کہ اگر کوئی قرآن کو سمجھ کر اس پر پوری طرح عمل پیرا ہونے پر آمادہ ہی نہیں ہے تو وہ کس منہ سے خود کو مسلم یعنی مطیع اور فرمانبردار کہہ رہا ہے؟

ہمیں چاہیے کہ اپنی زندگی کو قرآن کے سانچے میں ڈھالنے کے لیے قرآن کو سمجھیں اور اس کے نور سے اپنی زندگیوں کو منور کریں، اسی میں ہمارے لیے دنیوی اور اخروی کامیابی ہے۔ ہمیں یاد رکھنا ہوگا کہ کل بروز قیامت ہم خود مسئول ہوں گے اور ہمیں اپنے حساب کتاب کی پیشی اور اللہ تعالیٰ کے حضور جوابدہی کے لیے خود پیش ہونا ہوگا، چنانچہ آج اگر کوئی شخص آباؤ اجداد کے مذہب کا اندھا معتقد بن کر قرآن کو سمجھ کر اس پر عمل کرنے سے منہ پھیرے ہوئے ہے تو اسے اتنا جان لینا چاہیے کہ اس کے یہ آباؤ اجداد آخرت میں اس کی مدد کو نہیں آئیں گے۔ قرآن پر عمل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ صاحبان علم و دانش خود قرآنی عربی سیکھیں۔ اگر کسی کے پاس اسے سیکھنے کے لیے مناسب ذرائع نہیں ہیں تو کم از کم یہ ضرور کرے کہ قرآن حکیم کو باترجمہ پڑھنا اپنی زندگی کا لازمی مقصد بنا لے۔ واضح ہو کہ قرآن کے علاوہ احادیث مبارکہ کے پورے ذخیرے میں کہیں سے بھی یہ ثبوت نہیں ملتا کہ اس کو بغیر سمجھے ہی سنا اور پڑھا جائے، بلکہ قرآن میں تو اللہ تعالیٰ نے بار بار ہدایت اور تاکید کی ہے کہ ہم نے قرآن کو انسان کے لیے آسان بنا دیا ہے کہ لوگ سمجھ کر اس پر عمل کرنے کی اہلیت حاصل کریں۔ قرآن میں بے علموں کو بھی تاکید کی گئی ہے کہ وہ صاحبان علم کے پاس جا کر قرآن کے مطالب و معنی و مفاہیم سمجھ کر باعمل بنیں۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ محلے کی مساجد میں قرآن کو ترجمے کے ساتھ سنانے کے لیے فجر اور عشاء کی نماز کے بعد اہتمام کیا جائے اور سال میں اگر چار مرتبہ نہیں تو کم از کم دو مرتبہ مکمل ترجمے کے ساتھ نمازیوں کو سنایا جائے۔ بے علم گھرانوں میں بھی اہل علم کے لیے ضروری ہے کہ صبح کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت قرآن مع ترجمہ سنانے کا اہتمام کریں تاکہ مسلمانوں کی اکثریت حقیقی طور پر امت مسلمہ کے بہترین افراد کا نمونہ بن جائے، ہم قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں جیسی عظمت اور شان وشوکت حاصل کرلیں اور اقوام عالم میں ایک بہترین امت کا اعزاز حاصل کرلیں جیسا کہ سورۂ آل عمران آیت 110 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ﴾

''تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے پیدا کی گئی ہے۔ تم نیک باتوں کا حکم کرتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔''

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

المسلمین کا لائحہ فکر و عمل

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ

"بے شک مومنین آپس میں بھائی بھائی ہیں۔"

قائم شدہ 1990ء

1. اتحاد عالم اسلام و بین المسلمین:

﴿ إِنَّ هٰذِهٖٓ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّأَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُونِ ۝ ﴾

"بے شک یہ تمھاری امت ایک ہی عظیم امت اور قوم ہے۔"

2. تحریک شریعت محمدیہ:

﴿ ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَآءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ ﴾

"پھر ہم نے تمھیں دین کی ایک شریعت پر کر دیا۔ اس شریعت (یعنی راستے) کا تابع رہ اور نادانوں کی خواہشات پر نہ چل۔"

فرمانِ رسول:

"تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ تمھارا ہر عمل میری لائی ہوئی شریعت کے مطابق نہیں ہو جاتا۔"

3. تحریک فروغ قرآنی عربی:

﴿ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝ ﴾

"اور بے شک ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لیے آسان کر دیا ہے۔ پس کوئی ہے سمجھنے والا۔"

4. مجالس قرآن:

﴿ فَسْئَلُوْٓا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ ﴾

"اگر تم لوگ نہیں جانتے تو اہل ذکر سے پوچھ لو۔"

5. مجلس اولی الالباب

المسلمین کے دو اُصول ﴿ أَطِيْعُوا اللّٰهَ وَأَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ﴾

مرکزی سیکرٹریٹ 36 ڈی لوئر مال، لاہور پاکستان، پوسٹ کوڈ 54000

فون: 8532367۔ فیکس: 7310490